الفوائد التجویدیة

فی شرح

المقدمة الجزریة

مصنف

استاذ القراء فضیلة الشیخ

قاری سعید احمد

صدر مدرس شعبہ تجوید وقرأت

جامعہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ

www.KitaboSunnat.com

قرأت اکیڈمی ®

لاهور

بسم اللہ الرحمن الرحیم
قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ
مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام
محدث لائبریری
کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

library@mohaddis.com

www.KitaboSunnat.com

الفوائد التجويدية

في شرح

المقدمة الجزرية

تالیف:

اُستاذ القراء مولانا قاری ابو محمد سعید احمد

صدر مدرس شعبہ تجوید و قرات جامعہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ

www.kitabosunnat.com

قراءت اکیڈمی ®

28- الفضل مارکیٹ 17- اردو بازار لاہور

Ph.: 042 - 37122423

0300 - 4785910

حکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتب

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

273
س ع ی ۔ ف

انتباہ

قرآءت اکیڈمی® کی جملہ مطبوعات کے حقوق طباعت
کاپی رائٹ ایکٹ کے تحت محفوظ ہیں کوئی صاحب یا ادارہ
قرآءت اکیڈمی® کی بغیر اجازت نقل یا اشاعت کرنے کا مجاز
نہیں ہے بصورت دیگر قانونی چارہ جوئی کی جائے گی

لیگل ایڈوائزر: شفیق احمد چاولہ۔ایم۔اے ایل ایل بی ایڈووکیٹ لاہور ہائی کورٹ

نام کتاب .... الفوائد التجویدیۃ فی شرح المقدمۃ الجزریۃ

تالیف: .... استاذ القراء مولانا قاری ابو محمد سعید احمد

ناشر .... قرآءت اکیڈمی (رجسٹرڈ) لاہور

کمپوزنگ ....

زیر از نوید
Cell.: 0304-9677598
المکتبۃ الرحمانیہ
۹۹۔ ..ے ۲ ماڈل ٹاؤن۔ لاہور
.....32787..... نمبر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

برائے ایصالِ ثواب

کتاب کے اس ایڈیشن کو تحفۃً نبی مکرم، ختم الرسل، رحمت للعلمین آنحضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل، امہات المؤمنین، صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور درج ذیل مرحومین:

جناب میاں محمد اسماعیل مغل وزوجہ	جناب میاں محمد اللہ بخش بٹالوی وزوجہ
جناب حاجی بابو عبدالسلام وزوجہ	زوجہ الحاج محمد ادریس مغل
جناب مرزا محمد اکرم	جناب نجیب احمد مغل وزوجہ

جناب کامران ادریس مغل

اورالحاج ادریس مغل، کاشف ادریس مغل اوراحقر کے تمام اعزہ واقرباء جو اس دنیا فانی سے کوچ کر گئے ہیں اور بالعموم پوری امت مسلمہ کے مرحومین کے ایصال ثواب کے لئے شائع کیا جا رہا ہے۔

اللہ کریم اس ہدیہ کو شرف قبولیت عطا فرما کر ہم سب کی مغفرت کا ذریعہ بنائے۔ آمین یارب العلمین

نوٹ:۔ برادرعزیز جناب حاجی محمد کاشف ادریس مغل کا انتہائی مشکور ہوں جنہوں نے اس کتاب کی اشاعت کا انتظام فرمایا۔ دعا گو ہوں کہ اللہ کریم ان کو بہترین جزاء عطا فرمائے۔ آمین یارب العلمین

بندہ ناچیز

سعید احمد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

انتساب

میں اپنی شرح'' الفوائد التجویدیۃ فی شرح المقدمۃ الجزریۃ'' کو اپنے انتہائی مشفق وکریم والدگرامی جناب الشیخ محمد بشیر رحمۃ اللہ علیہ اور انتہائی شفیق اور مربی دادا محترم جناب غلام حیدر رحمۃ اللہ علیہ مرید خاص امام الاولیاء حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کے نام منسوب کرتا ہوں جن کی شفقت وسرپرستی اور ظاہری وباطنی تربیت نے قدم قدم پر علمی اور عملی راہنمائی فرمائی اور میرا اخلاق استوار کیا ان کی بتلائی ہوئی قدریں راقم الحروف کے لیے ہمیشہ مشعل راہ رہیں گی اللہ تعالیٰ میرے ان دونوں مشفق ومہربان بزرگوں کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔آمین

(قاری) سعید احمد عفی عنہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقریظ

استاذ الاساتذہ القاری المقری فضیلۃ الشیخ محمد ادریس العاصم حفظہ اللہ

فاضل القراءات العشر الصغری والکبری ومصنف کتب کثیرۃ وفاضل مدینۃ یونیورسٹی

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْاَنْبِيَآءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ اَجْمَعِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

امابعد! عزیزم قاری سعید احمد سلمہ اللہ تعالیٰ فاضل قراءات العشر الصغریٰ والکبریٰ والدراسات الاسلامیہ و استاذ جامعہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ گونا گوں خوبیوں اور صفات کے حامل ایک عمدہ عالم دین، ایک خوش الحان قاری، ایک نہایت شفیق استاذ اور ایک مضبوط لکھاری ہیں۔

عزیز القدر قاری صاحب کے قلم سے ایک کتاب ''کتاب التجوید'' ہدیہ ناظرین ہو چکی ہے۔ ان کے قلم سے اب ''المقدمۃ الجزریۃ'' کی آسان، عام فہم مختصر اور طلباء کے اذہان کے مطابق شرح آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ عزیزم قاری صاحب نے موجودہ دور کو اور طلباء کی علمی حالت زار کو مدنظر رکھتے ہوئے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بہت عمدہ کام کیا ہے اور نہایت آسان اور سادہ زبان میں تشریح وتوضیح کا عمدہ طریقے پرحق ادا کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ قاری صاحب کی خدمت کو قبول فرمائے اور ان کے علم اور عمل میں برکت عطا فرمائے اور دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں اسی طرح علم تجوید وقرآءت کی خدمت میں شب وروز مصروف رکھے۔ آمین یا رب العالمین۔

وَاللّٰهُ وَلِيُّ التَّوْفِيْقِ

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ وَاٰلِهٖ وَ اَزْوَاجِهٖ وَصَحْبِهٖ وَ سَلَّمَ

خادم القرآن الکریم

قاری محمد ادریس العاصم عفی عنہ — ٦-١٠-١٤٣٢

المدرسۃ العالیۃ تجوید القرآن — ٥-٩-٢٠١١ء

اندرون شیرانوالہ گیٹ، لاہور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تقریظ

فضیلۃ الشیخ استاذ القراء حضرت مولانا قاری المقری عبد الصمد رحمہ اللہ

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ اَمَّا بَعْدُ!

میں نے ''کتاب الفوائد التجویدیۃ فی شرح المقدمۃ الجزریۃ'' مؤلفہ عزیزم جناب مولانا حافظ قاری سعید احمد صدر مدرس شعبہ تجوید وقرآءت جامعہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ کو مختلف جگہوں سے سنا ہے سن کر طبیعت بہت خوش ہوئی ماشاءاللہ موصوف نے خوب محنت اور سلیقہ سے اس شرح کو مرتب کیا ہے۔علامہ جزری رحمہ اللہ کی شخصیت سے کون ناواقف ہے بلاشبہ آپ نابغہ روزگار تھے۔آپ ایک بڑے محدث فقیہ اور محقق ومؤرخ ہونے کے ساتھ ساتھ تجوید وقرآءت میں خاتمۃ المحققین بھی تھے۔علم قرآءت میں نشر کبیر آپ کا وہ عظیم اور تحقیقی کارنامہ ہے جس کی مثال نہیں ملتی۔خود فرماتے ہیں کہ جو شخص یہ کہتا ہے کہ علم قرآءت مردہ ہو چکا ہے اس کو کہہ دو کہ نشر سے علم قرآءت زندہ ہو گیا ہے اس کے علاوہ بھی آپ کی متعدد کتابیں تجوید وقرآءت پر ہیں انہی میں آپ کا شہرہ آفاق قصیدہ مقدمۃ الجزریۃ بھی ہے جو تجوید کے نصاب میں آخری اور اہم کتاب ہے۔عربی زبان میں ہے اور آج کل اکثر طلباء تجوید عربی زبان سے ناواقف ہوتے ہیں ان وجوہ کے پیش نظر عزیزم نے ایک عام فہم اور آسان شرح ترتیب دی ہے اور موصوف کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اس فن میں خاصا ذوق بھی ہے اور گہری نظر بھی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ قاری صاحب کے علم وعمل میں برکت عطا فرمائے اور ان سے مزید خدمت قرآن لے اور ان کی اس محنت کو قبول فرمائے۔ آمین یارب العالمین

وَصَلَّى اللهُ تَعَالىٰ عَلىٰ خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَ اَزْوَاجِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ

قاری محمد عبدالصمد

سابق استاذ شعبہ تجوید وقرآءت

مدرسہ اشرف العلوم گوجرانوالہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تقریظ

فضیلۃ الشیخ استاذ القراء حضرت مولانا قاری المقری محمد ابراہیم علوی رحمہ اللہ

(مدرس المسجد النبوی الشریف المدینۃ المنورۃ سعودی عرب)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ بِنِعْمَتِہٖ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ مُجِیْبِ الدَّعْوَاتِ رَافِعِ السَّمٰوٰتِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی کَثِیْرِ الرَّحْمَاتِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ الَّذِیْنَ اَفْضَلُھُمْ فِی الْخَیْرَاتِ.

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَلَقَدْ یَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّکْرِ فَھَلْ مِنْ مُّدَّکِرٍ (القمر: ۱۷)

وَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ اِنَّ اللّٰہَ یَرْفَعُ بِھٰذَا الْکِتَابِ اَقْوَامًا وَیَضَعُ بِہٖ اٰخَرِیْنَ

قرآن پاک اللہ تعالیٰ کی ایک معجز لاریب کتاب ہے لَا تَنْقَضِیْ عَجَائِبُہٗ اس کے عجائبات ختم نہیں ہو سکتے اور نہ ہی اس کی خدمت کا حق ادا ہو سکتا ہے۔ اس پُرفتن اور مشغولیت کے زمانہ میں کتاب اللہ کی خدمت ایک بہت ہی بڑا کام ہے۔ اس لیے کہ سب لوگ اپنی مصروفیت میں مشغول ہیں کوئی کسی کام میں کوئی کسی کام میں لیکن دارین میں سعادت مندوہ لوگ ہیں جو کتاب اللہ کی خدمت میں مصروف ہیں اور یہ کام اللہ تعالیٰ نے علماء حق سے لیا ہے اور اسی خدمت میں حضرت قاری صاحب بھی شریک ہوئے اللہ تعالیٰ ان کی کاوش کو قبول فرمائے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

میں نے اس کتاب "الفوائد التجویدیة فی شرح المقدمة الجزریة" کے چند صفحات کا مطالعہ کیا اور مجھے چند چیزیں اس شرح میں نمایاں نظر آئیں کہ یہ کتاب بہت ہی سلیس اردو میں ہے اور مختصر قدر فہم تفصیل بھی اور اس لحاظ سے یہ ایک جامع مانع مختصر مفصل نظر آئی۔ باقی کافی شروحات ہیں لیکن یہ شرح اپنا ایک مقام رکھتی ہے۔ جس سے علماء اور طلباء آسانی سے مستفید ہو سکتے ہیں۔ اس لیے کہ یہ کتاب اس زمانے کے علماء اور طلباء کا لحاظ رکھ کر لکھی گئی ہے اور اللہ تعالیٰ اس کتاب سے ہر قرآن پڑھنے والے طلباء کو نفع پہنچائے۔ آمین اور مؤلف کے لیے اس کتاب کو آخرت میں نجات وسعادت کا ذریعہ بنائے۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

قاری محمد ابراہیم علوی ۔ ۲۰۱۱-۹-۶

مدرس المسجد النبوی الشریفة مدینة المنورة ۔ ۱۴۳۲-۹-۶

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تقریظ

استاذ القراء والمجودین الشیخ القاری نجم الصبیح تھانوی مدظلہ العالی

صدر مدرس شعبہ تجوید وقرآءت مدرسہ تجوید القرآن رنگ محل، لاہور

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْاَنْبِيَآءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ اَجْمَعِيْنَ اَمَّا بَعْدُ!

عزیز القدر قاری مقری سعید احمد صاحب صدر شعبہ تجوید وقرآءت مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ کی تحریر کردہ ''الفوائد التجویدیۃ شرح المقدمۃ الجزریۃ'' راقم کی نظروں سے گزری۔ ماشاء اللہ قاری صاحب موصوف نے طلباء کی ذہنی استعداد کو سامنے رکھتے ہوئے مختصر مگر جامع انداز میں شرح ترتیب دی ہے۔ انداز بیان بہت سہل اور عمدہ ہے۔ مسائل جو علامہ جزری رحمہ اللہ بیان فرما رہے ہیں ان کا شافی اور کافی حل ماشاء اللہ شرح میں موجود ہے۔ ان شاء اللہ امید واثق ہے کہ طلباء تجوید کے لیے راہنما ثابت ہوگی۔ اللہ تعالیٰ عزیزم قاری سعید کی اس خدمت کو قبول کرے اور ان کو تجوید وقرآءت کے علوم کی خدمت میں ہر دم مصروف عمل رکھے اور ان کی تصنیفی اور تدریسی کام میں برکت عطا فرمائے۔ آمین

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ

قاری نجم الصبیح تھانوی عفی عنہ
صدر شعبہ تجوید وقرآءات
مدرسہ تجوید القرآن رنگ محل، لاہور

۷۔۱۰۔۱۴۳۲
۶۔۹۔۲۰۱۱

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تقریظ

استاذ العلماء شیخ الحدیث والتفسیر مفکر اسلام علامہ زاہد الراشدی حفظہ اللہ
(صدر مدرس جامعہ نصرۃ العلوم، گوجرانوالہ)

نَحْمَدُهٗ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَنُصَلِّيْ وَنُسَلِّمُ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ اَجْمَعِيْنَ.

نویں صدی ہجری کے ممتاز اہل علم میں امام ابو الخیر محمد بن محمد بن محمد الجزری رحمہ اللہ المتوفی ۸۳۳ھ کا شمار ان بزرگوں میں ہوتا ہے جنہوں نے دیگر علوم کے ساتھ ساتھ علم تجوید وقرآءت کی نمایاں خدمت کی اور تدریسی خدمات کے ساتھ ساتھ متعدد تصنیفات کے ذریعہ اس علم کے فروغ میں حصہ لیا۔ ان کا رسالہ "المقدمة الجزرية" اس قدر مقبول ہوا کہ اسے علم تجوید کے نصاب کے حصہ کے طور پر مسلسل پڑھایا جا رہا ہے اور ہزاروں قراء کرام نے اس سے ہر دور میں استفادہ کیا ہے۔ جامعہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ کے فاضل اور اس کے شعبہ تجوید وقرآءت کے صدر مدرس مولانا قاری سعید احمد صاحب نے سالہا سال تک اس رسالہ کی تدریس کے بعد اساتذہ وطلبہ کی سہولت کے لیے "المقدمة الجزرية" کا آسان اردو میں ترجمہ وتشریح کی ہے۔ عزیزم قاری سعید احمد سلمہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ کو اللہ تعالیٰ نے تجوید وقرآءت کی خدمت اور فروغ کا وافر ذوق عطا فرمایا ہے۔ وہ مسلسل اس علم کی خدمت میں مصروف رہتے ہیں اور ان کی یہ کاوش بھی ان کے اسی ذوق کی ایک اچھی علامت ہے۔ میری دعا ہے کہ اللہ رب العزت ان کی اس محنت کو قبول فرماتے ہوئے زیادہ سے زیادہ لوگوں کے لیے نافع بنائیں اور قاری صاحب موصوف کو دارین میں اس کام کا اجر اور ثمرات عطا فرمائے۔ آمین یارب العالمین

ابوعمار زاہد الراشدی

۱۳ اکتوبر ۲۰۱۱ء شیخ الحدیث والتفسیر و صدر مدرس جامعہ نصرۃ العلوم، گوجرانوالہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تقریظ

استاذ العلماء حضرت مولانا محمد خیر محمد حجازی المعروف شیخ مکی مدظلہ العالی

المدرس بالمسجد الحرام زادہا اللہ شرفا وعزا (آمین)

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِيْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ مُحَمَّدًا خَاتَمَ الْاَنْبِيَاءِ تَحَمَّلَ رِسَالَةَ رَبِّهٖ وَاَدَّاهَا حَقَّ الْاَدَآءِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهِ الَّذِيْنَ تَحَمَّلُوْا رَايَةَ الدِّرَايَةِ وَالرِّوَايَةِ وَاَدَّوْهَا بِالْوَعْيِ وَالْوَفَآءِ وَعَلٰى اَتْبَاعِهِمْ بِاِحْسَانٍ خُصُوْصًا اَرْبَابِ الرِّوَايَةِ مِنْهُمُ الْقُرَّاءُ وَالْفُقَهَاءُ جَزَاهُمُ اللّٰهُ عَنْ اُمَّةِ الْاِسْلَامِ خَيْرَالْجَزَآءِ.

اَمَّابَعْدُ!

المکرم استاذ القراء قاری المقری ابومحمد سعید احمد زید مجدہ صدر مدرس شعبہ تجوید وقراءات جامعہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ پاکستان نے اپنی تالیف متین ''الفوائد التجویۃ فی شرح المقدمۃ الجزریۃ'' ہدیہ عطافرمائی۔ ''فضل ہدیۃ الھدی بھا'' اور اس عاجز سے تقریظ طلب فرمائی۔ عاجز اس کا اہل نہیں اور نہ ہی علوم تجوید وقراءت سے متعلق ہے۔ محض بفرمان مؤلف عرض ہے کہ میں نے سرزمین حرم، مہبط الوحی وشرق النور میں بیٹھ کر اس کتاب کے مقامات مختلفہ کا مطالعہ کیا الحمدللہ مؤلف موصوف کی علمی گیرائی وگہرائی پر قلبی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خوشی ہوئی۔ ان شاء اللہ یہ کتاب اہل علم کے لیے عموماً اور طلباء تجوید کے لیے خصوصاً ایک انمول تحفہ ہے۔ اللہ وحدہ لاشریک اس خدمت جلیلہ کو قبول فرما کر مقبول فرمائیں اور باعث فلاح دارین بنائیں۔ آمین ثم آمین

والسلام

خاک پائے اکابر

محمد مکی حجازی

خادم العلم بالحرم المکی الشریف　　　　۱۵ رجب ۱۴۳۴ھ

www.kitabosunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پیش لفظ

بسملہ

قدوۃ المجودین محقق العصر فرید دہر شیخ القراء والمحدثین شمس الدین ابوالخیر محمد بن محمد جزری رحمۃ اللہ علیہ کی مشہور زمانہ کتاب ''المقدمۃ الجزریۃ''، علم تجوید پر مشتمل نہایت اہم کتاب ہے جو اپنی جامعیت اور مقبولیت کے لحاظ سے اپنی مثال آپ ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے امام جزری رحمۃ اللہ علیہ کے اخلاص اور للّٰہیت کی وجہ سے بہت عروج اور مقبولیت سے نوازا ہے عرب وعجم کے مدارس تجوید وقرآءت میں داخل نصاب ہے جس میں ایک سو سات اشعار ہیں جس میں موصوف نے نہایت اختصار اور جامعیت کے ساتھ تجوید کے اہم اور ضروری مسائل جمع فرما دیے ہیں جو فن کے شائقین اور طلباء کے لیے ایک بیش بہا خزانہ ہے اس کتاب کو پڑھ کر لاکھوں آدمی مجود بن گئے ہیں اور برابر اس کا فیض جاری وساری ہے۔

ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ

لیکن چونکہ یہ رسالہ عربی میں ہے نیز نظم میں ہے نیز اس میں مختصر اشاروں سے کام لیا گیا ہے اس بناء پر جو طلباء عربی سے واقف نہیں اُن کے لیے اس کا پوری طرح سمجھنا بہت دشوار ہے اس لیے اس کے بہت سے حواشی اور شروح عربی میں بھی مدوّن ہوئے اور اُردو میں بھی کئی ایک شروح تصنیف ہوئیں لیکن

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اردو زبان کی شروح میں سے بعض بہت مختصر اور بعض بہت زیادہ تفصیلی ہیں۔ مشکل اور فنی ابحاث سے مزین ہیں موجودہ زمانہ کے طلباء کرام کی تجربہ شدہ علمی حالت اور کیفیت کو سامنے رکھتے ہوئے ایک ایسی شرح کی ضرورت محسوس ہوئی جو نہ زیادہ مختصر ہو اور نہ زیادہ طویل اس شرح کا نام احقر نے " اَلْفَوَائِدُ التَّجْوِيْدِيَّةُ فِيْ شَرْحِ الْمُقَدِّمَةِ الْجَزَرِيَّةِ" رکھا ہے نیز اس شرح کو ترتیب دیتے وقت درج ذیل باتوں کا لحاظ کیا گیا ہے۔

1. شرح عام فہم ہونے کے ساتھ ساتھ مختصر ہے۔
2. شعر کے بعد سب سے پہلے اس کا لفظی ترجمہ پھر بامحاورہ ترجمہ اور پھر اس کے بعد تشریح کی گئی ہے۔
3. ہر شعر میں جو مضمون علامہ جزری رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے اس کی نشان دہی کی گئی ہے۔
4. ترجمہ استاذ القراء والمجودین حضرت مولانا قاری المقری اظہار احمد تھانوی نور اللہ مرقدہ کا لیا گیا ہے اور اس کے لیے میں محترم قاری عزیر احمد تھانوی صاحب حفظہ اللہ مدیر قرآءت اکیڈمی کا ممنون و مشکور ہوں کہ انہوں نے اس کی اجازت مرحمت فرمائی۔
5. اشعار میں ضمائر کے مراجع بھی بتائے ہیں۔
6. بَابٌ فِي الْفَرْقِ بَيْنَ الظَّآءِ وَالضَّادِ میں ظاء کے انتیس مادے اور ان کے تمام مشتقات کو شمار کیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

- بَابُ مَعْرِفَةِ الْمَقْطُوْعِ وَالْمَوْصُوْلِ میں کلمات کو بجائے رکوع کے آیت سے واضح کیا ہے۔

احقر کو اپنی کم علمی کا پورا پورا احساس ہے اس لیے اگر اس کتاب میں کوئی غلطی نظر آئے تو مطلع فرما کر مشکور ہوں۔

آخر میں اللہ تعالیٰ سے سوال کرتا ہوں کہ میری اس حقیر سعی کو قبول فرمائے اور اہل قرآن کو اس سے نفع اٹھانے کی توفیق دے اور میرے لیے اور میرے والدین واساتذہ کرام کے لیے ذخیرہ آخرت بنائے۔ آمین

اِنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اظہار تشکر وامتنان

اللہ تعالیٰ کا لامحدود شکر ہے کہ جس نے ہمت اور توفیق بخشی اور مشکل کام آسان فرمایا جس کے نتیجے میں ”الفوائد التجويدية في شرح المقدمة الجزرية“ کو مکمل کرنے کی سعادت حاصل کی اور اس موقع پر میں اپنے مربی و محسن استاذ فضیلۃ الشیخ استاذ القراء والمجودین حضرت مولانا قاری المقری الشیخ محمد ادریس العاصم دامت برکاتھم العالیۃ فاضل مدینہ یونیورسٹی اور اپنے انتہائی مشفق استاذ فضیلۃ الشیخ استاذ الاساتذہ حضرت قاری نجم الصبیح تھانوی حفظہ اللہ مصنف کتب کثیرہ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ ان دوحضرات کا انتہائی مشفقانہ تعاون حاصل رہا اور ان کی زیر نگرانی یہ شرح مکمل ہوئی۔

راقم الحروف اپنے شیوخ حدیث مفکر اسلام شیخ الحدیث والتفسیر استاذی و شیخی حضرت مولانا علامہ زاہد الراشدی حفظہ اللہ اور استاذ الحدیث حضرت مولانا عبد القدوس خان قارن حفظہ اللہ اور جانشین مفسر قرآن استاذ مکرم حضرت مولانا حاجی محمد فیاض خان سواتی حفظہ اللہ مہتمم جامعہ نصرۃ العلوم کا بھی سپاس گزار ہے کہ ان کی پر خلوص دعائیں بے پناہ شفقتیں اور راہنمائی ہمیشہ احقر کے شامل ہیں۔

اور میرے حفظ قرآن کے استاذ گرامی حضرت مولانا قاری محمد امین

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

صاحب مدظلہ خطیب جامع مسجد فاروقیہ لوہیانوالہ گوجرانوالہ اور تجوید کے استاذ محترم فضیلۃ الشیخ استاذ القراء والمجودین حضرت قاری المقری محمد عبدالصمد رحمہ اللہ (سابق شیخ التجوید مدرسہ اشرف العلوم گوجرانوالہ) جن کا پیار اور محبتیں وشفقتیں ہمیشہ یاد رہیں گی۔ان شاءاللہ العزیز

اور دیگر اساتذہ کرام کو بھی اللہ تعالیٰ اپنی شایان شان دونوں جہانوں میں جزائے خیر عطا فرمائے اور ان حضرات کی برکات سے مستفید ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین یارب العالمین

میں دل کی گہرائیوں سے شکریہ ادا کرتا ہوں محترم جناب بھائی قاری عزیز احمد تھانوی مدیر قرآءت اکیڈمی لاہور اور عزیزم استاذ القراء قاری وسیم اللہ امین فاضل قراءات العشر ومدرس جامعہ نصرۃ العلوم کا جنہوں نے پروف ریڈنگ میں تعاون کیا۔

عزیزم قاری شیراز نوید (فاضل قراءات العشر جامعہ نصرۃ العلوم) نے کمپوزنگ کے فرائض سرانجام دیئے اور عزیز القدر قاری محمد بلال صفدر اور قاری عبدالقدیر خان سواتی متعلّم جامعہ نصرۃ العلوم کا جنہوں نے مسودہ صاف کرنے میں تعاون کیا۔

آخر میں علامہ شاطبی رحمہ اللہ کے ایک شعر پر بات ختم کرتا ہوں۔

وَإِنْ كَانَ خَرْقٌ فَادَّرِكْهُ بِفَضْلَةٍ
مِّنَ الْحِلْمِ وَلْيُصْلِحْ مَنْ جَادَ مِقْوَلَا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعنی اگر اس نظم میں کوئی عیب ہے تو تُو اس کو باوقار قابلیت کے ساتھ تلافی کر اور اصلاح وہی شخص کرے جو زبان کے لحاظ سے عمدہ ہو۔

واللہ وَلِیُّ التوفیق

ابومحمد (قاری) سعید احمد

خادم القرآن الکریم جامعہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ

یکم شعبان المعظم ۱۴۳۳ ہجری

مطابق ۲۲ جون ۲۰۱۲

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مختصر حالات علامہ جزری رحمۃ اللہ علیہ

نام ونسب

علامہ جزری رحمۃ اللہ علیہ کا نام نامی اسم گرامی محمد ہے اور باپ دادا کا نام بھی یہی ہے اور سلسلہ نسب اس طرح ہے محمد بن محمد بن محمد بن علی بن یوسف بن الجزری۔

کنیت

آپ کی کنیت ابوالخیر ہے۔

لقب

شمس الدین ہے۔

ولادت

آپ ۲۵ رمضان المبارک ۷۵۱ ہجری کو شام کے دارالخلافہ دمشق کے محلہ قصاعین میں ہفتہ کی رات کو پیدا ہوئے۔ علامہ جزری رحمۃ اللہ علیہ کے والد کی شادی کو چالیس سال گزر گئے تھے اس عرصہ میں کوئی اولاد نہیں ہوئی۔ جب انہوں نے حج کیا تو چاہ زم زم پی کر دعا کی کہ یا اللہ مجھے ایک صالح بیٹا عطا فرما جو عالم بھی ہو۔ اللہ جل شانہ نے دعا قبول فرمائی اور علامہ جزری رحمۃ اللہ علیہ جیسا صالح عالم باعمل مفتی وفقیہ اور محدث وقاضی نیز قاری ومقری بیٹا عطا فرمایا۔

حفظ قرآن اور علم قرآءت

آپ نے بارہ تیرہ سال کی عمر میں ۷۶۴ ہجری میں قرآن مجید حفظ کیا حفظِ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآن سے فارغ ہوئے تو تحصیل علوم میں لگ گئے شیخ وقت القاری المقری عبد الوہاب بن السلار اور شیخ ابوالمعالی ابن للبان، شیخ احمد بن ابراہیم بن الطحان اور شیخ احمد بن رجب وغیرہم سے قرآءت میں مہارت حاصل کی۔

ادائے حج

۷۶۸ ہجری میں آپ نے فریضہ حج ادا کیا پھر مدینہ منورہ میں شیخ ابوعبداللہ محمد بن صالح خطیب وامام مدینہ منورہ کے درس کافی اور التیسیر للدانی میں شامل ہوئے۔

پہلا سفر مصر

۷۶۹ ہجری میں علوم ومعارف کے شہر قاہرہ پہنچے اور وہاں شیخ ابوبکر عبداللہ بن الجندی کے حلقہ درس سے باشرف ہوئے اور قرآءت عشرہ اور اثنا عشرہ اور ثلثہ عشرہ پڑھنے کے لیے شیخ ابوعبداللہ بن الصائغ اور تقی بغدادی وغیرہما سے استفادہ کیا حضرت قاری محی الاسلام پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ نے شرح سبعہ قرآءت میں لکھا ہے صرف قرآءت میں علامہ جزری رحمۃ اللہ علیہ کے اساتذہ چالیس کے قریب ہیں۔

وطن اصلی دمشق کو واپسی اور حصولِ حدیث

دمشق واپس آکر محدث دمیاطی رحمۃ اللہ علیہ اور محدث البرقوی رحمۃ اللہ علیہ کے تلامذہ سے حدیث پڑھی آپ کے اساتذہ حدیث میں مشہور محدث ومفسر حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ (صاحب البدایۃ والنہایۃ) اور محدث محمد بن المحب المقدسی اور شیخ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

المحدثین حافظ عراقی رحمۃ اللہ علیہ بھی ہیں۔

مصر کا دوسرا سفر

مصر کے دوسرے سفر میں آپ قرآءت عشرہ کے لیے ابن صائغ کے ہاں دوبارہ حاضر ہوئے اور مذکورہ کتب کے ساتھ المستنیر ،التذکرہ ،الارشادین اور التجرید بھی پڑھی اور علی ابن البغدادی سے قرآءت ابن محیصن ،اعمش اور حسن بصری رحمہم اللہ پڑھیں۔

حصول فقہ اور اجازت افتاء

آپ نے فقہ کا علم شیخ عبد الرحیم الاسنوی اور جمال الدین اسنوی سے حاصل کیا۔ علمی تشنگی نے اسکندریہ بھی پہنچایا اور وہاں کے اساتذہ سے بھی کسب فیض کیا۔ علم اصول ومعانی وبیان کی تحصیل شیخ ضیاء الدین قرمی سے کی۔ بڑے بڑے اکابر نے آپ کو تدریس اور اقراء کی اجازت دی حافظ ابن کثیر نے ۷۷۴ ہجری میں اور شیخ ضیاء الدین نے ۷۷۸ ہجری میں اور اسی طرح شیخ الاسلام بلقینی رحمۃ اللہ علیہ نے ۷۷۵ ہجری میں فتویٰ لکھنے کی اجازت دی۔

تدریس

چند سال جامعہ بنی امیہ (دمشق) میں تدریس وقرآءت کی خدمات سرانجام دی پھر اپنے استاذ محترم شیخ عبد الوہاب بن السلار (متوفی ۷۸۲ ہجری) کی وفات کے بعد ان کی جگہ تربت ام الصالح کے شیخ القراء مقرر ہوئے اور اس مدرسہ میں اکابر اہل علم کی موجودگی میں درس دیا اور دمشق میں آپ نے ایک

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مدرسہ بھی دار القرآن کے نام سے قائم کیا۔

عہدہ قضاء

تدریسی مشاغل کے ساتھ مملکت شام کی قضاء کا عہدہ بھی قبول فرمایا اور ۷۹۳ ہجری سے لے کر ۷۹۷ تک یہ خدمت انجام دی پھر حکومت سے اختلاف ہو گیا جس کی وجہ سے ۷۹۸ ہجری میں براہ اسکندریہ بلاد روم کا سفر اختیار کیا روم میں شاہ ابو یزید نے اپنے پاس ٹھہرایا۔ یہاں چند سال قیام کیا اور علوم القرآءت وحدیث کی خوب اشاعت کی پھر جب تیمور ۸۰۵ ہجری میں بلاد روم میں داخل ہوا اور اس علاقے پر قبضہ کر لیا تو شیخ جزری رحمہ اللہ کو اپنے ساتھ سمر قند لے گیا آپ تیمور کی وفات تک (جو ۸۰۷ ہجری میں ہوئی) وہیں رہے تیمور کی وفات کے بعد اس علاقے کو خیر باد کہا اور وہاں سے پہلے خراسان پھر ہرات پہنچے۔ ہرات کا حاکم اس وقت تیمور کا پوتا پیر محمد تھا اس نے آپ کو شیراز اور اس کے اطراف کا حاکم بنایا یہاں طویل مدت تک خدمتِ قضاء انجام دیتے رہے ساتھ ساتھ تدریس وتحدیث اور اقراء کا سلسلہ برابر جاری رہا یہاں بھی خوب فیض پہنچایا۔

دوسرا حج

۸۲۲ ہجری میں حج کے لیے روانہ ہوئے مگر اس سال حج نہ کر سکے کیونکہ ڈاکوؤں نے آپ کو لوٹ لیا تھا لہٰذا آپ نے اگلے سال ۸۲۳ ہجری میں حج کیا۔ حج کر کے عراق چلے گئے وہاں تجارت کی پھر ۸۲۶ ہجری میں اور اس کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بعد ۸۲۷ ہجری میں تیسرا اور چوتھا حج کیا پھر دمشق آئے جوان کا وطن اصلی تھا۔ پھر قاہرہ پہنچے یہاں بھی تشنگان علوم کا تانتا بندھ گیا قاہرہ میں کچھ قیام کرنے کے بعد بحری راستے سے یمن کا سفر کیا یہاں بھی مصلین و مستفیدین کا جھمگٹا لگ گیا یمن سے مکہ معظمہ آئے اور ۸۲۸ ہجری میں پانچواں حج کیا اور حج کے بعد قاہرہ کا پھر سفر کیا پھر شام اور بصرہ سے ہوتے ہوئے شیراز پہنچے یہاں چند سال قیام کرنے کے بعد ۵ ربیع الاول ۸۳۳ ہجری جمعۃ المبارک کے دن بوقت دوپہر بعمر تقریباً ۸۲ سال (۷۰ سال سے زائد عرصہ تک قرآن وعلوم شرعیہ کی خدمت کرکے) شیراز میں وفات پائی اور اپنے قائم کردہ مدرسہ دارالقرآن میں دفن ہوئے (إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ) اللہ تعالیٰ ان کو اپنے آغوشِ رحمت میں لپیٹے اور بلند تر جنتوں میں ان کو جگہ عطا فرمائے۔ آمین

تلامذہ

ویسے تو علامہ جزری رحمۃ اللہ علیہ کے تلامذہ ہزاروں کی تعداد میں تھے جن میں سے چند مشہور تلامذہ یہ ہیں۔

① احمد بن محمد بن محمد بن محمد بن علی بن الجزری رحمۃ اللہ علیہ بیٹا علامہ جزری رحمۃ اللہ علیہ۔

② شیخ محمود بن الحسین بن سلیمان الشیرازی رحمۃ اللہ علیہ۔

③ شیخ ابوبکر بن مصبح الحموی رحمۃ اللہ علیہ۔

④ شیخ نجیب الدین عبداللہ بن قطب بن حسن بیہقی رحمۃ اللہ علیہ۔

⑤ شیخ احمد بن محمود بن احمد الحجازی الضریر رحمۃ اللہ علیہ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⑥ شیخ محسب محمد بن احمد بن ہاشم رحمۃ اللہ علیہ ۔
⑦ شیخ خطیب مومن بن علی بن محمد رومی رحمۃ اللہ علیہ ۔
⑧ شیخ یوسف بن احمد بن یوسف حبشی رحمۃ اللہ علیہ ۔
⑨ شیخ علی بن ابراہیم بن احمد الصالحی رحمۃ اللہ علیہ ۔
⑩ شیخ علی بن حسین بن علی یزدی رحمۃ اللہ علیہ ۔
⑪ شیخ موسیٰ نجم کردی رحمۃ اللہ علیہ ۔
⑫ شیخ علی بن محمد بن علی نفیسی رحمۃ اللہ علیہ ۔
⑬ شیخ احمد بن علی بن ابراہیم رمانی رحمۃ اللہ علیہ ۔
⑭ شیخ عوض بن محمد رحمۃ اللہ علیہ ۔
⑮ شیخ سلیمان بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ ۔
⑯ شیخ احمد بن رجب رحمۃ اللہ علیہ ۔
⑰ امام صفر شاہ رحمۃ اللہ علیہ ۔
⑱ شیخ صالح زاہد رحمۃ اللہ علیہ ۔
⑲ شیخ ابوسعید بن بشلمش بن منشا رحمۃ اللہ علیہ ۔
⑳ شیخ عبدالقادر بن طلحہ رحمۃ اللہ علیہ ۔
㉑ حافظ بایزید کشی رحمۃ اللہ علیہ ۔
㉒ حافظ مقری محمود بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ ۔
㉓ حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ صاحب فتح الباری وغیرھم جیسے افراد آپ سے خوشہ چین ہوئے ۔

اس وقت پوری دنیا میں جو قراءات متواترہ پڑھی پڑھائی جا رہی ہیں وہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

علامہ جزری رحمۃ اللہ علیہ کے درج ذیل تلامذہ کے واسطہ سے پڑھائی جارہی ہیں۔

(۳۴) شیخ رضوان بن محمد بن یوسف العقبی الشافعی رحمۃ اللہ علیہ۔

(۳۵) شیخ ابوالقاسم محمد بن محمد بن محمد نویری المالکی رحمۃ اللہ علیہ۔

(۳۶) شیخ شہاب الدین احمد بن اسد الامیوطی رحمۃ اللہ علیہ۔

شیخ موصوف علامہ جزری کے آخری تلامذہ میں سے ہیں۔

تالیفات

محقق جزری رحمۃ اللہ علیہ درس وتدریس کے مشاغل کے ساتھ تالیف وتصنیف کا شغل بھی برابر رکھتے تھے سفر وحضر میں یہ سلسلہ جاری رہتا تھا اللہ رب العزت جل مجدہ کی توفیق سے بڑی بلند پایا کتابیں لکھیں جوان کی زندگی ہی میں معروف ومشہور ہوگئیں اور عوام وخواص ان سے بہت فیض یاب ہوئے اور آج تک مستفیض ہورہے ہیں اگر یہ کہا جائے کہ آپ کے بعد کوئی شخص آپ کی کتابوں سے بے نیاز ہوکر مجود قاری نہ بنا تو ایسا کہنا بے جا نہ ہوگا۔ یہ علامہ جزری رحمۃ اللہ علیہ کے تقویٰ واخلاص کی وجہ سے ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقبولیت کی علامت ہے۔ تجوید وقرآءت میں علامہ جزری رحمۃ اللہ علیہ نے درج ذیل کتب لکھیں۔

(۱)المقدمۃالجزریۃ(۲)النشر فی القرآءات العشر (۳) التقریب فی القرآءات العشر(۴)طیبۃالنشر فی القرآءات العشر (۵)تحبیر التیسیرفی القرآءات العشر (۶)التمھیدفی علم التجوید (۷)الدرۃ المضیئۃفی قرآءات الائمۃالثلاثۃ المرضیۃ (۸)اتحاف المھرۃ فی تتمۃ العشرۃ(۹)غایۃالمھرۃ فی الزیادۃ علی العشر(۱۰)منجد المقرئین (۱۱)اصول القرآءات (۱۲)الالغاز (۱۳)العقدالثمین (۱۴)القرآءات الشاذۃ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱۵) کفایۃ الالمعی فی آیۃ یاارض ابلعی (۱۶) الاھتداء فی الوقف والابتداء۔

حدیث اور متعلقہ علوم میں تصنیف

(۱۷) الحصن الحصین من کلام سید المرسلین (۱۸) التوضیح فی شرح المصابیح (۱۹) الاجلال والتعظیم فی مقام سیدنا ابراھیم (۲۰) غایۃ المنی فی زیارۃ منی (۲۱) فضل حراء (۲۲) عقد اللالی فی احادیث المسلسلۃ العوالی (۲۳) المسند الاحمد فیما یتعلق بمسند احمد (۲۴) المصعد الاحمد فی ختم مسند احمد (۲۵) القصد الاحمد فی رجال مسند احمد (۲۶) الاولویۃ فی الاحادیث الاولیۃ (۲۷) اسنی المطالب فی مناقب علی بن ابی طالب (۲۸) الھدایۃ فی فنون الحدیث (۲۹) البدایۃ فی علوم الحدیث (۳۰) کتاب التعریف بالمولد الشریف۔

تاریخ وسیر

(۳۱) طبقات القراء الکبری (۳۲) غایۃ النھایۃ المعروف طبقات القراء الصغری بھی کہتے ہیں (۳۳) تاریخ الجزری وغیرھا۔

امام جزری رحمہ اللہ کی تالیفات کی فہرست میں ان کتب کے علاوہ دیگر کتب بھی ذکر کی گئی ہیں۔ صحیح تعداد اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے ہمارا مقصد ان سب کا شمار نہیں بلکہ یہ بتانا مقصود ہے کہ امام جزری رحمہ اللہ صرف علوم تجوید وقرآءت ہی کے امام نہ تھے بلکہ دیگر علوم میں بھی دستگاہ رکھتے تھے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

المقدمۃ الجزریۃ کی شروحات

المقدمۃ الجزریۃ علم تجوید پر مشتمل نہایت اہم کتاب ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے امام جزری رحمہ اللہ کے اخلاص اور للہیت کی وجہ سے بہت عروج اور مقبولیت سے نوازا۔

بڑے بڑے مشائخ اور علماء متقدمین ومتأخرین نے اس قصیدہ کی تشریح کو اعزاز جانا۔ درج ذیل میں ہم کچھ شروحات کا تذکرہ کرتے ہیں جو مختلف زمانوں میں اردو اور عربی میں ماہرین فن نے لکھی ہیں۔

① الحواشي المفهمة في شرح المقدمة الجزرية للعلامة ابی بكر احمد ابن محمد ابن الجزری رحمه الله ابن المصنف ت ۸۵۹ھ۔

② الطرازات المعلمة في شرح الجزرية للعلامة عبد الدايم بن علی الحريری الازهری رحمه الله ت ۸۷۰ھ۔

③ الحواشي الازهرية في حل المقدمة الجزرية للعلامة خالد بن عبد الله الازهری رحمه الله ۹۰۵ھ۔

④ الفصول المؤيدة للوصول الى شرح المقدمة الجزرية لعلامة ابی الفتح المزی رحمه الله ت ۹۰۶ھ۔

⑤ تحفة المريد لمعرفة مقدمة التجويد لبرهان الدين ابراهيم بن عبد الرحمٰن بن احمد الانصاری رحمه الله ت بعد سنة ۸۴۲ھ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⑥ شرح على المقدمة الجزرية لامام الجامع الجديد المشہور بالکنیاوی رحمہ اللہ ت ۸۹۶ھ۔

⑦ الآلیء السنیة فی شرح الجزریة للعلامة ابی بکر بن احمد بن محمد الاخ الفاضل حسن عباس رحمہ اللہ بمئوسسة قرطبة۔

⑧ الدقائق المحکمة فی شرح المقدمة الجزریة للعلامة زکریا الانصاری رحمہ اللہ۔

⑨ العقود السنیة فی شرح المقدمة الجزریة للشیخ احمد بن محمد القسطلانی رحمہ اللہ۔

⑩ شرح الجزریة للعلامة شمس الدین محمد بن محمد الدلجی رحمہ اللہ ت ۹۴۷ھ۔

⑪ شرح الجزریة للعلامة احمد بن مصطفی طاش کبری زاده رحمہ اللہ۔

⑫ الفوائد السریة فی شرح الجزریة للعلامة محمد بن ابراهیم بن الحنبلی رحمہ اللہ ت ۹۷۱ھ۔

⑬ شرح الجزریة للعلامة محمد بن عمر المعروف بقورد افندی رحمہ اللہ۔

⑭ المنح الفکریة فی شرح الجزریة للعلامة علی بن سلطان القاری رحمہ اللہ ت ۱۰۱۴ھ۔

⑮ الفوائد المسعدیة فی حل المقدمة الجزریة للعلامة عمر بن ابراهیم المسعدی رحمہ اللہ ت ۱۰۱۷ھ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⑯ الجواهر المضية على المقدمة الجزرية للعلامة سيف الدين الفضالی رحمہ اللہ ت ۱۰۲۰ھ۔

⑰ شرح الجزریۃ للعلامۃ علاء الدین علی بن محمد الطرابلسی الدمشقی رحمہ اللہ ۱۰۳۲ھ۔

⑱ تحفۃ المرید لمقدمۃ التجوید للعلامۃ مرعی بن یوسف بن ابی بکر المقدسی رحمہ اللہ ت ۱۰۳۳ھ۔

⑲ النکت اللوذیۃ علی شرح المقدمۃ الجزریۃ للعلامۃ حفید زکریا الانصاری رحمہ اللہ۔

⑳ شرح الجزریۃ للعلامۃ محمد بن محمد بن حجازی زادۃ القلقشندی رحمہ اللہ ت ۱۰۳۵ھ۔

㉑ الدرر المنتظمۃ البھیۃ فی حل الفاظ المقدمۃ الجزریۃ للعلامۃ منصور بن عیسی بن غازی السمنودی رحمہ اللہ کان حیًّا ۱۰۸۴ھ۔

㉒ الدرر السنیۃ فی حل الفاظ الجزریۃ للعلامۃ عبد الجلیل القادری بن محمد بن احمد الدمشقی الشافعی رحمہ اللہ ت ۱۰۸۷ھ۔

㉓ الکواکب المضیۃ فی شرح بعض ابیات الجزریۃ للعلامۃ محمد بن عبد الرسول اشھرزوری رحمہ اللہ ت ۱۱۰۳ھ۔

㉔ الحواشی المحکمۃ علی المقدمۃ الجزریۃ للعلامۃ محمد بن عمر بن قاسم اسماعیل البقری رحمہ اللہ کان حیًّا ۱۱۴۲ھ۔

㉕ حاشیۃ البقری علی المقدمۃ الجزریۃ للعلامۃ محمد بن محمد البقری الشافعی منھا نسخۃ خطیۃ بدار الکتب المصریۃ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قراءات۔

(۳۶) تلخیص حاشیۃ شرف الدین حفید الانصاری علی الجزریۃ للعلامۃ احمد بن عمر الاسقاطی رحمہ اللہ ت ۱۱۵۹ھ۔

(۳۷) حاشیۃ اخریٰ علی شرح الانصاری علی الجزریۃ للعلامۃ حسن بن علی بن احمد المنطاوی رحمہ اللہ۔

(۳۸) النکت الحسان علی شرح شیخ الاسلام الانصاری للعلامۃ عبد الرحمٰن النحراوی رحمہ اللہ ت ۱۲۱۰ھ۔

(۳۹) حاشیۃ علی شرح خالد الازہری علی المقدمۃ الجزریۃ للعلامۃ محمد بن محمد بن احمد عبد القادر الشہیر بالامیر الکبیر رحمہ اللہ ت ۱۲۳۲ھ۔

(۴۰) حاشیۃ المھیی علی الدقائق المحکمۃ (لدقائق المنتظمۃ علی الدقائق المحکمۃ) للعلامۃ علی بن عمر بن احمد المھیی رحمہ اللہ ت ۱۲۴۰ھ۔

(۴۱) شرح المستکاوی علی مقدمۃ ابن الجزری للعلامۃ محمود بن عمر بن علی رحمہ اللہ منہا نسخۃ خطیۃ بالمکتبۃ الازہریۃ۔

(۴۲) شرح الجزریۃ للعلامۃ احمد بن محمد بن البخاوی الشنقیطی رحمہ اللہ ت ۱۲۷۵ھ۔

(۴۳) الفوائد المفہمۃ فی شرح المقدمۃ الجزریۃ للعلامۃ محمد بن علی بن یوسف ابن یالوشۃ التونسی رحمہ اللہ ت بعد ۱۳۰۰ھ۔

(۴۴) المطالب العلیۃ علی متن الجزریۃ (او التعلیقات الوفیۃ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علی متن الجزرية)للعلامة محمد بن بشير بن ھلال الدلاجاتی الحليبی رحمه الله ت١٣٣٩ھ۔

(٣٥) شرح الجزرية للعلامة علی بن غانم المقدسی رحمه الله۔

(٣٦) الفوائد السرية علی شرح الجزرية للعلامة محمد الشاذلی الحليبی رحمه الله منه نسخة خطية بدار الكتب المصرية تفسير تيمور ٢٦٨ھ۔

(٣٧) الهدية فی شرح الجزرية للعلامة محمد مصطفی بن موسٰی امام وخطيب جامع السليمانية۔

(٣٨) شرح المقدمة الجزرية باللغة الفارسية للشيخ كرامت علی جونفوری رحمه الله م١٢٦٥ھ۔

(٣٩) حل الجزرية عبد الحق بن سيف الدين بن سعد الله رحمه الله ت١٠٥٢ھ۔

(٤٠) النكة الوذعية علی شرح الجزرية زين العابدين بن محی الدين بن زكريا الانصاری رحمه الله ت١٠٦٨ھ۔

(٤١) حاشية علی الدقائق المحكمة فی شرح المقدمة زكريا الانصاری احمد بن عمر رحمه الله ١١٥٩ھ۔

(٤٢) الفوائد التجويدية فی شرح المقدمة الجزرية للشيخ عبد الرزاق بن علی بن ابراهيم موسی المصری الازهری رحمه الله۔

(٤٣) الفوائد المكية فی شرح الجزرية محمد اولياء بن محمد بن خليل الحجازی رحمه الله۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۴ عین الفکریة علی حاشیة المقدمة الجزریة باللغة الفارسیة للشیخ القاری مفتی نصیر الدین نعمانی رحمہ اللہ۔

اردو کی شروحات

۴۵ فوائد مرضیة فی شرح مقدمة الجزریة اردو للشیخ سید محمد سلیمان دیوبندی رحمہ اللہ۔

۴۶ ھندی شرح جزری للشیخ مولانا قاری محمد کرامت علی جونپوری رحمہ اللہ المتوفی ۱۲۹۵ھ۔

۴۷ القلائد الجوھریة علی المقدمة الجزریة للشیخ المقری مفتی سعید احمد اجراڑوی رحمہ اللہ۔

۴۸ العطایا الوھبیة فی شرح المقدمة الجزریة للشیخ مولانا قاری رحیم بخش پانی پتی رحمہ اللہ المتوفی ۱۴۰۲ھ۔

۴۹ الجواھر النقیة فی شرح المقدمة الجزریة الاستاذ الجلیل المقری اظہار احمد التھانوی رحمہ اللہ المتوفی ۱۴۱۲ھ۔

۵۰ التحفة المرضیة فی شرح المقدمة الجزریة للشیخ مولانا قاری المفتی محمد عاشق الٰہی بلندشھری رحمہ اللہ۔

۵۱ التحفة العنبریة فی المقدمة الجزریة للشیخ القاری ابو الحسن اعظمی صاحب مدظلہ۔

۵۲ الھدیة المرضیة فی ترجمة اشعار المقدمة الجزریة الاستاذ الجلیل الشیخ المقری سید محمد حسن شاہ بخاری رحمہ اللہ۔

۵۳ النفدمة الشریفیة فی شرح المقدمة الجزریة الاستاذ الجلیل

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الشيخ المقری محمد شریف رحمه الله۔

﴿۵۴﴾ ترجمة المقدمة الجزرية للشيخ المقری فتح محمد پانی پتی مهاجر مدنی رحمه الله۔

﴿۵۵﴾ الاقوال الامدادية فی شرح المقدمة الجزرية للشيح القاری المقری محمد اسماعيل الكندوی رحمه الله۔

﴿۵۶﴾ الفوائد السلفية علی المقدمة الجزرية الاستاذ الجليل المقری و استاذی محمد ادریس عاصم صاحب مد ظله۔

﴿۵۷﴾ التقدمة المفهمة فی ترجمة المقدمة الشيخ المقری مؤمن شاه صاحب مد ظله۔

﴿۵۸﴾ المسهلة فی شرح المقدمة بالسؤال و الجواب الشيخ قاری حبيب الرحمٰن مد ظله۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بحث

خُطْبَةُ الْكِتَابِ ۸

اس باب میں مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے اپنا تعارف کرایا ہے حمد وصلوٰۃ کتاب کا نام اور کتاب کے مضامین بیان کیے ہیں اور اس باب میں آٹھ شعر ہیں۔

(۱) يَقُوْلُ رَاجِيْ عَفْوِ رَبٍّ سَامِعِ

مُحَمَّدُ بْنُ الْجَزَرِيِّ الشَّافِعِيْ

سَامِعِ	رَبٍّ	عَفْوِ	رَاجِيْ	يَقُوْلُ
سننے والا	پروردگار کی	معافی کا	امیدوار	کہتا ہے

الشَّافِعِيْ	الْجَزَرِيِّ	بْنُ	مُحَمَّدُ
شافعی	جزری رحمۃ اللہ علیہ کا	بیٹا	محمد

ترجمہ

کہتا ہے امیدوار، سننے والے پروردگار کی معافی کا محمد ابن جزری شافعی رحمۃ اللہ علیہ

تشریح

ناظم رحمۃ اللہ علیہ نے اس شعر میں اپنا تعارف بیان کیا ہے یعنی نام ونسب ولقب اور مسلک بیان فرمایا ہے نیز عاجزی کو اختیار کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی رحمت کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امید باندھی ہے۔

سوال:۔ یہاں سوال ہوتا ہے کہ علماء مصنفین کا یہ دستور ہے کہ وہ اپنی تصانیف کے شروع میں بسم اللہ کے بعد سب سے پہلے حق تعالیٰ کی حمد وثناء پھر رسولِ کریم ﷺ پر درود درج کرتے ہیں لیکن مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے برعکس کیا ہے یعنی ابتداء میں بسم اللہ کے بعد پہلے اپنا تعارف کرایا ہے اس کے بعد حمد وصلوٰۃ کو ذکر کیا ہے اس کی وجہ کیا ہے؟

جواب (۱):۔ پرانے مصنفین میں یہ رواج رہا ہے کہ روایات اور املاء سے پہلے بطور سند کے قائل کا نام ذکر کرتے تھے علامہ جزری رحمۃ اللہ علیہ نے اسی طریقہ کی پیروی کرتے ہوئے شروع میں ہی نظم کے قائل کی حیثیت سے اپنا اسم گرامی ذکر کیا ہے۔[۱]

جواب (۲):۔ نبی کریم ﷺ کی عادت شریفہ تھی کہ جب بھی کسی کو خط لکھتے تھے یا حکم نامہ لکھتے تھے تو شروع میں اپنا نام مبارک لکھتے تھے اور مِنْ مُّحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰهِ کے الفاظ سے شروع کرتے تھے تو ناظم نے اس سنت مبارکہ پر عمل کیا ہے۔[۲]

جواب (۳):۔ علم تجوید علوم نقلیہ میں سے ہے اور علوم نقلیہ میں سند بیان کرنا ضروری ہے اس لیے ناظم نے یہ طریقہ اختیار کیا ہے۔

---

[۱] المنح الفکریۃ شرح المقدمۃ الجزریۃ ملاعلی قاریؒ ص ۳ مطبوعہ قرآءت اکیڈمی، لاہور

[۲] الجواھر النقیۃ شرح المقدمۃ الجزریۃ ص ۱ مطبوعہ قرآءت اکیڈمی، لاہور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جزیرہ کی تحقیق

الجزیرہ مشرق وسطیٰ میں حدود شام کی ایک آبادی کا نام ہے جزیرہ ابن عمر جو کہ عبد العزیز بن عمر برقعیدی کی طرف منسوب ہے کہ انہوں نے اسے آباد کیا ہے حضرت ناظم رحمۃ اللہ علیہ کے آباؤ اجداد اسی جزیرہ کے رہنے والے تھے اس کی طرف نسبت کرتے ہوئے جزری کہا گیا۔[1] سمندر کے پانی میں خشکی کے ٹکڑے کو جزیرہ کہتے ہیں۔

الشافعی کی تحقیق

الشافعی کے متعلق کئی اقوال ہیں بعض حضرات کے نزدیک ناظم شافعی المذہب تھے۔[2] بعض شراح نے لکھا ہے ناظم رحمۃ اللہ علیہ بنو شافع قبیلہ سے تھے۔[3] اور بعض حضرات نے ایک اور احتمال بیان کیا ہے کہ ناظم رحمۃ اللہ علیہ نسب کی رو سے شافعی ہیں آخری دو احتمال صحیح نہیں ہیں۔

(۲) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّهٖ وَمُصْطَفَاهُ

اَلْحَمْدُ	لِلّٰهِ	وَصَلَّى	اللّٰهُ
تمام تعریفیں	اللہ کے لیے	اور رحمت نازل فرمائے	اللہ تعالیٰ

[1] الجواہر النقیۃ شرح المقدمۃ الجزریۃ ص ۳ مطبوعہ قرآءت اکیڈمی، لاہور

[2] ایضًا [3] ایضًا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَمُصْطَفَاهُ	نَبِيِّهِ	عَلٰى
اور اپنے پسندیدہ (پیغمبر)	اپنے نبی	پر

ترجمہ

تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں اور اللہ تعالیٰ رحمت نازل فرمائے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اپنے پسندیدہ پیغمبر پر۔

(۳) مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ وَصَحْبِهِ

وَمُقْرِئِ الْقُرْاٰنِ مَعَ مُحِبِّهِ

وَصَحْبِهِ	وَّآلِهِ	مُحَمَّدٍ
اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ (رضی اللہ عنھم اجمعین)	اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولاد پر	محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر
مُحِبِّهِ	مَعَ	وَمُقْرِءِ الْقُرْاٰنِ
اس (قرآن) کو دوست رکھنے والے پر	ساتھ	اور قرآن کے پڑھانے والوں پر

ترجمہ

محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولاد پر اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ (رضی اللہ عنھم اجمعین) پر اور قرآن پڑھانے والوں پر، ساتھ ہی قرآن کو دوست رکھنے والوں پر۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تشریح

ان دوشعروں میں ناظم رحمہ اللہ حمد وصلوٰۃ لائے ہیں جس طرح بسم اللہ کے بارے میں حدیث میں آیا ہے کہ جس کام کی ابتداء بسم اللہ سے نہ کی جائے اس میں برکت نہیں ہوتی بعینہٖ اسی طرح کا مضمون الحمد اللہ کے بارے میں بھی حدیث میں وارد ہوا ہے۔ارشاد نبوی (علیٰ صاحبہ الصلوٰۃ والسلام) ہے (كُلُّ اَمْرٍ ذِيْ بَالٍ لَّمْ يُبْدَأْ فِيْهِ بِحَمْدِاللهِ وَالصَّلٰوةِ عَلَيَّ فَهُوَ اَقْطَعُ اَبْتَرُ مَمْحُوْقٌ مِّنْ كُلِّ بَرَكَةٍ)[1]

ہر وہ شاندار کام کہ جس میں اللہ کی حمد اور مجھ پر درود کے ساتھ ابتداء نہ ہو وہ مقطوع عن الفائدۃ بے رونق اور ہر قسم کی برکت سے خالی ہوتا ہے۔

ایسے ہی درود شریف بھی بے انتہاء برکتوں والی چیز ہے احادیث میں اس کے بے شمار فضائل آئے ہیں چنانچہ ایک بار درود شریف پڑھنے والے پر دس رحمتیں نازل ہوتی ہیں دس درجے بلند ہوتے ہیں اور دس گناہ معاف ہوتی ہیں آدمی درود شریف پڑھنے سے دنیا وآخرت کی بڑی بڑی مصیبتوں سے محفوظ ہو جاتا ہے اور خواب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا نصیب ہونا اور اس کے علاوہ بہت سے فوائد ہیں اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو درود شریف کثرت سے پڑھنے کی توفیق عطاء فرمائے۔آمین

---

[1] الجامع الصغیر للسیوطی رحمہ اللہ ص۲۹۱ دار الکتب العلمیۃ بیروت لبنان الراوی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مُقْرِئُ الْقُرْاٰنِ:۔ سے حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنھم اجمعین تابعین اور تبع تابعین بالخصوص ائمہ قرآءت ورُوات اور تبعاً تمام معلمین واساتذہ قرآءت مراد ہیں۔

مَعَ مُحِبِّهٖ:۔ قرآن سے محبت کرنے والوں کو دعاء میں اس لیے شامل کیا گیا ہے کہ حدیث میں ہے (اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ)[۱]

ترجمہ:۔ آدمی اُس کے ساتھ ہوگا جس سے اُس کو محبت ہوگی۔

نیز ایک حدیث میں ہے (اُغْدُ عَالِمًا اَوْ مُتَعَلِّمًا اَوْ مُسْتَمِعًا اَوْ مُحِبًّا وَّلَا تَكُنِ الْخَامِسَةَ فَتَهْلِكُ)[۲]

یعنی عالم یا متعلم یا علم کی سماعت کرنے والے بنو یا کم ازکم اس سے محبت کرنے والے ہو جاؤ اس کے علاوہ کوئی پانچویں حالت اپنے اندر نہ کرو ورنہ ہلاک ہوجاؤ گے۔

مطلب یہ ہے کہ ہر مسلمان کا قرآن مجید کے ساتھ کسی نہ کسی درجہ میں تعلق ضرور ہونا چاہیے اور نہیں تو کم ازکم اس سے محبت تو ضرور ہونی چاہیے اور اگر اتنا بھی نہیں تو پھر ہلاکت ہی ہلاکت ہے۔

فائدہ :۔ نبی جس کے معنی خبر دینے والے کے ہیں کیونکہ نبی بھی حق تعالیٰ کے یہاں خبریں ان کی مخلوق کو پہنچاتے ہیں۔

---

[۱] المعجم الصغیر للطبرانی ص۲۸

[۲] الجامع الصغیر للسیوطی رحمہ اللہ مطبوعۃ دار الکتب العلمیۃ بیروت لبنان عن ابی بکرۃ رضی اللہ عنہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مصطفیٰ:۔ یعنی اللہ تعالیٰ کا خاص کیا ہوا اور پسندیدہ بندہ۔

محمد:۔ جس کا معنی ہے بہت تعریف کیا ہوا اور یہ نبی آخرالزمان صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نامی اسم گرامی ہے۔

آل:۔ آل کے معنی کے بارے میں تین قول ہیں۔

① نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قرابت دار اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھرانے کے افراد۔

② وہ مؤمن جو ہاشم یا عبدالمطلب کی اولاد سے ہو۔

③ امت کے تمام حضرات جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانبردار ہوں۔

وَصَحْبِهٖ:۔

صحابی کی تعریف

صحابی وہ ہے جو ایمان کی حالت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت اور صحبت سے مشرف ہوا ہو اور پھر دین پر قائم رہتے ہوئے ایمان ہی پر خاتمہ ہوا ہو۔

نوٹ: ۔نَبِيِّهٖ اور مُصْطَفَاهُ کی ضمیروں کا مرجع لفظ اللہ ہے۔ اٰلِهٖ اور صَحْبِهٖ کا مرجع لفظ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ مُحِبِّهٖ کی ضمیر کا مرجع قرآن یا مُقْرِئُ الْقُرْاٰنِ ہے۔

(۴) وَبَعْدُ إِنَّ هٰذِهٖ مُقَدِّمَهْ

فِيمَا عَلٰى قَارِئِهٖ أَنْ يَّعْلَمَهْ

وَبَعْدُ	إِنَّ	هٰذِهٖ	مُقَدِّمَهْ
اور اس کے بعد	تحقیق	یہ	ابتدائی کتاب

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فِيْمَا	عَلٰى	قَارِئِهٖ	أَنْ	يَّعْلَمَهٗ
ان باتوں میں لازم ہے	پر	اس (قرآن) کا پڑھنے والا	کہ	وہ ان (باتوں) کو جانے

ترجمہ

اور اس کے (یعنی حمد وصلوٰۃ کے) بعد، تحقیق یہ ایک ابتدائی کتاب ہے ان باتوں میں کہ لازم ہے قرآن پڑھنے والے پر کہ وہ ان کو جانے۔

تشریح

اس شعر میں ناظم رحمہ اللہ نے کتاب کا نام اور جن چیزوں کا جاننا ضروری ہے انہیں بیان کیا ہے کتاب کا نام مقدمہ ہے معنوی اعتبار سے مقدمہ کی دو قسمیں ہوتی ہیں۔ ❶ مقدمۃ الکتاب ❷ مقدمۃ العلم

مقدمۃ الکتاب سے کسی کتاب کے وہ ابتدائی مسائل مراد ہیں جو اس کتاب کے افہام وتفہیم میں موقوف علیہ کی حیثیت رکھتے ہوں اور مقدمۃ العلم میں کسی کتاب کے نہیں بلکہ مخصوص علم وفن کے مبادیات اور موقوف علیہ اصولوں کا ذکر ہوتا ہے یہاں نہ تو مقدمۃ الکتاب مراد ہے اور نہ ہی مقدمۃ العلم مراد ہے بلکہ یہ اس نظم کا نام ہے لیکن اس نام کے تجویز کرنے میں ناظم علام رحمہ اللہ کے پیش نظر غالبًا یہ مناسبت ہے کہ اس میں جو مسائل بیان کیے گئے ہیں وہ علم قراءت میں مقدمہ کی حیثیت رکھتے ہیں اس لیے اس کا نام مقدمہ رکھا گیا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس مقدمہ میں حروف کے مخارج ان کی صفات لازمہ و عارضہ، وقف وابتداء اور رسم عثمانی کو مختصر طور پر بیان کیا ہے بَعْدُ سے مراد اَمَّا بَعْدُ ہے جو عام طور پر حمد وصلوٰۃ کے بعد اور اصل مقصود سے پہلے استعمال ہوتا ہے اور مسنون بھی ہے۔ نظم میں گنجائش نہ ہونے کی وجہ سے اَمَّا بَعْدُ کی جگہ صرف بَعْدُ لکھا ہے۔

نوٹ:۔ هٰذِهٖ سے مراد وہ مضامین ہیں جو مقدمہ میں ہیں۔

قَارِئِهٖ کی ضمیر کا مرجع قرآن ہے۔

يَعْلَمَهٗ کی ضمیر کا مرجع فِيْمَا میں مَاموصولہ ہے

مُقَدِّمَةٌ مقدمہ کو دال کے کسرہ اور فتحہ دونوں سے پڑھ سکتے ہیں۔

(۵) إِذْ وَاجِبٌ عَلَيْهِمْ مُحَتَّمْ

قَبْلَ الشُّرُوْعِ أَوَّلاً أَنْ يَّعْلَمُوْا

إِذْ	وَاجِبٌ	عَلَيْهِمْ	مُحَتَّمْ
اس لیے کہ	ضروری ہے	ان (قرآن پڑھنے والوں) پر	قطعاً، لازم
قَبْلَ الشُّرُوْعِ	أَوَّلاً	أَنْ	يَّعْلَمُوْا
شروع کرنے سے پہلے	ابتداء	کہ	جان لیں

ترجمہ

اس لیے کہ ضروری ہے ان (قرآن پڑھنے والوں) پر، قطعاً کہ (قرآن)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شروع کرنے سے پہلے، ابتداء ہی میں، جان لیں۔

تشریح

وجوب کی دو قسمیں ہیں۔ [1] شرعی [2] عرفی یا اصطلاحی

شرعی وجوب

شرعی وجوب کی تعریف یہ ہے کہ اس کا بجالانا ضروری ہو اور نہ کرنے پر مستحق عذاب ہو۔

عرفی وجوب

عرفی وجوب کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ جس پر عمل کرنا اس لیے ضروری ہو کہ کسی فن میں (شرع میں نہیں) بطور اصطلاح اس کو ضروری قرار دیا گیا ہو اور اس کے تارک کو گناہ گار نہ کہا جائے اس جگہ شُرّاح میں کافی اختلاف ہے کہ یہاں وجوب سے شرعی مراد ہے یا عرفی یا دونوں مراد ہیں چنانچہ شیخ الاسلام زکریا انصاری رحمۃ اللہ علیہ کی رائے یہ ہے کہ بیک وقت دونوں مراد ہیں۔ [1]

لہٰذا صحیح یہ ہے کہ یہاں وجوب سے مراد وجوب عرفی ہے اس لیے کہ یہ بات مسلّم ہے کہ ناظم رحمۃ اللہ علیہ نے جتنی چیزیں اس مقدمہ میں بیان فرمائی ہیں ان سب کی رعایت شرعًا واجب نہیں ہے بلکہ ان میں کچھ چیزیں مستحب ہیں البتہ آنے والے بَابُ مَعْرِفَةِ التَّجْوِيْدِ میں ناظم رحمۃ اللہ علیہ نے بے شک تجوید کی شرعی

[1] الدقائق المحكمة شرح المقدمة الجزرية ص٢٦ شيخ زكريا انصاري رحمه الله مكتبة الغزالي (دمشق)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حیثیت بیان فرمائی ہے۔

نوٹ: ۔اِذْ وَاجِبٌ عَلَيْهِمْ مُحَتَّمْ میں تجوید کا حکم بیان فرمایا ہے۔

(٦) مَخَارِجَ الْحُرُوْفِ وَالصِّفَاتِ

لِيَلْفِظُوْا بِأَفْصَحِ اللُّغَاتِ

وَالصِّفَاتِ		مَخَارِجَ الْحُرُوْفِ
اور صفات کو		حروف کے مخارج
اللُّغَاتِ	بِأَفْصَحِ	لِيَلْفِظُوْا
زبان	فصیح ترین میں	تاکہ ادا کریں

ترجمہ

حرفوں کے مخارج اور صفات کو تاکہ ادا کریں (قرآنی حرفوں کو) فصیح ترین زبان (یعنی عربی) میں۔

تشریح

ناظم رحمہ اللہ نے اس شعر میں مخارج اور صفات کو جاننے کی وجہ بیان کی ہے یعنی قرآن پڑھنے والے کو مخارج اور صفات کا جاننا ضروری ہے تا کہ افصح اللغات یعنی عرب کے مطابق ان کا تلفظ ہو جائے لغت عرب کو تمام دنیا کی زبانوں میں یہ بڑی نمایاں فضیلت حاصل ہے کہ اس کے تمام حروف کے مخارج اور صفات معین اور ادائیگی کا ایک نہایت مقررہ اسلوب ہے۔اس لیے حدیث میں آیا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے(اِقْرَؤُوْا الْقُرْاٰنَ بِلُحُوْنِ الْعَرَبِ)⁽¹⁾ یعنی قرآن شریف کو اہل عرب کی آوازوں میں پڑھو۔اس شعر میں بِاَفْصَحِ اللُّغَاتِ سے مراد لغت عربیہ ہے یا پھر لغت قریش ہے۔جس پر قرآن مجید نازل ہوا ہے۔⁽²⁾

نوٹ :۔اَنْ یَّعْلَمُوْا مَخَارِجَ الْحُرُوْفِ وَ الصِّفَاتِ میں ناظم نے تجوید کی تعریف بیان فرمائی ہے اور مَخَارِجَ الْحُرُوْفِ وَالصِّفَاتِ میں اَلْحُرُوْفِ سے ناظم رحمہ اللہ کی غرض تجوید کا موضوع بیان کرنا ہے اور لِیَلْفِظُوْا بِاَفْصَحِ اللُّغَاتِ میں تجوید کی غرض وغایت کو بیان فرمایا ہے۔

(۷) مُحَرِّرِی التَّجْوِیْدِ وَالْمَوَاقِفِ

وَمَا الَّذِیْ رُسِّمَ فِی الْمَصَاحِفِ

وَالْمَوَاقِفِ		مُحَرِّرِی التَّجْوِیْدِ		
وقف کے موقعوں کے		(اس حال میں کہ) تجوید کے ماہر ہوں		
الْمَصَاحِفِ	فِی	رُسِّمَ	الَّذِیْ	وَمَا
مصاحف (عثمانی)	میں	لکھا گیا	کہ جو	اور اس

ترجمہ

اس حال میں کہ وہ تجوید کے ماہر ہوں اور وقف کے موقعوں کے اور اس

⁽¹⁾ الجامع الصغیر للسیوطی رحمہ اللہ ص۸۳ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت لبنان، مشکوٰۃ المصابیح ص۱۹۳ جلد اوّل مکتبہ رحمانیہ اردو بازار لاہور

⁽²⁾ الفوائد السلفیۃ فی شرح المقدمۃ الجزریۃ استاذی قاری محمد ادریس العاصم مد ظلہم العالیہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(رسم) کے جو لکھا گیا ہے، مصاحف (عثمانیہ) میں۔

تشریح

اس شعر میں ناظم رحمۃ اللہ علیہ فرمارہے ہیں کہ قاری کو تجوید کے ساتھ ساتھ وقف وابتداء اور رسم میں بھی ماہر ہونا ضروری ہے کہ آیات کے مفہوم ومراد اور لفظی و معنوی تعلق کو پیش نظر رکھتے ہوئے ٹھہرے اور ماقبل سے اعادہ کرنے سے یا مابعد سے ابتداء کرنے کی تمام وجوہ سے واقف ہو۔ وقف کے باب میں ابتداء کا اصول یہ ہے کہ آیت کے درمیان میں ٹھہرنے کی ضرورت کے وقت ایسی جگہ وقف کرے جہاں بات ختم ہوئی ہو یہ وقف اختیاری کہلاتا ہے اگر اضطرار کی وجہ سے ایسی جگہ وقف نہ کر سکے تو وقف اضطراری کہلاتا ہے پہلی صورت میں مابعد سے ابتداء کی جاتی ہے دوسری صورت میں اعادہ کرنا چاہیے نیز اعادہ ایسی جگہ سے کرے جہاں سے بات شروع ہو رہی ہو۔

وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا کے ذیل میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ مقولہ ہے کہ اَلتَّرْتِيْلُ مَعْرِفَةُ الْوُقُوْفِ وَتَجْوِيْدُ الْحُرُوْفِ [1] یعنی قرآن کو ترتیل سے پڑھنے کا مطلب یہ ہے کہ حروف کی عمدہ ادا اور اس کے محل وقف میں شعور و واقفیت ہو۔

رُسِمَ فِي الْمَصَاحِفِ سے مراد رسم الخط ہے رسم الخط کے معنی یہ ہیں کہ کلمات قرآنی کو حذف اثبات زیادت وصل اور قطع کی پابندی کے ساتھ اس شکل

[1] النشر فی القراءات العشر ص، مطبوعۃ دار الکتب العلمیۃ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وصورت میں لکھنا جس پر صحابہ کرامؓ کا اجماع ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بتواتر ثابت اور منقول ہے یہ رسم توقیفی ہے اس میں تبدیلی جائز نہیں ہے مصاحف مصحف کی جمع ہے مصاحف سے مراد وہ صحیفے ہیں جو حضرت عثمان غنیؓ نے اپنے عہد خلافت میں باجماع صحابہ سے لکھوائے تھے مصاحف کی تعداد میں اختلاف ہے بعض کے نزدیک پانچ بعض کے نزدیک چھ اور بعض کے نزدیک آٹھ تھے۔

(واللہ اعلم بالصواب)

جن ممالک میں یہ مصاحف بھیجے گئے تھے ان کے نام یہ ہیں۔

(۱) مکۃ المکرمۃ (۲) المدینۃ المنورۃ (۳) بصرہ (۴) کوفہ (۵) دمشق (۶) یمن (۷) بحرین (۸) مصحف الامام یعنی جو مصحف سیدنا حضرت عثمان غنیؓ نے اپنے لیے مخصوص فرمایا۔[1]

(۸) مِنْ كُلِّ مَقْطُوْعٍ ' وَمَوْصُوْلٍ بِهَا

وَتَآءِ أُنْثٰى لَمْ تَكُنْ تُكْتَبْ بِهٰا

مِنْ كُلِّ	مَقْطُوْعٍ	وَمَوْصُوْلٍ	بِهَا
یعنی تمام (کلمات)	کاٹ کر لکھا ہوا	اور ملا کر لکھا ہوا	ان (مصاحف) میں
وَتَآءِ أُنْثٰى	لَمْ تَكُنْ	تُكْتَبْ	بِهٰا
اور (وہ) تاء تانیث	نہیں ہے	لکھی گئی	ہاء (کی شکل) میں

[1] الفوائد السلفیۃ فی شرح المقدمۃ الجزریۃ للشیخ محمد ادریس عاصم مدظلہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ

یعنی ہر وہ کلمہ جو ان مصاحف میں کاٹ کر اور ملا کر لکھا ہوا ہے اور وہ تاءِ تانیث جو نہیں لکھی گئی ہے ھاء کی (گول) صورت میں۔

تشریح

ناظم رحمۃ اللہ علیہ نے اس شعر میں یہ بیان کیا ہے کہ ماہر قاری وہ ہوتا ہے جو قواعد تجوید کے ساتھ ساتھ وقفوں کے موقعوں کو جانتا ہو اور رسم الخط کا بھی ماہر ہو نیز یہ بھی جانتا ہو کہ کون سا کلمہ مقطوع اور کون سا کلمہ موصول ہے۔ کہاں تاءِ طویلہ اور کہاں تاءِ مدورہ ہے۔

مقطوع

اس کلمہ کو کہتے ہیں جو دوسرے کلمہ سے الگ ہو اور جدا لکھا ہوا ہو۔

موصول

اس کلمہ کو کہتے ہیں جو دوسرے کلمہ سے ملا کر لکھا گیا ہو۔

تاءِ تانیث

تاءِ تانیث اس تاء کو کہتے ہیں جو مفرد اسماء کے آخر میں ہو اور اسم ظاہر کی طرف مضاف ہو۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابُ مَخَارِجِ الْحُرُوْفِ [۱۱]

حروف کے مخارج کا بیان

اس باب میں ناظم رحمۃ اللہ علیہ نے حروف کے مخارج کا بیان فرمایا ہے اور اس میں گیارہ اشعار ہیں۔

قرآن پڑھنے والوں کے لیے جن چیزوں کا جاننا ضروری ہے ان میں سب سے پہلی چیز چونکہ حروف کے مخارج ہیں جیسا کہ ناظم رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد اَنْ یَّعْلَمُوْا مَخَارِجَ الْحُرُوْفِ وَالصِّفَاتِ سے ظاہر ہے۔ (۱)

اس لیے ناظم رحمۃ اللہ علیہ نے خطبہ کے بعد سب سے پہلے اسی بحث کو لائے ہیں اور پھر اس کے بعد صفات کو ذکر کیا ہے کیونکہ مخارج بمنزلہ ذات کے ہیں تو ذات پہلے ہوتی ہے اور صفات بعد میں۔

حروف

حرف کی جمع ہے حرف کا لغوی معنی ہے طرف، کنارہ اور اصطلاح میں حرف انسان کی آواز کو کہتے ہیں جو کیفیات وصفات خاصہ (جیسے نرمی، سختی، بلندی، پستی پر ہونا یا باریک ہونا وغیرہ) کے ساتھ متصف ہو کر کسی مخرج پر اعتماد کرے۔ (۲)

حروف کی دو قسمیں ہیں۔ ◆ حروف اصلی:۔ الف سے ی تک کے انتیس حروف

---

(۱) الفوائد السلفية في شرح المقدمة الجزرية استاذنا الشیخ محمد ادریس عاصم مدظلہ فاضل مدینہ یونیورسٹی

(۲) النفحة العنبرية شرح المقدمة الجزرية ص۱۲۶ مطبوعة قرآءت اکیڈمی لاہور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں جو مشہور ہیں۔ ❷ حروف فرعی: ۔حضرت حفص رحمۃ اللہ علیہ کی روایت میں پانچ ہیں جو حسب ذیل ہیں۔ ① ہمزہ مسہلہ ② الف ممالہ ③ الف مفخمہ ④ لام مفخمہ ⑤ نون مخفاۃ۔

حروف اصلیہ کی تعداد

حروف اصلیہ جمہور کے نزدیک انتیس ہیں یہی بصریین کی اتفاق رائے ہے۔مبرد رحمۃ اللہ علیہ نحوی کے نزدیک حروف کی تعداد اٹھائیس (۲۸) ہے وہ الف اور ہمزہ کو ایک شمار کرتے ہیں۔

مخارج

مخرج کی جمع ہے جن جگہوں سے حروف نکلتے ہیں ان کو مخارج کہتے ہیں مخرج کی دو قسمیں ہیں۔ ❶ مخرج محقق ❷ مخرج مقدر

مخرج محقق کی تعریف

آواز اگر اجزائے حلق ولسان اور شفتین میں سے کسی جزو معین پر ٹھہرے تو مخرج محقق ہے۔

مخرج مقدر کی تعریف

حلق، لسان، شفتین کے معین جزو کے علاوہ کوئی حصہ جیسے خیشوم اور جوف دہن۔

آواز اور سانس میں فرق

سانس وہ ہوا ہے جو ہر ذی روح اور جاندار کے اندرونی حصہ سے بلا ارادہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طبعی طور پر نکلے اور آواز اس ہوا کا نام ہے جو ارادہ کے ساتھ نکلے اور تصادم جسمین (دو جسموں کے ٹکراؤ) کے سبب اس کے اندر تموج اور بلندی کی کیفیت پیدا ہو جائے۔

اصول مخارج

اصول مخارج پانچ ہیں۔

① حلق ② لسان ③ شفتین ④ جوف دہن ⑤ خیشوم

(۹/۱) مَخَارِجُ الْحُرُوفِ سَبْعَةَ عَشَرْ
عَلَى الَّذِيْ يَخْتَارُهُ مَنِ اخْتَبَرْ

سَبْعَةَ عَشَرْ			مَخَارِجُ الْحُرُوفِ	
سترہ (ہیں)			حروف کے مخارج	
اخْتَبَرْ	مَنِ	يَخْتَارُهُ	الَّذِيْ	عَلَى
بڑا باخبر ہوا ہے	وہ جو	اختیار کرتا ہے اس (قول) کو	(قول) جو کہ	پر

ترجمہ

حرفوں کے مخارج سترہ ہیں اس قول پر کہ اختیار کرتا ہے اس کو وہ جو بڑا باخبر ہوا ہے۔

تشریح

اس شعر کے پہلے مصرعہ میں حضرت ناظم رحمۃ اللہ علیہ نے مخارج کی تعداد جو کہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سترہ ہیں بیان فرمائی ہے اور دوسرے مصرعہ میں تعداد کے بارے میں جو اختلافی اقوال ہیں ان میں سے قول مختار بیان کیا ہے۔ مخارج کی تعداد میں اختلاف ہے۔ سیبویہ کے استاذ خلیل بن احمد فراہیدی متوفی ۱۷۰ ہجری اور جمہور کے نزدیک مخارج سترہ ہیں۔ ناظم رحمہ اللہ نے بھی اسی قول کو لیا ہے یہ حضرات حروف مدہ کا مخرج جوف دہن (منہ کے اندر کے خالی حصہ) کی ہوا کو قرار دیتے ہیں کیونکہ ان حروف کا اعتماد کسی خاص چیز پر نہیں ہوتا بلکہ ہوا پر ہی ختم ہو جاتے ہیں نیز لام، نون، راء کا مخرج بھی جدا جدا مانتے ہیں اس لیے تین مخرجوں کا اضافہ ہو کر اصل تعداد سترہ کو پہنچ جاتی ہے۔ سیبویہ کی رائے میں مخارج سولہ ہیں اور ان کے متبعین علامہ شاطبی رحمہ اللہ نے بھی اسی کو لیا ہے کیونکہ یہ جوف دہن کو ساقط کر کے الف مدہ کو ہمزہ کے اور واؤ اور یاء مدہ کو واؤ اور یاء غیر مدہ کے مخرج میں شامل کر دیتے ہیں اس لیے سترہ سے ایک کم ہو کر سولہ رہ جاتے ہیں اور فراء کے نزدیک چودہ مخرج ہیں اور ان کے متبعین کے نزدیک بھی چودہ ہیں یہ حضرات سیبویہ کی طرح جوف کو ساقط کرتے ہیں اور لام، نون اور راء کا مخرج بھی ایک بتاتے ہیں اس لیے تین مخرج کم ہو کر چودہ رہ جاتے ہیں۔

نوٹ:۔ یَخْتَارُہٗ کی ضمیر کا مرجع قول ہے مَنِ اخْتَبَرْ میں مَنْ سے مراد خلیل نحوی ہیں جن کا قول ہے کہ مخارج سترہ ہیں۔

(۲۲/۱۰) فَأَلِفُ الْجَوْفُ وَأُخْتَاهَا وَهِيْ

حُرُوْفُ مَدٍّ لِّلْهَوَآءِ تَنْتَهِيْ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَهِيْ	وَأُخْتَاهَا	الْجَوْفُ	فَأَلِفُ
اور یہ	اور اس (الف) کے دوساتھی	(مخرج) جوف (ہے)	پس الف

تَنْتَهِيْ	لِّلْهَوَآءِ	حُرُوْفُ مَدٍّ
ختم ہوتے ہیں	جو ہوا پر	حروفِ مدہ ہیں

ترجمہ

پس الف اور اس کے دوساتھی (یعنی واؤ مدہ اور یاء مدہ) مخرج ان کا جوف دہن ہے اور یہ حروف مدہ ہیں جو ہوا پر ختم ہوتے ہیں۔

تشریح

حضرت ناظم رحمۃ اللہ علیہ نے اس شعر کے پہلے مصرعہ میں پہلا مخرج اور اس سے نکلنے والے حروف بیان کیے ہیں اور دوسرے مصرعہ میں ان حروف کے نام بتلائے ہیں فَأَلِفُ الْجَوْفُ وَأُخْتَاهَا میں ناظم رحمۃ اللہ علیہ نے پہلا مخرج بیان کیا ہے پہلا مخرج جوف دہن ہے یعنی منہ کے اندر کا خلا اس سے حروف مدہ نکلتے ہیں جو کہ تین ہیں۔

① الف جو ہمیشہ ساکن ہوتا ہے۔

② واؤ جبکہ ساکن ہو اور اس سے پہلے ضمہ ہو۔

③ یائے ساکنہ جبکہ اس سے پہلے کسرہ ہو۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے الف کو اصل قرار دیا ہے یعنی پہلے الف کا مخرج جوف بتایا اور پھر یوں کہا کہ اس کی دو بہنوں کا بھی یہی مخرج ہے یہ اس لیے کہ الف ہمیشہ مدہ ہی ہوتا ہے مگر واؤ اور یاء غیر مدہ بھی ہوتے ہیں حروف مدہ نُوْحِیْهَا اور اُوْتِیْنَا میں جمع ہیں اور حروف مدہ کے تین نام بیان کیے ہیں۔

❶ جوفیہ ❷ مدہ ❸ ہوائیہ

پہلا نام اس لیے کہ یہ منہ کے خالی حصہ سے ادا ہوتے ہیں دوسرا نام اس لیے ہے کہ قرآن میں مدانہی پر ہوتا ہے اور تیسرا نام اس لیے ہے کہ یہ محض ہوا پر تمام ہوتے ہیں اور زبان وغیرہ کو ان میں کوئی حرکت نہیں کرنی پڑتی۔

نوٹ: ۔اُخْتَاهَا کی ضمیر کا مرجع الف ہے اور هِیَ کا مرجع حروف مدہ ہے۔

ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حروف مدہ کے مخرج کو تمام مخارج پر اس لیے مقدم کیا کہ حروف مدہ کا مخرج تمام مخرجوں پر عام ہے گویا کہ یہ مخرج کل اور دیگر مخارج بمنزلہ اجزاء کے ہیں ورنہ قیاس کا تقاضہ یہ ہے کہ تمام مخرجوں کا بیان مخرج مقدر پر مقدم ہونا چاہیے۔[1]

(۱۳/۱۱) ثُمَّ لِأَقْصَى الْحَلْقِ هَمْزٌ هَآءُ

ثُمَّ لِوَسْطِهٖ فَعَيْنٌ حَآءُ

ثُمَّ	لِأَقْصَى الْحَلْقِ	هَمْزٌ هَآءُ

[1] المنح الفکریۃ شرح المقدمۃ الجزریۃ ص ۱۵ ملا علی قاری مطبوعہ قرآءت اکیڈمی، لاہور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر	اقصیٰ حلق سے	ہمزہ (اور) ھاء ہیں
ثُمَّ	لِوَسْطِهٖ	فَعَيْنٌ حَآءُ
پھر	اُس (حلق) کے وسط سے	پس عین (اور) حاء ہیں

ترجمہ

پھر اقصائے حلق کے واسطے ہمزہ اور ھاء ہیں پھر وسط حلق کے لیے عین اور حاء ہیں۔

تشریح

اس شعر کے پہلے مصرعہ ثُمَّ لِاَقْصَى الْحَلْقِ هَمْزٌ هَآءُ میں ناظم رحمۃ اللہ علیہ نے ہمزہ اور ہاء کا مخرج بیان کیا ہے اور دوسرے مصرعہ ثُمَّ لِوَسْطِهٖ فَعَيْنٌ حَآءُ میں عین اور حاء کا مخرج بیان کیا ہے دوسرا مخرج اقصیٰ حلق یعنی حلق کے سینے کی طرف والے آخری حصہ سے ہمزہ اور ہاء ادا ہوتے ہیں تیسرا مخرج وسط حلق یعنی حلق کے درمیان سے عین اور حاء ادا ہوتے ہیں اس پر تو سب متفق ہیں البتہ بعض علماء اقصیٰ حلق کے جزوی طور پر دوحصوں میں منقسم ہونے کے قائل ہیں یعنی وہ حصہ جو سینہ سے زیادہ قریب ہے وہ ہمزہ کا مخرج ہے اور اس سے قریب ہی اوپر کی جانب ہاء کا مخرج ہے اور شدت قرب کی وجہ سے آسانی کے لیے دونوں کا بغیر کسی فرق کے ایک ہی مخرج ہونا بیان کیا گیا ہے اور بعض کے نزدیک ہمزہ اور ہاء بغیر کسی ترتیب کے اقصیٰ حلق سے ادا ہوتے ہیں اور عین اور حاء کے مخرج میں بھی ترتیب بیانی سے اشارہ ہے کہ وسط حلق جزوی طور پر دو متقارب مخرجوں میں تقسیم ہے پہلے سے عین اور دوسرے سے حاء نکلتی ہے۔[1] اور بعض

[1] نهاية القول المفيد بحواله الجواهر النقية شرح المقدمة الجزرية ص ۳۰

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علماء کہتے ہیں کہ دونوں کا مخرج بغیر کسی ترتیب کے ایک ہی ہے۔

نوٹ:۔لِوَسْطِهٖ کی ضمیر کا مرجع حلق ہے۔

(۱۴/۱۲) أَدْنَاهُ غَيْنٌ خَاؤُهَا وَالْقَافُ

أَقْصَى اللِّسَانِ فَوْقُ ثُمَّ الْكَافُ

أَدْنَاهُ	غَيْنٌ	خَاؤُهَا	وَالْقَافُ
اُس (حلق) کے ادنیٰ سے	غین	(اور) اس (غین) کا خاء	اور قاف
أَقْصَى اللِّسَانِ	فَوْقُ	ثُمَّ	الْكَافُ
اقصیٰ لسان (یعنی زبان کی جڑ)	(ذرا) اوپر سے	پھر	کاف

ترجمہ

ادنائے حلق، غین اور اس کے ساتھی خاء کا (مخرج) ہے اور قاف (اس کا مخرج) اقصائے لسان (زبان کی جڑ) ہے اس حالت میں کہ وہ (جڑ کا) بالائی حصہ ہے اس کے بعد کاف ہے۔

تشریح

اس شعر میں ناظم رحمہ اللہ نے أَدْنَاهُ غَيْنٌ خَاؤُهَا میں چوتھا مخرج ادنیٰ حلق یعنی حلق کا وہ حصہ جو منہ کی طرف ہے اس سے غین اور خاء ادا ہوتے ہیں کو بیان فرمایا ہے غین اور خاء کے مخرج میں بھی ترتیب بیانی سے اشارہ ہے کہ ادنیٰ حلق

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے پہلے حصہ سے غین اور دوسرے حصہ سے خاء نکلتی ہے اور بعض کے نزدیک مخرج غیر منقسم ہے کسی تفاوت کے بغیر دونوں ایک ہی جگہ سے ادا ہوتے ہیں بہر حال ان چھ حروف کو حروف حلقی کہا جاتا ہے جن کا بامعنی کوئی مجموعہ نہیں بنتا ان کے یاد رکھنے کے لیے یہ شعر یاد کر لو۔

حلق کے چھ حروف ہیں اے مہ لقا

همزه هَاَء عَيْن حَاَء وَغَيْن خَاَء[1]

اور ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے عربی کے اس شعر میں حروف حلقیہ کو جمع کیا ہے۔

هَمْزٌ وَّهَاَءٌ ثُمَّ عَيْنٌ وَّحَاَؤُهَا

وَغَيْنٌ وَّخَاَءٌ ثُمَّ كُنْ مُّتَأَمِّلَا

وَالْقَافُ سے اَقْصَى اللِّسَانِ فَوْقُ تک مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے پانچواں مخرج بیان فرمایا ہے یعنی زبان کی جڑ کا اوپر والا حصہ جو حلق کی طرف ہے اور اس کے مقابل اوپر کا تالو اس سے قاف ادا ہوتا ہے۔

فَوْقُ سے مراد زبان کی جڑ کا صرف اوپر کا حصہ ہی ہے پوری جڑ نہیں ہے کیونکہ نیچے والا حصہ کاف کا مخرج ہے یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے قاف کے مخرج میں اوپر کے تالو کا نام نہیں لیا اس کی کیا وجہ ہے اس کا جواب یہ ہے کہ ظاہری بات ہے کہ ایک عضو سے کوئی حرف ادا نہیں ہوسکتا زبان کی جڑ جب ادائے قاف کے لیے مرتفع ہوتی ہے تو لامحالہ تالو کے ساتھ منطبق ہو گی اس

[1] التحفة المرضية شرح المقدمة الجزرية ص ۲۹ مطبوعہ کتب خانہ مظہری، کراچی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیے اس کے بیان کی ضرورت نہیں۔ [1]

ثُمَّ الْکَافُ سے لے کر أَسْفَلُ تک جو اگلے شعر کے شروع میں آرہا ہے اس میں ناظم رحمہ اللہ نے چھٹا مخرج بیان فرمایا ہے یعنی قاف کے مخرج سے نیچے منہ کی طرف ہٹ کر زبان کی جڑ اور اوپر کے تالو کے ملنے سے کاف ادا ہوتا ہے ان دونوں کو لہاتیہ یا لہویہ کہتے ہیں کیونکہ یہ لہات یعنی کوے کے پاس والی جگہ سے ادا ہوتے ہیں اور قاف کو عَلْصَبِي اور کاف کو عَكَدِيٌّ بھی کہتے ہیں۔

نوٹ:۔ أَدْنَاهُ کی ضمیر کا مرجع حلق ہے خَاؤُهَا کی ضمیر کا مرجع غین ہے یعنی خاء جو غین کی ساتھی ہے اور یہ ساتھی کئی باتوں میں ہے (۱) دونوں حلقی ہیں (۲) دونوں مستعلیہ ہیں (۳) دونوں حروف ہیں (۴) دونوں نقطہ والے ہیں۔

(۵/۱۳) أَسْفَلُ وَالْوَسْطُ فَجِيْمُ الشِّيْنُ يَا

وَالضَّادُ مِنْ حَافَتِهِ إِذْ وَلِيَا

أَسْفَلُ	وَالْوَسْطُ	فَجِيْمُ	الشِّيْنُ يَا
(جوزرا) نیچے والا حصہ	اور (زبان کا) درمیانی حصہ	پس جیم	شین اور یاء (نکلتے ہیں)

وَالضَّادُ	مِنْ	حَافَتِهِ	إِذْ	وَلِيَا
اور ضاد	سے	اس (زبان) کے حافہ	جب	وہ (کروٹ) لگے

[1] التقدمۃ الشریفیۃ شرح المقدمۃ الجزریۃ ص ۶۲ مطبوعہ مکتبۃ القرآءت ماڈل ٹاؤن

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ

اس کا مخرج (قاف کے مخرج سے) نیچے (منہ کی طرف ہٹ کر) ہے اور (زبان اور تالو کا) درمیان جو ہے پس مخرج ہے جیم شین (اور) یاء (غیر مدہ) کا اور ضاد نکلتا ہے اس (زبان) کے حافہ (کروٹ) سے جبکہ ملے وہ (حافہ)۔

تشریح

اس شعر کے پہلے مصرعہ میں ناظم رحمۃ اللہ علیہ نے جیم شین، یاء غیر مدہ کا اور دوسرے مصرعہ میں ضاد کا مخرج بیان کیا ہے وَالْوَسْطُ فَجِيْمُ الشِّيْنُ يَا تک ناظم رحمۃ اللہ علیہ نے ساتواں مخرج بیان کیا ہے یعنی زبان اور تالو دونوں کے درمیان والے حصے کے ملنے سے جیم شین، یاء غیر مدہ ادا ہوتے ہیں اور ان تینوں کو شجریہ کہتے ہیں کیونکہ یہ شجر فم یعنی منہ کے پھیلاؤ کی جگہ سے ادا ہوتے ہیں یہاں بھی سوال پیدا ہوتا ہے کہ مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے تالو کا نام نہیں لیا اس کا جواب یہ ہے کہ جب زبان کا بیچ ادائے جیم شین، یاء غیر مدہ کے لیے مرتفع ہوگا تو لامحالہ تالو کے ساتھ منطبق ہوگا اس لیے یہاں بھی تالو کو ذکر کرنے کی ضرورت نہیں تھی اس شعر میں وَالضَّادُ مِنْ حَافَتِهِ اِذْ وَلِيَا اور اگلے شعر کے پہلے مصرعہ میں اَلْاَضْرَاسَ مِنْ اَيْسَرَ اَوْ يُمْنَاهَا تک ناظم رحمۃ اللہ علیہ نے آٹھواں مخرج بیان کیا ہے آٹھواں مخرج ضاد کا ہے جو حافہ لسان یعنی زبان کی کروٹ اور اضراس علیا کی جڑوں کے ملنے سے ادا ہوتا ہے (داہنی طرف سے بھی ادا ہوتا ہے مگر بائیں طرف سے ادا کرنا آسان ہے) اور عموماً سب بائیں طرف سے ادا کرتے ہیں نیز دونوں طرف سے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی بیک وقت ادا ہوسکتا ہے مگر یہ بہت مشکل ہے حضرت عمرؓ دونوں طرف سے ادا فرماتے تھے۔ (1)

اور چونکہ یہ حرف حافہ لسان سے نکلتا ہے اس لیے اس کو حافیہ کہتے ہیں بہت سے لوگ اس کو خالص ظاء یا دال سے پڑھتے ہیں یہ بہت غلط ہے ضاد کو اس کے صحیح مخرج سے پوری صفات کے ساتھ اور خصوصاً صفت استطالت کے ساتھ ادا کرنا چاہیے اگر مخرج اور صفات کا پورا لحاظ کیا جائے تو اس کی آواز ظاء کے بہت مشابہ ہوگی۔ دال کے مشابہ بالکل نہ ہوگی۔

نوٹ: ۔حَافَتِہٖ کی ضمیر کا مرجع زبان ہے ناظم رحمہ اللہ ضاد کے مخرج کو بیان کرتے ہوئے اَیْسَرْ (بائیں) کو پہلے کیوں لائے ہیں حالانکہ دائیں طرف کو فضیلت حاصل ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ ناظم رحمہ اللہ نے یہ ترتیب اس لیے رکھی ہے کہ ضاد بائیں جانب سے آسانی سے ادا ہوتا ہے اس لیے پہلے بائیں جانب کا نام لیا ہے۔

(۲۶/۱۴) اَلْأَضْرَاسَ مِنْ أَيْسَرَ أَوْ يُمْنَاهَا وَاللَّامُ أَدْنَاهَا لِمُنْتَهَاهَا

اَلْأَضْرَاسَ	مِنْ	أَيْسَرَ	أَوْ	يُمْنَاهَا
داڑھوں	سے	بائیں طرف	یا	ان (داڑھوں) کے داہنی طرف

(1) العطایا الوھبیۃ فی شرح المقدمۃ الجزریۃ ص۸۵ للشیخ رحیم بخش پانی پتی مطبوعہ مسجد سراجاں حسین آگاہی ملتان شہر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَاللَّامُ	أَدْنَاهَا	لِمُنْتَهَاهَا
اورلام	اس (حافہ) کے ادنیٰ	اس (زبان) کے ختم تک

ترجمہ

داڑھوں سے (خواہ) بائیں طرف سے یا داہنی طرف سے اور لام (ادا ہوتا ہے) ادنائے حافہ سے منتہائے زبان تک۔

تشریح

اس شعر کے پہلے مصرعہ میں ناظم رحمۃ اللہ علیہ نے ضاد کے مخرج کو مکمل فرمایا ہے تفصیل شعر نمبر ۱۳ میں ذکر کر دی گئی ہے اور شعر کے دوسرے مصرعہ میں نواں مخرج بیان کیا ہے یعنی زبان کا کنارہ کچھ حصہ حافہ جب ثنایا، رباعی، ناب اور ضاحک کے مسوڑھوں سے ٹکر کھائے اور کسی قدر حنک اعلیٰ یعنی اوپر کے تالو کی طرف مائل ہو اس سے لام ادا ہوتا ہے خواہ داہنی طرف سے ہو خواہ بائیں طرف سے ہو لیکن دائیں طرف سے آسان ہے اور بیک وقت دونوں طرف سے بھی ادا ہوسکتا ہے۔ ملاعلی قاری رحمۃ اللہ علیہ حنفی فرماتے ہیں لام سے زیادہ کوئی حرف وسیع المخرج نہیں۔ (1)

نوٹ:۔ أَدْنَاهَا کی ضمیر حافہ لسان کی طرف راجع ہے اور مُنْتَهَاهَا کی ضمیر کا مرجع لسان ہے۔

(۱۵) وَالنُّوْنُ مِنْ طَرَفِهٖ تَحْتُ اجْعَلُوْا

(1) المنح الفکریۃ شرح المقدمۃ الجزریۃ ص ۱۸، الجواھر النقیۃ شرح المقدمۃ الجزریۃ للشیخ اظہار احمد تھانوی رحمہ اللہ ص ۳۵

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَالرَّا يُدَانِيْهِ لِظَهْرٍ أَدْخَلُ

وَالنُّوْنُ	مِنْ	طَرْفِهِ	تَحْتُ	اجْعَلُوْا
اورنون	سے	اس (زبان) کے کنارہ	(ذرا) نیچے	ادا کرو

وَالرَّا	يُدَانِيْهِ	لِظَهْرٍ	أَدْخَلُ
اور راء	اس (نون) کے قریب	(البتہ) پشت (زبان) کو	زیادہ دخل ہے

ترجمہ

اورنون، زبان کے کنارہ سے (لام کے مخرج سے) ذرا نیچے سے ادا کرو اور راء (مخرج میں) نون ہی کے قریب قریب ہے (البتہ) پشت (زبان) کو زیادہ دخل ہے۔

تشریح

اس شعر کے پہلے مصرعہ میں وَالنُّوْنُ مِنْ طَرْفِهِ تَحْتُ اجْعَلُوْا میں ناظم رحمۃ اللہ علیہ نے دسواں مخرج بیان فرمایا ہے جو کہ نون کا ہے یعنی زبان کی نوک ثنایا، رباعی، ناب کے مسوڑھوں سے ملے تو نون ادا ہوتا ہے اور اس کا مخرج لام کے مخرج سے کم ہے نون میں ضاحک کو دخل نہیں ہے۔

اور یہ مخرج نون مظہرہ کا ہے کیونکہ نون مخفاۃ (جو نون اخفاء کے ساتھ ادا کیا جائے) اس کا مخرج خیشوم ہے جس کا آگے ذکر آئے گا۔ (ان شاء اللہ)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شعر کے دوسرے مصرعہ وَالرَّایُدَانِیۃِ لِظَهْرٍ اَدْخَلُ میں حضرت ناظم رحمۃ اللہ علیہ نے گیارہواں مخرج راء کا ذکر کیا ہے را میں پشت زبان کو زیادہ دخل ہے را کے مخرج میں ناظم رحمۃ اللہ علیہ نے دو باتیں بتلائیں جن کا مفہوم علیحدہ علیحدہ ہے۔

(۱) وَالرَّایُدَانِیۃِ یعنی را کا مخرج نون کے مخرج کے قریب ہے مگر بعینہٖ وہ مخرج تو نہیں ہے جو نون کا ہے البتہ اس کے قریب قریب ہے۔

(۲) لِظَهْرٍ اَدْخَلُ سے دوسرا فرق بیان کیا ہے یعنی نون اور را کا دوسرا فرق یہ ہے کہ را میں پشت زبان کو بھی دخل ہے۔ (۱)

حاصل یہ کہ لام، نون اور را کے مخرج میں فرق اس طرح ہوا ادنیٰ حافہ لام کو نون سے اور رأس لسان مع پشت زبان را کو نون سے ممتاز کرتا ہے یہ تینوں حروف ذَلْقِیَّۃ اور ذُوْلَقِیَّۃ کہلاتے ہیں۔ (۲)

نوٹ:۔ طَرْفِہٖ کی ضمیر کا مرجع لسان ہے اور تَحْتُ اجْعَلُوْا اصل میں اِجْعَلُوْا النُّوْنَ تَحْتَ مَخْرَجِ اللَّامِ یعنی نون کو لام کے مخرج سے نیچے کر کے ادا کرو (اس میں ضواحک کو دخل نہیں)۔

(۸/۱۶) وَالطَّآءُ وَالدَّالُ وَتَا مِنْهُ وَمِنْ

عُلْيَا الثَّنَايَا وَالصَّفِيْرُ مُسْتَكِنْ

وَالطَّآءُ	وَالدَّالُ	وَتَا	مِنْهُ	وَمِنْ

(۱) الجواھر النقیۃ شرح المقدمۃ الجزریۃ ص۳۱

(۲) المنجد ص۲۵۴ مطبوعہ دار الاشاعت، کراچی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور طاء	اور دال	اور تاء	اس (زبان کے کنارہ) سے	اور سے

عُلْيَا الثَّنَايَا	وَالصَّفِيْرُ	مُسْتَكِنْ
ثنایا علیا (کی جڑ)	اور (حروف) صفیر	قرار پکڑنے والے ہیں

ترجمہ

اور طاء اور دال اور تاء، طرف لسان اور ثنایا علیا (کی جڑ) سے (نکلتے ہیں) اور حروف صفیر (سین، صاد، زاء) قرار پکڑنے والے ہیں۔

تشریح

سولہویں شعر میں ناظم رحمہ اللہ نے طاء، دال، تاء کا مکمل مخرج اور حروف صفیرہ کے مخرج کا کچھ حصہ بیان کیا ہے۔ وَالطَّاۤءُ وَالدَّالُ وَتَا مِنْهُ وَمِنْ عُلْيَا الثَّنَايَا میں بارہواں مخرج یعنی طاء، دال، تاء کے مخرج کا ذکر ہے یہ حروف طرف لسان اور ثنایا علیا کی جڑ سے نکلتے ہیں اور ان تینوں کو حروف نطعیہ کہا جاتا ہے کیونکہ ان کا مخرج اوپر کے تالو کے نطع یعنی چھت کے قریب ہے[1] اس لیے نطعیہ کہلاتے ہیں۔

نوٹ:۔ مِنْهُ کی ضمیر کا مرجع طرف لسان ہے۔

(۹ / ۱۷) مِنْهُ وَمِنْ فَوْقِ الثَّنَايَا السُّفْلٰى

وَالظَّاۤءُ وَالذَّالُ وَثَا لِلْعُلْيَا

---

[1] الحواشی المفهمة شرح المقدمة الجزرية (عربی) ص۲۵ مطبوعہ قرآءت اکیڈمی، لاہور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مِنْهُ	وَمِنْ	فَوْقِ	الثَّنَايَا السُّفْلٰى
اس (طرف لسان) سے	اور سے	اوپر	ثنایا سفلی
وَالظَّآءُ	وَالذَّالُ	وَثَا	لِلْعُلْيَا
اور ظاء	اور ذال	اور ثاء	(ثنایا) علیا کے لیے ہیں

ترجمہ

اس (طرف لسان) سے اور ثنایا سفلی کے اوپر سے اور ظاء اور ذال اور ثاء، ثنایا علیا کے لیے ہیں۔

تشریح

اس شعر میں ناظم رحمہ اللہ نے حروف صفیرہ کا باقی ماندہ حصہ اور ظاء، ذال، ثاء کے مخرج کا اکثر حصہ بیان فرمایا ہے۔ وَالصَّفِيْرُ مُسْتَكِنٌ مِنْهُ وَمِنْ فَوْقِ الثَّنَايَا السُّفْلٰى میں ناظم رحمہ اللہ نے تیرھواں مخرج بیان فرمایا ہے جو کہ حروف صفیرہ کا ہے اور حروف صفیرہ صاد، زاء اور سین کو کہتے ہیں جس کی وجہ تسمیہ (ان شاء اللہ) صفات کے بیان میں معلوم ہو جائے گی یہ تینوں حروف طرف لسان اور ثنایا سفلی کے کنارہ سے نکلتے ہیں اور کچھ اتصال ثنایا علیا کا بھی ہوتا ہے اور ان تینوں حروف کو حروف اسلیہ کہتے ہیں کیونکہ یہ اسلۃ اللّسان یعنی زبان کے باریک کنارے سے نکلتے ہیں[1] اور بعض قراء نے اَسَلِیه بِضَمِّ الهمزة بھی

[1] الحواشي المفهمة شرح المقدمة الجزرية (عربی) ص ۲۵ مطبوعہ قرآءت اکیڈمی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحیح کہا ہے۔ (۱)

نوٹ:۔ مِنْهُ کی ضمیر طرف لسان کی طرف راجع ہے ناظم رحمۃ اللہ علیہ نے حروف صفیرہ کے مخرج میں ثنایا علیا کا ذکر اس لیے نہیں کیا کہ شعر میں گنجائش نہیں تھی۔

اعتراض:۔ یہ ہوتا ہے کہ ناظم رحمۃ اللہ علیہ نے وَالصَّفِيْرُ مُسْتَكِنْ کہا اور صفیر صفت ہے تو مخارج کے باب میں صفت کا ذکر کیسے کیا۔

جواب:۔ یہ ہے کہ اصل عبارت حُرُوْفُ الصَّفِيْرِ ہے لہٰذا صفت کا مخرج نہیں بیان کیا گیا حروف ہی کا مخرج بیان فرمایا ہے۔

وَالظَّاءُ سے طَرَفَيْهِمَا تک ناظم رحمۃ اللہ علیہ نے چودھواں مخرج بیان فرمایا جو کہ ظاء، ذال، ثاء کا ہے اور یہ تینوں حروف لسان اور ثنایا علیا کے اطراف سے نکلتے ہیں جس کی طرف مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے طَرَفَيْهِمَا سے اشارہ کیا ہے اور ان تینوں حروف کو حروف لُثَوِيَّةْ اور لِثَوِيَّةْ بھی کہتے ہیں کیونکہ یہ تینوں ثنایا علیا کے مسوڑھوں کے قریب سے ادا ہوتے ہیں یہ تَسْمِيَةُ الظَّرْفِ بِاسْمِ الْمَظْرُوْفِ کے قبیل سے ہے۔

فائدہ :۔ عام کتابوں میں حروف صفیرہ کا مخرج حروف لثویہ کے بعد ذکر کیا ہے لیکن حضرت مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے سیبویہ کا اتباع کر کے پہلے بیان کیا ہے۔ (۲)

---

(۱) شرح المقدمۃ الجزریۃ طاش کبریٰ زادہ بحوالہ الجواہر النقیۃ شرح المقدمۃ الجزریۃ ص ۴۰

(۲) التحفۃ المرضیۃ شرح المقدمۃ الجزریۃ ص ۱۱۰ مطبوعہ کتب خانہ مظہری، کراچی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱۰/۱۸) مِنْ طَرَفَيْهِمَا وَمِنْ بَطْنِ الشَّفَهْ

فَالْفَا مَعَ اطْرَافِ الثَّنَايَا الْمُشْرِفَهْ

مِنْ	طَرَفَيْهِمَا	وَمِنْ	بَطْنِ الشَّفَهْ
سے	ان دونوں (زبان اور ثنایا علیا) کے کناروں	اور سے	(نچلے) ہونٹ کے شکم
فَالْفَا	مَعَ اطْرَافِ	الثَّنَايَا	الْمُشْرِفَهْ
پس فاء	کناروں کے ساتھ	ثنایا	علیا

ترجمہ

ان دونوں (یعنی زبان اور ثنایا علیا) کے کناروں سے اور نچلے ہونٹ کے شکم سے، پس فاء (ادا ہوتی) ہے کناروں کے ساتھ ثنایا علیا کے۔

www.kitabosunnat.com

تشریح

اس شعر میں ناظم رحمہ اللہ نے حروف لثویہ کے مخرج کا باقی حصہ اور فاء کا مخرج بیان کیا ہے۔ وَ مِنْ بَطْنِ الشَّفَهْ سے لے کر اَلْمُشْرِفَهْ تک ناظم رحمہ اللہ نے پندرھواں مخرج بیان کیا ہے جو کہ فاء کا ہے مطلب یہ ہے کہ فاء کا مخرج نیچے کے ہونٹ کا پیٹ اور ثنایا مشرفہ یعنی ثنایا علیا کا کنارہ ہے مصنف رحمہ اللہ نے صرف بَطْنِ الشَّفَهْ کہا ہے یعنی لفظ شَفَهْ کو مطلق چھوڑ دیا ہے۔ سُفلی کی قید نہیں لگائی اس میں جہاں ضرورت شعری پیش نظر ہے وہاں یہ بات بھی ہے کہ فاء کو اگر کوئی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شخص نکالنا چاہے گا تو نیچے ہی کے ہونٹ سے نکال سکے گا پس اس وجہ سے التباس کا موقع نہ رہا لہٰذا شَفَۃْ کو مطلق چھوڑ دیا۔

نوٹ :۔ طَرَفَيْهِمَا کی ضمیر لسان اور ثنایا کی طرف راجع ہے طرفین سے طرف لسان یعنی زبان اور طرف ثنایا علیا مراد ہے۔

(11/19) لِلشَّفَتَيْنِ الْوَاوُ بَآءٌ مِّيْمُ

وَغُنَّةٌ مَّخْرَجُهَا الْخَيْشُوْمُ

لِلشَّفَتَيْنِ	الْوَاوُ	بَآءٌ	مِّيْمُ
دونوں ہونٹوں کے لیے	واؤ	باء	اور میم
وَغُنَّةٌ	مَّخْرَجُهَا	الْخَيْشُوْمُ	
اور غنہ	اس (غنہ) کا مخرج	خیشوم	

ترجمہ

دونوں ہونٹوں کے لیے واؤ اور باء اور میم ہیں اور غنہ اس کا مخرج خیشوم ہے۔

تشریح

اس شعر کے پہلے مصرعہ میں ناظم رحمۃ اللہ علیہ نے واؤ غیر مدہ، باء اور میم کا اور دوسرے مصرعہ میں (حرف غنہ) کا مخرج بیان کیا ہے۔ لِلشَّفَتَيْنِ الْوَاوُ بَآءٌ مِّيْمُ میں مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے سولھواں مخرج ذکر کیا ہے مطلب یہ ہے کہ شفتین

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(یعنی دونوں ہونٹ) اس مخرج سے تین حروف ادا ہوتے ہیں (۱) واؤ (غیر مدہ) جو دونوں ہونٹوں کے ناتمام ملنے سے ادا ہوتا ہے (۲) باء جو دونوں ہونٹوں کی تری سے نکلتی ہے اس لیے اس کو بحری کہتے ہیں (۳) میم جو دونوں ہونٹوں کی خشکی سے نکلتی ہے اس لیے اس کو بری کہتے ہیں چونکہ یہ تینوں حروف ہونٹوں سے نکلتے ہیں اور فاء کے ادا میں بھی نیچے کے ہونٹ کو بڑا دخل ہے اس لیے واؤ، باء، میم اور فاء کو حروف شفویہ کہتے ہیں۔

ملا علی قاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ناظم رحمہ اللہ کو چاہیے تھا کہ واؤ کو میم کے بعد ذکر کرتے لیکن ناظم رحمہ اللہ کی ترتیب عمدہ تر ہے کیونکہ ہمزہ سے لے کر فاء تک جتنے حروف بھی آئے ہیں ان کی ادائیگی میں دونوں ہونٹ پوری طرح کھلے رہتے ہیں اور واؤ بھی اس بات میں ان کے مشابہ ہے کہ اس میں بھی ہونٹوں کا کچھ حصہ کسی قدر کھلا رہتا ہے اور باء کو میم سے پہلے اس لیے بیان کیا کہ باء ہونٹوں کی تری سے اور میم ہونٹوں کی خشکی سے ادا ہوتی ہے اور تری والا حصہ بہ نسبت خشکی کے حلق سے قریب ہے اور میم کا مخرج حلق سے دور ہے۔

وَغُنَّةٌ مَّخْرَجُهَا الْخَيْشُوْمُ میں سترہواں مخرج خیشوم ہے جو آخری مخرج ہے خیشوم ناک کے بانسے کو کہتے ہیں اور اس سے غنہ ادا ہوتا ہے یہاں مصنف رحمہ اللہ پر یہ اعتراض ہوتا ہے کہ غنہ حروف میں سے نہیں بلکہ صفات میں سے ہے پھر مخارج الحروف کے بیان میں ذکر کیوں کیا؟

جواب:۔ اس کا یہ ہے کہ اس غنہ سے مراد وہ غنہ ہے جو نون مخفی مدغم بادغام ناقص

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں ہوتا ہے اس کو حرف غنہ کہتے ہیں نہ کہ صفت غنہ لہٰذا ناظم رحمۃ اللہ علیہ نے مخرج حرف ہی کا بیان کیا نہ کہ صفت کا۔

خلاصہ یہ ہوا کہ غنہ جس طرح صفتی ہے اس طرح حرفی بھی ہے پس یہاں غنہ کو اخفاء اور ادغام ناقص والے نون پر حمل کیا اور اس پر کوئی تکلف بھی نہیں اور یہ حروف ہیں اور اس پر قرینہ بھی ہے کیونکہ یہاں کلام حرف کی ذات پر ہو رہا ہے نہ کہ صفت پر۔ [1]

نون میں غنہ میم سے زیادہ ہوتا ہے اور نون مشدد میں غنہ نون سے اقویٰ اور اکمل ہے اور نون مخفی کا غنہ میم مخفی سے کامل تر ہوتا ہے۔ [2] واضح ہو کہ امام خلیل بن احمد بصری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ''کتاب العین'' میں حروف کے دس القاب بیان کیے ہیں۔

(1) حلقیہ:۔ یہ چھ ہیں۔ ہمزہ، ہاء، عین، حاء، غین، خاء۔

(2) لہویہ یالہاتیہ:۔ یہ قاف اور کاف ہیں۔

(3) شجریہ:۔ یہ جیم، شین اور یاء غیر مدہ ہیں۔

(4) حافیہ:۔ یہ ضاد ہے۔

(5) ذلقیہ اور طرفیہ:۔ یہ لام، نون اور راء ہیں۔

(6) نطعیہ:۔ یہ طاء، دال اور تاء ہیں۔

---

(1) نہایۃ القول المفید ص ۴۸ مطبوعہ مکتبۃ العلمیہ، لیک روڈ لاہور

(2) النفحۃ العنبریۃ شرح المقدمۃ الجزریۃ ص ۱۵۲ مطبوعہ قرآءت اکیڈمی، لاہور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۷) صفیریہ:۔ یہ صاد، زاء، سین ہیں۔

(۸) لثویہ:۔ یہ ظاء، ذال اور ثاء ہیں۔

(۹) شفویہ یا مشفھیہ:۔ یہ فاء، واؤ غیر مدہ، باء اور میم ہیں۔

(۱۰) جوفیہ اور ھوائیہ:۔ (باعتبار مد کے) یہ تینوں حروف مدہ ہیں۔

مذکورہ القاب حروف میں سے بعض میں مناسبت تامہ ہے اور بعض میں بہت تھوڑی سی مناسبت کا خیال رکھا گیا ہے۔ تسمیہ میں ادنیٰ مناسبت ہی کافی ہے۔

مخرج معلوم کرنے کا طریقہ

جس حرف کا مخرج معلوم کرنا مقصود ہو تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے اس حرف کو ساکن یا مشدد کر لیں (مشدد کرنا زیادہ مفید ہے) پھر اس سے پہلے ہمزہ متحرکہ مفتوحہ لا کر ادا کریں جہاں آواز بند ہو جائے گی وہی اس کا مخرج ہوگا اگر یہ مخرج موافق اس مخرج کے ہو جو اوپر مذکور ہوئے تو صحیح ورنہ غلط۔

بَابُ الصِّفَاتِ ۷

حروف کی صفات کا بیان

اس باب کے سات اشعار میں مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے صفات لازمہ بیان فرمائی ہیں۔ شعر نمبر ۲۰ تا ۲۳ تک میں صفات متضادہ اور شعر نمبر ۲۴ تا ۲۶ میں صفات غیر متضادہ کو بیان کیا ہے مخارج حروف کے بعد اب مصنف رحمۃ اللہ علیہ صفات حروف

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا بیان شروع فرماتے ہیں کیونکہ حروف کی صحیح ادائیگی کے لیے صفات کا جاننا اور ادا کرتے وقت ان کا خیال رکھنا یعنی صفات کے ساتھ ادا کرنا بھی لازمی ہے۔

صفات کا مقام

محققین نے لکھا ہے کہ حروف کے لیے ان کے مخارج بمنزلہ میزان ومقدار کے ہیں کیونکہ ان سے حروف کی ماہیت اور کمیت معلوم ہوتی ہے اور صفات بمنزلہ کسوٹی کے ہیں کیونکہ ان کے ذریعے حروف کی ہیئت اور کیفیت کی معرفت حاصل ہوتی ہے۔

صفات کا فائدہ

ایک مخرج کے کئی حروف صفات ہی کے ذریعے ایک دوسرے سے ممتاز اور جدا ہوتے ہیں اگر صفات نہ ہوتیں تو کلام انسانی اصوات بہائم یعنی چوپایوں کی آواز کی طرح ہوکر گڈمڈ ہوجاتا جو ایک ہی مخرج اور ایک ہی کیفیت سے نکلتی ہیں اور ان سے مقصود بالکل سمجھ میں نہ آتا نیز صفات کی وجہ سے حروف کی قوت اور ضعف کا پتہ چلتا ہے اور مختلف المخرج حروف میں صفات ہی کی وجہ سے خوبی پیدا ہوتی ہے صفات صفت کی جمع ہے۔

صفت کی لغوی تعریف

"مَا قَامَ بِشَيْءٍ مِّنَ الْمَعَانِي"[1]

معانی کی قسم سے وہ چیز جو دوسری چیز کے سہارے قائم ہو جیسے کپڑے کی

[1] المنح الفکریۃ شرح المقدمۃ الجزریۃ ص ٥٥ ملاعلی قاریؒ مطبوعہ قرآءت اکیڈمی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیاہی جو کپڑے کے اندر پائی جاتی ہے اور علم کہ جو عالم کے اندر پایا جاتا ہے دونوں چیزیں اپنے موصوف کے اندر پائی جاتی ہیں ان سے الگ نہیں۔

صفت کی اصطلاحی تعریف

صفت کی اصطلاحی تعریف یہ ہے کہ حروف کو اپنے مخرج سے ادا کرتے وقت جو حالتیں اور کیفیتیں لاحق ہوتی ہیں ان کو صفات کہتے ہیں جیسے سانس اور آواز کا جاری ہونا یا بند ہو جانا حرفوں کا سخت یا نرم ادا ہونا حرفوں کا پُر یا باریک ادا ہونا وغیرہ۔

صفات کی دو قسمیں ہیں۔ ① صفات لازمہ ② صفات عارضہ

❶ صفات لازمہ

صفات لازمہ ان صفات کو کہتے ہیں جو اس حرف سے کسی حالت میں بھی جدا نہ ہوتی ہوں یعنی وہ جس حرف میں پائی جاتی ہوں وہ حرف ذاتی طور پر ان سے متصف ہوتا ہے کسی عارض کی وجہ سے وہ صفات اس حرف میں نہیں آتیں۔ ایسی صفات کو لازمہ، ذاتیہ، ممیّزہ اور مقومہ بھی کہتے ہیں۔

❷ صفات عارضہ

صفات عارضہ وہ ہیں جو کسی صفت ذاتیہ کی وجہ سے یا کسی دوسرے حرف کے متصل ہو جانے کی وجہ سے پیدا ہوتی ہوں جیسے تفخیم و ترقیق وغیرہ ان کو محسنہ، مزینہ، محلیہ اور عارضہ کہتے ہیں۔

صفات لازمہ کی دو قسمیں ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

① صفات لازمہ متضادہ ② صفات لازمہ غیر متضادہ

① صفات لازمہ متضادہ

وہ صفت ہے کہ کوئی دوسری صفت اس کی ضد ہو اور وہ صفات متضادہ پانچ جوڑے ہیں۔ ① جہر وہمس ② شدت ورخوت، توسط ③ استعلاء واستفال ④ اطباق وانفتاح ⑤ اصمات واذلاق۔

① صفات لازمہ غیر متضادہ

یہ وہ صفات ہیں جن کے لیے واقع میں تو ضد ہو لیکن اصطلاح کی رو سے اس ضد کے لیے کوئی نام مقرر نہ ہو اور یہ سات ہیں۔ ① صفیر ② قلقلہ ③ لین ④ انحراف ⑤ تکریر ⑥ تفشی ⑦ استطالت۔

ناظم رحمہ اللہ نے پہلے متضادہ پھر غیر متضادہ بیان کی ہیں اور وزن کی گنجائش کے موافق بعض مصدروں سے اور بعض کو صفت کے صیغوں سے لائے ہیں چنانچہ فرماتے ہیں۔

(۲۰) صِفَاتُهَا جَهْرٌ وَّرِخْوٌ مُّسْتَفِلْ
مُنْفَتِحٌ مُّصْمِتَةٌ وَّالضِّدَّ قُلْ

صِفَاتُهَا	جَهْرٌ	وَّرِخْوٌ	مُّسْتَفِلْ
ان (حرفوں) کی صفات	جہر	اور رخوت	استفال
مُنْفَتِحٌ	مُّصْمِتَةٌ	وَّالضِّدَّ	قُلْ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انفتاح	اصمات	اور ضدوں (کو)	کہہ تو

ترجمہ

صفات ان (حرفوں) کی جہر اور رخاوت، استفال، انفتاح، اصمات ہیں اور (ان کی) ضدوں کو (بھی) کہہ تو۔

(۲/۲۱) مَهْمُوسُهَا "فَحَثَّهُ شَخْصٌ سَكَتْ"

شَدِيْدُهَا لَفْظُ "أَجِدْ قَطٍ بَكَتْ"

مَهْمُوسُهَا	فَحَثَّهُ	شَخْصٌ	سَكَتْ
ان (حرفوں) کے مہموسہ	پس اس کو ابھارا	ایک شخص نے	وہ خاموش رہا

شَدِيْدُهَا	لَفْظُ	أَجِدْ	قَطٍ	بَكَتْ
ان (حروف) کے شدیدہ	لفظ	میں پاتا ہوں	قط (نام) کو	وہ روئی

ترجمہ

مہموسہ ان (حرفوں) کے فَحَثَّهُ شَخْصٌ سَكَتْ ہیں اور شدیدہ ان (حروف) کے لفظ أَجِدْ قَطٍ بَكَتْ ہیں۔

(۳/۲۲) وَبَيْنَ رِخْوٍ وَّالشَّدِيْدِ "لِنْ عُمَرْ"

وَسَبْعُ عُلْوٍ "خُصَّ ضَغْطٍ قِظْ" حَصَرْ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عُمَرْ		لِنْ		رِخْوٍ وَّالشَّدِيْدِ		وَبَيْنَ
(اے)عمر		نرمی کر		رخوت اور شدیدہ کے		اور درمیان
حَصَرْ	قِظْ	ضَغْطٍ	خُصَّ	عُلْوٍ		وَسَبْعُ
جمع کیا	قیام کر	تنگ	جھونپڑی	(حروف) مستعلیہ		اور سات

ترجمہ

اور درمیان رخوہ اور شدیدہ کے (حروف) لِنْ عُمَرْ ہیں اور سات حروفِ مستعلیہ کو خُصَّ ضَغْطٍ قِظْ نے جمع کیا ہے۔

(۲۳) وَصَادُ ضَادُ طَآءُ ظَآءٌ مُّطْبَقَهْ

وَ"فَرَّ مِنْ لُّبِّ" الْحُرُوفِ الْمُذْلِقَهْ

مُّطْبَقَهْ	ظَآءٌ	طَآءُ	ضَادُ	وَصَادُ
مطبقہ (ہیں)	ظاء	طاء	ضاد	اور صاد
الْمُذْلِقَهْ	الْحُرُوفِ	لُّبِّ	مِنْ	وَفَرَّ
مذلقہ (ہیں)	حروف	عقلمند	سے	اور (جاہل) بھاگا

ترجمہ

اور صاد، ضاد، طاء، ظاء حروف مطبقہ ہیں اور فَرَّ مِنْ لُّبِّ حروف مذلقہ ہیں۔

تشریح

ناظم رحمہ اللہ نے ان چار اشعار میں صفات متضادہ بیان کی ہیں جو زیادہ حروف

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں پائی جاتی ہیں۔ مصنف رحمہ اللہ نے اختصار کے ساتھ صرف تین چیزیں بیان کی ہیں۔

(۱) صفات کے نام (۲) صفات کے حروف (۳) صفات میں باہم ضدیت

باقی تفصیل شارحین کے سپرد فرما دی ہے شعر کے آخر میں وَالضِّدَّ قُلْ لا کر یہ بات بتائی ہے کہ یہ صفات متضادہ ہیں اور ان کی ضدیں بھی ہیں۔

❶ جہر

جہر کا لغوی معنی ہے ظاہر کرنا اور اصطلاحی معنی ہے کہ حروف کو ادا کرتے وقت مخرج میں آواز ایسی قوت سے ٹھہرے کہ سانس کا جاری رہنا بند ہو جائے اور آواز میں ایک قسم کی بلندی ہو حروف مجہورہ میں سانس سارے کا سارا آواز بن جاتا ہے حروف مجہورہ انیس ہیں جن کا مجموعہ یہ ہے عَظُمَ وَزْنُ قَارِئٍ ذِيْ غَضٍّ جَدَّ طَلَبَ۔ (۱)

ترجمہ :۔ نیچے نگاہ رکھنے والے قاری کا وزن زیادہ ہو گیا اور وہ اپنی کوشش میں کامیاب ہو گیا۔

❷ ہمس

جہر کی ضد ہمس ہے جس کو ناظم رحمہ اللہ نے شعر نمبر ۲۱ کے پہلے مصرعہ میں بیان کیا ہے ہمس کا لغوی معنی ہے چھپانا۔ اصطلاحی معنی ہے کہ حروف مہموسہ کی ادائیگی میں آواز مخرج میں اتنے ضعف کے ساتھ ٹھہرے کہ سانس جاری رہ سکے

(۱) نهاية القول المفيد ص ۵۶

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور آواز میں ایک قسم کی پستی ہو جن حروف میں صفت ہمس پائی جاتی ہے ان کو مہموسہ کہتے ہیں اور یہ کل دس حروف ہیں جن کا مجموعہ فَحَثَّهُ شَخْصٌ سَكَتَ ہے۔ (۱)

ترجمہ :۔ پس اس کو ایک ایسے شخص نے ترغیب دی جو خاموش تھا۔

③ رخوت

صفت رخوت کو ناظم نے شعر نمبر ۲۰ میں بیان کیا ہے۔ رخوت کا لغوی معنی ہے نرمی اور جن حروف میں یہ صفت پائی جائے ان کو رخوہ کہتے ہیں۔ اصطلاحی تعریف یہ ہے کہ ان حروف کو ادا کرتے وقت آواز ان کے مخرج میں ایسے نرمی سے ٹھہرے کہ آواز جاری رہے اور آواز میں ایک قسم کی نرمی ہو حروف رخوہ میں آواز کے جاری رہنے کی کیفیت واضح طور پر اس وقت معلوم ہوتی ہے جب یہ ساکن ہو مثلاً مَنَا صْ، غَوَاشْ بحالت وقف حروف رخوہ سولہ ہیں جن کا مجموعہ خَسُّ حَظٍّ شَصٌ هَزٍّ ضِغْثٌ يَا فَذَّ ہیں۔ (۲)

ترجمہ :۔ کم نصیبی محنت کی کمی اور پراگندہ حالی سے ہے اے پریشان آدمی۔

④ شدت

رخوت کی ضد شدت ہے جس کو ناظم رحمۃ اللہ علیہ نے شعر نمبر ۲۱ کے دوسرے مصرعہ میں بیان فرمایا ہے شدت کے لغوی معنی ہے سختی اور قوت اور جن حروف

---

(۱) نهاية القول المفيد ص٥٦، المكتبة العلمية، لیک روڈ لاہور

(۲) شرح المقدمة الجزرية طاش كبرى زاده المتوفى ٩٦٨ھ ص٨٧ مطبوعة مجمع الملك فهد سعودی عرب

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں یہ صفت پائی جائے ان کو شدیدہ کہتے ہیں۔

اصطلاحی تعریف یہ ہے کہ ان حروف کو ادا کرتے وقت آواز ان کے مخرج میں ایسی سختی اور قوت کے ساتھ ٹھہرتی ہے کہ آواز بند ہو جاتی ہے اور آواز میں ایک قسم کی سختی ہوتی ہے جیسے اَحَدْ کی دال۔ حروف شدیدہ آٹھ ہیں جن کا مجموعہ اَجِدُقَطٍ بَکَتْ ہے۔

ترجمہ (۱):۔ میں نے قط محبوبہ کو روتے ہوئے پایا۔ (۱)

ترجمہ (۲):۔ اچھا کام کر (اور) اسی پر اکتفا کر وہ اچھا کام غالب ہو کر رہے گا۔ (۲)

خلاصہ:۔ آواز اور سانس کے جاری اور بند ہونے کے لحاظ سے حرفوں کی چار حالتیں ہیں۔ (۱) ہمس اس کا خاصہ سانس کا جاری ہونا ہے۔ (۲) جہر اس کا خاصہ سانس کا بند ہونا ہے۔ (۳) شدت اس کا خاصا آواز کا بند ہونا ہے۔ (۴) رخوت اس کا خاصہ آواز کا جاری ہونا ہے۔ (۳)

سوال:۔ یہ ہوتا ہے کہ کاف اور تاء کو حروف مہموسہ میں بھی شمار کیا ہے اور حروف شدیدہ میں بھی شامل کیا ہے لہٰذا ان دونوں میں دونوں صفات ادا کی جائیں گی جس کی وجہ سے یہ لازم آئے گا کہ ہمس کی وجہ سے سانس جاری رہے گا اور شدت کی وجہ سے آواز بند ہو گی تو بیک وقت دونوں کیفیتیں کیسے ادا ہوں گی؟

---

(۱) نہایۃ القول المفید ص۵۹ مطبوعۃ مکتبۃ العلمیۃ لاھور

(۲) طاش کبریٰ زادہ ص۴۲ مطبوعۃ مجمع الملک فہد سعودی عرب

(۳) تحقیق محمد سید محمد الامین الاستاذ بکلیۃ القرآن الکریم سعودی عرب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جواب :۔یہ ہے کہ شدت کی وجہ سے پہلے ان دونوں حرفوں میں آواز بند ہوگی اور بند ہونے کے فوراً بعد صفت ہمس کی وجہ سے تھوڑا سا سانس جاری ہوگا تو بیک وقت دونوں کی ادائیگی ہو جائے گی لہٰذا جو اعتراض ہوا تھا وہ ختم ہو گیا ماہر قاری سے مشق کرنے سے یہ بات سمجھ میں آجائے گی۔ (۱)

فائدہ:۔کاف اور تاء کی ادائیگی کے وقت جب صفت ہمس ادا کرنے کے لئے سانس جاری ہو تو یہ احتیاط کرنی چاہیے کہ آواز جاری نہ ہو جائے ورنہ یہ دونوں بجائے حروف شدیدہ کے حروف رخوہ بن جائیں گے۔

نوٹ :۔مَهْمُوْسُهَا کی ضمیر کا مرجع حروف ہے اسی طرح شَدِيْدُهَا کی ضمیر کا مرجع بھی حروف ہیں۔

شعر نمبر ۲۲ کے پہلے مصرعہ میں ناظم رحمۃ اللہ علیہ نے حروف متوسطہ اور دوسرے مصرعہ میں حروف مستعلیہ کا بیان کیا ہے صفات متضادہ میں سے ایک صفت توسط ہے جو صفت رخاوت اور شدت کے درمیان ہے جو حروف اس صفت سے متصف ہوں ان کی ادائیگی میں نہ تو آواز پوری طرح بند ہوتی ہے (کہ حروف شدیدہ میں داخل ہو جائیں) اور نہ پوری طرح جاری رہتی ہے (کہ حروف رخوہ میں شامل ہو جائیں) بلکہ اس صفت کے حروف ضعف اور قوت کے درمیان ادا ہوتے ہیں اور ان میں رخاوت اور شدت دونوں پائی جاتی ہیں۔مگر پوری طرح ایک بھی ادا نہیں ہوتی دونوں ناقص طور پر جمع ہو جاتی ہیں اس کیفیت کو اہل تجوید کی اصطلاح میں توسط کہتے ہیں۔

---

(۱) المنح الفکریۃ شرح المقدمۃ الجزریۃ ص۲۳ مطبوعۃ قرآءت اکیڈمی لاھور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

توسط

کے لغوی معنی ہیں بین بین یعنی درمیانی کیفیت اور جن حروف میں یہ صفت پائی جائے ان کو متوسطہ کہتے ہیں۔

اصطلاحی تعریف یہ ہے کہ ان حروف کو ادا کرتے وقت آواز ان کے مخرج میں نہ تو بالکل بند ہو جیسے صفت شدت میں ہوتی ہے اور نہ بالکل جاری رہے جیسے صفت رخوت میں ہے بلکہ درمیانی حالت ہو اور یہ حروف لِنْ عُمَرْ میں جمع ہیں۔

ترجمہ: اے عمر نرم ہو جا۔

فائدہ: صفت توسط چونکہ شدت اور رخاوت دونوں میں مشترک ہے اس لئے اس کو مستقل ذکر نہیں کیا۔

۵ استفال

استفال کے لغوی معنی ہیں اِنْخِفَاظْ نیچے رہنا اور جن حروف میں یہ صفت پائی جاتی ہے ان کو مستفلہ کہتے ہیں۔

اصطلاحی تعریف یہ ہے کہ ان حروف کو ادا کرتے وقت زبان کی جڑ نیچے ہی رہتی ہے جس کی وجہ سے یہ حروف باریک ہو جاتے ہیں یہ کل بائیس حروف ہیں جن کا مجموعہ اُنْشُرْ حَدِيثَكَ عِلْمِكَ سَوْفَ تُجَهَّزْبَذَا ہے۔

ترجمہ: اپنی علمی بات کو مشہور کر ضرور تجھے اس کے عوض سر و سامان دیا جائے گا۔

۶ استعلاء

صفت استفال کی ضد استعلاء ہے استعلاء کا لغوی معنی ہے اِرْتِفَاعْ یعنی بلند ہونا اور جن حروف میں یہ صفت پائی جائے ان کو حروف مستعلیہ کہتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اصطلاحی تعریف یہ ہے کہ ان حروف کوادا کرتے وقت زبان کی جڑ اوپر کے تالو کی طرف بلند ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے یہ حروف پُر ہو جاتے ہیں مثلاً قَا لَ کا قاف یہ سات حروف ہیں جن کا مجموعہ خُصَّ ضَغْطٍ قِظْ ہے۔ (۱)

ترجمہ : ۔گرمی کے زمانہ میں بانس کے تنگ مکان میں قیام گزارہ کر۔

یہ حدیث " کُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيْبٌ اَوْ عَا بِرُ سَبِيْلٍ "(۲) کی طرف اشارہ ہے۔

نوٹ : ۔شعر میں علو سے مراد استعلاء ہے اور حَصَرْ سے مراد حروف مستعلیہ ہیں یعنی حروف مستعلیہ خُصَّ ضَغْطٍ قِظْ میں بند ہیں جو ہمیشہ پُر پڑھے جاتے ہیں اگر چہ ان سات کے علاوہ اور بھی حروف پُر پڑھے جاتے ہیں جیسے لام، را، وغیرہ لیکن وہ مستعلیہ نہیں ہیں۔

۷ انفتاح

انفتاح کا لغوی معنی ہے کھلنا اور جن حروف میں یہ صفت پائی جائے ان کو منفتحہ کہتے ہیں۔

اصطلاحی تعریف یہ ہے کہ ان حروف کوادا کرتے وقت زبان اوپر کے تالو سے جدا رہتی ہے جس کی وجہ سے یہ حروف رقیق ادا ہوتے ہیں۔اور یہ پچیس حروف ہیں جن کا مجموعہ مَنْ اَخَذَ وَجَدَ سَعَةً فَزَكَّا حَقٌّ لَّهُ شُرْبُ غَيْثٍ ہے۔ (۳)

---

(۱) نہایۃ القول المفید ص۶۰ شرح المقدمۃ الجزریۃ لطاش کبزی زادہ ص۹۳

(۲) الجامع الصغیر للسیوطی رحمہ اللہ ص۳۹۹ طبع دار الکتب العلمیۃ بیروت لبنان

(۳) نہایۃ القول المفید ص۶۶ وطاش کبزی زادہ ص۸۸

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ:۔ جو وسعت مال کی تونگری پائے اور وہ مال پاکیزہ ہو بارش رحمت کا پینا اس کو جائز ہے۔

❽ اطباق

اطباق طبق سے ہے جس کے لغوی معنی ہے ڈھانپنے والی چیز اور جن حروف میں یہ صفت پائی جائے ان کو مطبقہ کہتے ہیں۔

اصطلاحی تعریف یہ ہے کہ ان حروف کو ادا کرتے وقت زبان کا وسط اوپر کے تالو سے اچھی طرح مل جاتا ہے جس کی وجہ سے یہ حروف پُر ہو جاتے ہیں مثلاً تَطَّلِعُ کی طاء

حروف مطبقہ چار ہیں۔ص،ض،طاء،ظاء اور اطباق انفتاح کی ضد ہے۔

فائدہ:۔ حروف مطبقہ کا مجموعہ اس لئے بیان نہیں کیا کہ اس کا بامعنی مجموعہ نہیں بن سکتا یا اس لئے کہ یہ صرف چار حروف ہیں جن کا یاد کرنا آسان ہے۔

(نسبت)

اطباق اور استعلاء میں عام خاص مطلق کی نسبت ہے کیونکہ ہر حرف مطبقہ مستعلیہ ہے لیکن ہر مستعلیہ مطبقہ نہیں ہے۔

❾ اصمات

اصمات کا لغوی معنی ہے روکنا اور خاموش کرنا جن حروف میں یہ صفت پائی جائے ان کو مصمتہ کہتے ہیں۔

اصطلاحی تعریف یہ ہے کہ حروف اپنے مخرج سے مضبوطی اور جماؤ کے ساتھ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ادا ہوتے ہیں۔مثلاً اِذْ کی ذال اور یہ تیئس حروف ہیں جن کا مجموعہ جُزْغَشَّ سَاخِطٍ صِدْ ثِقَةً اِذْ وَعْظُهُ يَحُضُّكَ ہے۔(۱)

ترجمہ:۔اس غصہ کرنے والے کے دھوکے سے درگزر کر جونیک آدمی کورو کے کیونکہ اس کی نصیحت تجھے خیر پر آمادہ کرے گی۔

⑩ اذلاق

اذلاق کے لغوی معنی ہیں پھسلنا اور کنارہ۔اور جن حروف میں یہ صفت پائی جائے ان کو مذلقہ کہتے ہیں۔

اصطلاحی تعریف یہ ہے کہ یہ حروف ہونٹوں اور زبان کے کنارہ سے بہت سہولت اور جلدی سے ادا ہوتے ہیں مثلاًفَرَّ کی فاء یہ چھ حروف ہیں جن کا مجموعہ فَرَّ مِنْ لُبٍّ ہے۔(۲)

ترجمہ:۔بھاگا وہ شخص جو عقل مند ہوا۔

یہ اشارہ ہے قرآن کی اس آیت کی طرف فَفِرُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ (بھاگو اللہ کی طرف)

صفت اذلاق اصمات کی ضد ہے۔

تشریح

شعر نمبر ۲۳ کے پہلے مصرعہ میں حروف مطبقہ اور دوسرے مصرعہ میں حروف مذلقہ کا بیان ہے۔

---

(۱) نہایۃ القول المفید ص۶۷

(۲) نہایۃ القول المفید ص۶۶

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فائدہ :۔ عزیز طلباء کی سہولت کی خاطر ہم نے صفات لازمہ متضادہ کے اشعار اوران کا ترجمہ وتشریح اکٹھی بیان کی ہے۔

صفات لازمہ غیر متضادہ کا بیان

صفات لازمہ غیر متضادہ کی تعریف

حروف کی وہ لازمی اور ضروری صفات ہیں کہ جن کا حروف میں پایا جانا ضروری اور لازمی ہو مگر وہ اپنے مفہوم کے اعتبار سے ایک دوسرے سے بالکل الگ تھلگ ہوں ضدیت اور تقابل ہرگز نہ ہو۔

(۵/۲۴) صَفِيْرُهَا صَادٌ وَّزَايٌ سِيْنٌ

قَلْقَلَةٌ "قُطْبُ جَدٍّ" وَّاللِّيْنُ

صَفِيْرُهَا	صَادٌ	وَّزَايٌ	سِيْنٌ
ان (حروف) کے صفیرہ	صاد	اورزاء	سین (ہیں)
قَلْقَلَةٌ	قُطْبُ	جَدٍّ	وَّاللِّيْنُ
قلقلہ	مرکز	عظمت	اور (حروف) لین

ترجمہ

اورصفیرہ ان (حروف) کے صاد اور زاء اور سین اور (حروف) قلقلہ (قُطْبُ جَدٍّ) ہیں اور (حروف) لین۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تشریح

اس شعر کے پہلے مصرعہ میں حروف صفیرہ کا بیان ہے اور دوسرے مصرعہ میں حروف قلقلہ کا بیان ہے۔

⓫ صفیر

صفیر کا لغوی معنی تیز سیٹی کے ہیں جن حروف میں یہ صفت پائی جائے ان کو حروف صفیر یہ کہتے ہیں۔

اصطلاحی تعریف یہ ہے کہ ان حروف کو ادا کرتے وقت آواز تیز مثل سیٹی کے نکلتی ہے مثلاً اَحْسَنَ کی سین اور یہ صفت تین حروف میں پائی جاتی ہے جو کہ صاد، زاء اور سین ہیں۔

⓬ قلقلہ

قلقلہ کے لغوی معنی ہیں اضطراب اور جنبش اور جن حروف میں یہ صفت پائی جائے ان کو حروف قلقلہ یا مقلقلہ کہتے ہیں اور اصطلاحی تعریف یہ ہے کہ ان حروف کو ادا کرتے وقت حالت سکون [1] میں ان کے مخرج کو حرکت ہوتی ہے مثلاً حَطَبٌ کی باء اور یہ پانچ حروف ہیں جن کا مجموعہ (قُطْبُ جَدٍّ) یعنی بزرگی کا مدار۔ قطب اصل میں لوہے کی اس کیل کو کہتے ہیں جس پر چکی گھومتی ہے۔ [2]

فائدہ: ۔صَفِیْرُهَا کی ضمیر کا مرجع حروف ہے۔

---

[1] حالت سکون سے مراد یہ نہیں ہے کہ حالت متحرک میں صفت قلقلہ نہیں پائی جاتی بلکہ یہ صفت لازمہ ہے اور صفت لازمہ حروف قلقلہ میں ہر حال میں پائی جاتی ہے مگر حالت سکون اور وقف میں زیادہ اور متحرک حالت میں کم محسوس ہوتی ہے۔

[2] نہایۃ القول المفید ص ۶۹

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۲۵ / ۶) وَاوٌ وَيَاءٌ سَكَنَا وَانْفَتَحَا
قَبْلَهُمَا وَالِانْحِرَافُ صُحِّحَا

وَاوٌ	وَيَاءٌ	سَكَنَا	وَانْفَتَحَا
واو	اور یاء	دونوں ساکن ہوں	اور دونوں مفتوح ہوں

قَبْلَهُمَا	وَالِانْحِرَافُ	صُحِّحَا
ان دونوں (واؤ اور یاء) کا ماقبل	اور (صفت) انحراف	صحیح قرار دی گئی ہے

ترجمہ

(وہ) واؤ اور یاء ہیں جو ساکن ہوں اور مفتوح ہو ماقبل ان کا اور صفت انحراف صحیح قرار دی گئی ہے۔

تشریح

اس شعر میں ناظم رحمہ اللہ نے لین اور انحراف کا کچھ حصہ بیان فرمایا ہے۔

۱۳ لین

لین کے لغوی معنی ہے نرمی اور جن حروف میں یہ صفت پائی جائے ان کو حروف لینہ کہتے ہیں۔

اصطلاحی تعریف یہ ہے کہ ان حروف کو ادا کرتے وقت ان میں اتنی نرمی پائی جاتی ہے کہ اگر کوئی ان پر مد کرنا چاہے تو کرسکتا ہے یہ صفت دو حروف میں پائی جاتی ہے۔(۱) واؤ لین (۲) یاء لین جیسے واؤ ساکن ماقبل فتح ہو جیسے کَيْفَ اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَيْلٌ وغیرہ۔

32787

فائدہ :۔ قَبْلَهُمَا کی ضمیر کا مرجع واؤاور یاءلین ہیں۔

(۴۶/۲۷) فِي اللَّامِ وَالرَّا وَبِتَكْرِيرٍ جُعِلْ

وَلِلتَّفَشِّي الشِّيْنُ ضَادًا اسْتَطِلْ

فِيْ	اللَّامِ	وَالرَّا	وَبِتَكْرِيرٍ	جُعِلْ
میں	لام	اورراء	اور تکریر کے ساتھ	خاص کی گئی ہے

وَلِلتَّفَشِّي	الشِّيْنُ	ضَادًا	اسْتُطِلْ
اور تفشی کے لیے	شین (ہے)	(اور) ضاد	(صفت) استطالت ادا کر

ترجمہ

لام اور راء میں (صفت) تکریر کے ساتھ وہ (راء) خاص کی گئی ہے

اور (صفت) تفشی کے لیے شین ہے اور ضاد میں (صفت) استطالت ادا کر۔

تشریح

اس شعر میں ناظم رحمۃ اللہ علیہ نے صفت انحراف کا بقیہ حصہ اور صفت تکریر، تفشی اور استطالت کو بیان کیا ہے۔

۱۳ انحراف

انحراف کے لغوی معنی پلٹنا اور مائل ہونے کے ہیں اور جن حروف میں یہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفت پائی جائے ان کو حروف منحرفہ کہتے ہیں اور یہ دو حروف ہیں لام اور راء جیسے اَلْاَرْضُ کا لام اور راء۔

اصطلاحی تعریف یہ ہے کہ ان حروف کو ادا کرتے وقت زبان کا کنارہ دوسرے حرف کے مخرج کی طرف مائل ہو جاتا ہے یعنی لام کو ادا کرتے وقت زبان کا کنارہ راء کے مخرج کی طرف اور راء کو ادا کرتے وقت زبان کا کنارہ لام کے مخرج کی طرف مائل ہو جاتا ہے یہی وجہ ہے کہ توتلا راء کو لام ادا کرتا ہے۔

⑮ تکریر

تکریر کے لغوی معنی ہیں کسی چیز کا بار بار ہونا جس حرف میں یہ صفت پائی جائے اس کو حرف مکررہ کہتے ہیں۔

اصطلاحی تعریف یہ ہے کہ اس حرف کو ادا کرتے وقت زبان پر ایک قسم کا لرزہ یعنی رعشہ کپکپاہٹ طاری ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے آواز میں تکرار کی مشابہت ہو جاتی ہے۔[1] اور یہ صفت صرف راء میں پائی جاتی ہے۔ جیسے اَرْسَلَ کی راء وغیرہ۔

⑯ تفشی

تفشی کے لغوی معنی ہیں پھیلنا اور منتشر ہونا اور جس حرف میں یہ صفت پائی جائے اس کو حرف تفشیہ کہتے ہیں۔

اصطلاحی تعریف یہ ہے کہ اس حرف کو ادا کرتے وقت آواز مخرج میں پھیل

[1] اس حرف میں حقیقی تکرار ادا کرنا غلط ہے بلکہ مشابہت تکرار ہونی چاہیے اگر حقیقی تکرار ہوئی تو ایک راء کے بجائے کئی راء بن جائیں گے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جاتی ہے اور یہ صفت صرف حرف شین میں پائی جاتی ہے جیسے اَلْقُرَیْشُ کا شین۔

بعض کے نزدیک یہ صفت شین اور فاء دونوں میں پائی جاتی ہے اور صاحب رعایہ کے نزدیک شین اور ثاء مثلثہ میں ہوتی ہے اور بعض کے نزدیک شین اور ضاد میں پائی جاتی ہے کیونکہ وہ کہتے ہیں کہ جیسے شین کو ادا کرتے وقت آواز منہ میں پھیل جاتی ہے یہاں تک کہ وہ ظاء کے مخرج سے متصل ہوجاتی ہے اسی طرح ضاد میں آواز پھیلتی ہے اور بعض کے نزدیک صاد، سین اور راء میں بھی یہ صفت تفشی پائی جاتی ہے جن حضرات نے شین کے علاوہ اور حروف کو متفشیہ کہا ہے وہ محض خروج ریح میں مشترک ہیں لیکن انتشار شین میں اکثر ہیں اس لیے شین کے متفشی ہونے پر سب کا اتفاق ہے اور باقی حروف کا متفشی ہونے پر اکثر علماء کا اتفاق نہیں ہے۔[1]

⑰ استطالت

استطالت کے لغوی معنی ہیں لمبا کرنا اور دراز کرنا اور حرف ضاد میں یہ صفت پائی جاتی ہے اس لیے ضاد کو مستطیلہ کہتے ہیں۔

اصطلاحی تعریف یہ ہے کہ اس صفت کو ادا کرتے وقت شروع حافہ سے آخر حافہ تک آواز کو درازی ہوتی ہے مثلاً اَلضَّآلِّیْنَ کا ضاد یہ صفت حرف ضاد معجمہ میں پائی جاتی ہے ضاد کی درازی مخرج میں اور حروف مدہ کی درازی ان کی ذات میں پائی جاتی ہے۔

[1] نهاية القول المفيد ص ۶۴، مطبوعة المكتبة العلمية ليک روڈ، لاہور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فائدہ: جاننا چاہیے کہ صفات متضادہ میں سے پانچ صفات جہر، شدت، استعلاء، اطباق، اصمات قوی ہیں اور باقی پانچ ضعیف ہیں اور صفات غیر متضادہ سوائے لین کے سب قوی ہیں پھر ہر حرف پانچ صفتوں کے ساتھ ضرور متصف ہوگا یعنی ہر حرف میں ضدین میں سے کوئی صفت ضرور پائی جائے گی اور صفات غیر متضادہ بعض حروف میں ہوں گی اور بعض میں نہیں پس جس حرف میں سب ضعیف ہوں وہ اضعف ہے جیسے فاء وغیرہ اور جس حرف میں اکثر قوی صفات ہوں اور ضعیف کم ہوں وہ حرف قوی ہے جیسے دال اور جس حرف میں اکثر ضعیف ہوں اور قوی کم ہوں وہ حرف ضعیف ہے جیسے سین مہملہ وغیرہ اور جس حرف میں دونوں صفتیں برابر ہو وہ متوسط ہے جیسے باء وغیرہ۔

قوت اور ضعف کے اعتبار سے حروف کی پانچ قسمیں ہیں۔

۱ اقویٰ ۲ قوی ۳ متوسط ۴ ضعیف ۵ اضعف

اس تفصیل کو یاد کرنے کے لیے الشیخ محمد مکی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب ''نہایۃ القول المفید'' میں پانچ اشعار میں تفصیل ذکر کی ہے۔

(۱) اَقْوَی الْحُرُوْفِ الطَّا وَ ضَادٌ مُّعْجَمَۃٌ
وَالظَّا ثُمَّ الْقَافُ وَہِیَ الْخَاتِمَۃٌ

(۲) قَوِیُّہَا جِیْمٌ وَّ دَالٌ ثُمَّ رَآءٌ
صَادٌ وَّ زَایٌ ثُمَّ غَیْنٌ

(۳) وَ اَوْسَطُ ہَمْزٌ وَّ بَآءٌ تَآ اَلِفٌ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

خَاءٌ وَّذَالٌ عَيْنٌ كَافٌ ثُمَّ قِف

(۴) وَ أَضْعَفُ الْحُرُوْفِ ثَآءٌ خَاءٌ

وَالنُّوْنُ وَالْمِيْمُ وَ فَآءٌ هَآءٌ

(۵) ضَعِيْفُهَا سِيْنٌ وَّشِيْنٌ لَامْ

وَالْوَاوُ وَالْيَآءُ وَهِيَ الْخِتَامْ [1]

بَابُ مَعْرِفَةِ التَّجْوِيْدِ

اہمیت تجوید کا بیان

مخارج اور صفات لازمہ کے بعد اب مصنف رحمۃ اللہ علیہ تجوید کی ضرورت واہمیت اور ماہیت وحقیقت بیان فرماتے ہیں اور اس باب میں سات اشعار ہیں۔

(۱/۲۷) وَالْأَخْذُ بِالتَّجْوِيْدِ حَتْمٌ لَّازِمٌ

مَنْ لَّمْ يُجَوِّدِ الْقُرَانَ آثِمٌ

وَالْأَخْذُ	بِالتَّجْوِيْدِ	حَتْمٌ	لَّازِمٌ
اور حاصل کرنا (عمل کرنا)	تجوید کا	واجب	ضروری

مَنْ	لَّمْ	يُجَوِّدِ	الْقُرَانَ	آثِمٌ

[1] نهاية القول المفيد ص۸۱

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو	نہ (پڑھے)	تجوید کے ساتھ	قرآن	گناہ گار ہے

ترجمہ

اور حاصل کرنا تجوید کا واجب ہے ضروری ہے جو تجوید کے ساتھ قرآن نہ پڑھے (وہ) گناہگار ہے۔

تشریح

اس شعر کے پہلے مصرعہ میں ناظم رحمۃ اللہ علیہ نے تجوید کے ساتھ قرآنِ مجید پڑھنے کا حکم بیان کیا ہے اور دوسرے مصرعہ میں تارک تجوید کا حکم بیان کیا ہے۔

قرآن مجید کو تجوید کے ساتھ پڑھنا اور تجوید ہی کے ساتھ سیکھنا اور حاصل کرنا فرضِ عین ہے اگرچہ علم تجوید فرض کفایہ اور قراءت سنت ہے۔ ملاعلی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حَتْمٌ لَّازِمٌ سے مراد وجوب اصطلاحی لیا جائے کہ جس کے بعض افراد وجوب شرعی پر مشتمل ہیں[1] کیونکہ تجوید کے جملہ اصول وفروع کا علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر واجب نہیں ہے البتہ امت پر یہ فرض کفایہ ہے اپنے اندر ایسے قراء مجودین رکھے جو تجوید کے پورے مسائل واحکام سے واقف ہوں اگر واجب سے شرعی مراد لیں تو یہ بھی صحیح ہوگا لیکن اس صورت میں تجوید کے جملہ مسائل مراد نہ ہوں گے بلکہ وہ مسائل وفروع مراد لیں گے جن کا خیال نہ رکھنے سے لحن جلی پیدا ہو جاتی ہو اور مَنْ لَّمْ يُجَوِّدِ الْقُرْاٰنَ اٰثِمٌ کا انطباق بھی اس صورت میں نہایت ہی موزوں ہوگا۔

---

[1] المنح الفکریۃ شرح المقدمۃ الجزریۃ ص۲۲

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۲۸)

لِأَنَّهُ بِهِ الْإِلٰهُ أَنْزَلَا

وَهٰكَذَا مِنْهُ إِلَيْنَا وَصَلَا

لِأَنَّهُ	بِهِ	الْإِلٰهُ	أَنْزَلَا
کیونکہ وہ (قرآن)	اس (تجوید) کے ساتھ	اللہ تعالیٰ نے	نازل کیا ہے
وَهٰكَذَا	مِنْهُ	إِلَيْنَا	وَصَلَا
اوراسی طرح	اس (اللہ تعالیٰ) سے	ہم تک	پہنچا ہے

ترجمہ

کیونکہ وہ قرآن اس (تجوید) کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے نازل کیا اور اسی طرح (یعنی تجوید کے ساتھ) اس (اللہ تعالیٰ) سے ہم تک پہنچا ہے۔

تشریح

اس شعر میں وجوب تجوید کی دلیل بیان کی گئی ہے پہلے مصرعہ میں یہ بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کو تجوید کے ساتھ نازل فرمایا ہے اور دوسرے مصرعہ میں یہ بتلایا گیا ہے کہ ہم تک بھی یہ قرآن اسی تجوید کے ساتھ پہنچا ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ قرآن مجید کو تجوید کے ساتھ پڑھنا فرض ولازم اس لیے ہے کہ حق تعالیٰ نے اس کو تجوید ہی کے ساتھ نازل فرمایا ہے تجوید کا ثبوت کتاب و سنت اور اجماع تینوں سے ہے۔

کتاب اللہ سے ثبوت کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا (المزمل:۴)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعنی قرآن کو ترتیل اور تبیین سے پڑھو۔ علامہ بیضاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں أی جَوِّدْہُ تَجْوِیْدًا! رئیس المفسرین سیدنا حضرت علی کرم اللہ وجھہ نے اس کی تفسیر تَجْوِیْدُ الْحُرُوْفِ وَمَعْرِفَۃُ الْوُقُوْفِ سے کی ہے۔

ثبوت بالسنۃ یہ ہے کہ حضرت انس بن مالک ؓ فرماتے ہیں رُبَّ قَارِئٍ لِّلْقُرْاٰنِ وَالْقُرْاٰنُ یَلْعَنُہٗ[1] یہ حدیث عام ہے اور ذیل کی تین جماعتوں کو شامل ہے۔

(۱) جو قرآن مجید کے حروف کو غلط پڑھے۔ (۲) جو تفسیر و معنی میں تحریف سے کام لے (۳) جو احکام اور مسائل قرآن پر عمل نہ کرے۔

ثبوت بالاجماع یہ ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ سے لے کر آج تک بغیر کسی اختلاف کے امت کا تجوید کے وجوب پر اجماع رہا ہے یہ ایک قوی اور زبردست حجت اور دلیل ہے۔

فائدہ: ۔ لِاَنَّہٗ کی ضمیر شان ہے اس کا مرجع قرآن ہے بِہٖ کی ضمیر کا مرجع تجوید ہے اور مِنْہُ کی ضمیر کا مرجع اللہ تعالیٰ ہے اَنْزَلَا اور وَصَلَا دونوں کا الف اطلاقی ہے اور الف اطلاقی وہ ہوتا ہے جو قافیہ بندی کے لیے زائد کیا جاتا ہے۔

۳۰ / ۲۹ وَهُوَ أَيْضًا حِلْيَةُ التِّلَاوَةِ

وَزِيْنَةُ الْأَدَاءِ وَالْقِرَاءَةِ

[1] روح المعانی ج۱۱،ص۲۶۵ مطبوعۃ دار الکتب العلمیۃ بیروت، تحت تفسیر آیۃ {إِنَّ الَّذِیْنَ یَتْلُوْنَ کِتَابَ اللہِ} (سورۃ فاطر)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَهُوَ	أَيْضًا	حِلْيَةُ التِّلَاوَةِ
اور وہ (تجوید)	بھی	تلاوت کا زیور
وَزِيْنَةٌ	الْأَدَآءِ	وَالْقِرَآءَةِ
اور زینت ہے	(فن) ادا کی	اور (علم) قرآءت کی

ترجمہ

اور وہ (علم تجوید) تلاوت کا زیور بھی ہے اور فن ادا اور علم قرآءت کے لیے زینت ہے۔

تشریح

اس شعر میں ناظم رحمہ اللہ نے قرآن مجید کو تجوید سے پڑھنے کا ظاہری فائدہ بتلایا ہے اور وہ یہ ہے کہ تجوید قرآن کی زینت ہے مطلب یہ ہے کہ تجوید کے ساتھ قرآن مجید پڑھنے سے جہاں واجب پر عمل ہوتا ہے وہاں اس کا یہ فائدہ بھی ہے کہ اس کے ذریعے تلاوت میں حسن وزینت آ جاتا ہے اور قرآءت عمدہ معلوم ہوتی ہے شعر میں لفظ حِلْيَةُ اور زِيْنَةٌ سے ناظم رحمہ اللہ کا اشارہ اس حدیث کی طرف ہے۔

زَيِّنُوا الْقُرْاٰنَ بِاَصْوَاتِكُمْ [1]

''اپنی آوازوں کے ساتھ قرآن کو زینت دو''

---

[1] احیاء العلوم ص۲۹۶

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حَسِّنُوْا الْقُرْاٰنَ بِاَصْوَاتِكُمْ فَاِنَّ الصَّوْتَ الْحَسَنَ يَزِيْدُ الْقُرْاٰنَ حُسْنًا (1)

''قرآن کو اپنی آوازوں سے آراستہ کرو کیونکہ اچھی آواز سے قرآن کے حسن میں اضافہ ہوتا ہے''

ناظم رحمۃ اللہ علیہ نے شعر میں تجوید کو تین چیزوں کی زینت بتایا ہے۔

(1) تلاوت (2) اداء (3) قرآءت:۔ان تینوں میں اصطلاحی فرق یہ ہے کہ تلاوت مسلسل پڑھے جانے کو کہتے ہیں اور اداء اساتذہ سے حاصل کرنے کو کہتے ہیں اور قراءت عام ہے یعنی شاگرد خود پڑھے یا استاد سے پڑھے یہ تلاوت اور اداء دونوں کو شامل ہے۔

رفتار کے اعتبار سے قرآءت کے تین طریقے ہیں۔

(1) ترتیل (2) تدویر (3) حدر:۔اول یہ کہ ٹھہر ٹھہر کر اطمینان کے ساتھ پڑھے اس کو ترتیل کہتے ہیں دوسرا یہ کہ جلدی جلدی پڑھا جائے اس کو حدر کہتے ہیں۔تیسرا طریقہ یہ ہے کہ ترتیل اور حدر کے درمیان پڑھا جائے یعنی نہ بہت اطمینان کے ساتھ ہو اور نہ بہت جلدی جلدی ہو اس کو تدویر کہتے ہیں تینوں طریقوں میں تجوید کا دھیان رکھنا ضروری ہے۔

فائدہ: ۔ھُوَ ضمیر کا مرجع تجوید ہے۔

(۳۰) وَهُوَ إِعْطَآءُ الْحُرُوْفِ حَقَّهَا

---

(1) مشکوۃ المصابیح ص۱۹۱،جلد اول مکتبہ رحمانیہ اردو بازار،لاہور

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

مِنْ صِفَةٍ لَّهَا وَمُسْتَحَقِّهَا

حَقَّهَا	الْحُرُوْفِ	إِعْطَاءُ	وَهُوَ
ان (حروف) کا حق	حروف کو	دینا ہے	اور وہ (تجوید)
وَمُسْتَحَقِّهَا	لَّهَا	صِفَةٍ	مِنْ
اور ان (حرفوں) کا مقتضیٰ	ان (حرفوں) کی	صفات (لازمہ)	یعنی

ترجمہ

اور وہ (تجوید) دینا ہے حرفوں کو حق ان کا یعنی صفت (لازمہ) ان کی اور مقتضیٰ ان کا۔

نوٹ:۔ مُسْتَحَقِّهَا سے صفات عارضہ مراد ہیں۔

تشریح

اس شعر میں ناظم رحمۃ اللہ علیہ نے تجوید کی اصطلاحی تعریف بیان فرمائی ہے اور اس تعریف کو اگلے شعر کے پہلے مصرعہ میں مکمل کیا ہے تجوید کا لغوی معنی ہے کسی کام کو عمدگی کے ساتھ کرنا اور قراء کرام کی اصطلاح میں حروف عربیہ کو ان کے مخارج اور صفات سے صحیح طور پر ادا کرنا یعنی حروف کو ان کے مخارج سے نکالنے کے بعد ان کا حق اور مستحق دیا جائے حق سے مراد صفات لازمہ ہے مثلاً ہمس، جہر، شدت، رخوت وغیرہ اور مستحق سے مراد صفات عارضہ مثلاً اظہار، ادغام، اخفاء، قلب وغیرہ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوال :۔ یہاں ناظم رحمۃ اللہ علیہ پر سوال ہوتا ہے کہ حروف کو ان کے مخرج سے نکالنا ہی تو تجوید کی تعریف میں داخل ہے جیسا کہ اگلے شعر کے پہلے مصرعہ میں بیان کریں گے لیکن صفات کو مخارج پر مقدم کرنا محل اشکال ہے کیونکہ مخارج ذات ہیں اور صفات کیفیات ہیں اور کیفیات وصفات ذات سے مؤخر ہوتی ہیں؟

اس کے دو جواب ہو سکتے ہیں۔

جواب (۱):۔ اول یہ کہ اِعْطَآءُ الْحُرُوْفِ میں حروف کا ذکر مخارج کے ذکر کو مستلزم ہے کیونکہ مخارج کے بغیر حروف کے پائے جانے کا کوئی امکان نہیں اور آگے (وَرَدُّ کُلِّ وَاحِدٍ لِّاَصْلِهٖ) میں کُلِّ وَاحِدٍ سے یہی حق اور مستحق مراد ہے مخارج مراد نہیں۔

جواب (۲):۔ دوسرا جواب یہ ہے کہ وَرَدُّ کُلِّ وَاحِدٍ سے مراد مخارج ہیں اور مخارج کو صفات سے مؤخر کرنے سے صفات کی اہمیت کی طرف اشارہ کرنا مقصود ہے یعنی مخارج کی صحت تو عموماً ہو جاتی ہے مگر صفات میں کوتاہی بہت ہوتی ہے اس کوتاہی سے بچنے کے لیے صفات کو مقدم کیا ہے۔

فائدہ:۔ هُوَ ضمیر کا مرجع تجوید ہے اور حَقَّهَا کی ضمیر کا مرجع حروف اور مُسْتَحَقَّهَا کی ضمیر کا مرجع بھی حروف ہے اسی طرح لَهَا کی ضمیر کا مرجع بھی حروف ہیں۔

(۵۰/۳۱) وَرَدُّ کُلِّ وَاحِدٍ لِّاَصْلِهٖ

وَاللَّفْظُ فِیْ نَظِیْرِهٖ کَمِثْلِهٖ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَرَدُّ	كُلِّ وَاحِدٍ	لِأَصْلِهِ
اورلوٹانا	ہرایک (حرف) کو	اس (حرف) کی اصل کی طرف

وَاللَّفْظُ	فِيْ	نَظِيْرِهِ	كَمِثْلِهِ
اور ہرلفظ	میں	اپنی (لفظ) نظیر	مانند اپنے (لفظ) مثل کے ہوتا ہے

ترجمہ

اورلوٹانا ہرحرف کواس کی اصل کی طرف (یعنی ہرحرف کواس کے مخرج سے ادا کرنا) اورلفظ اپنی نظیر میں مانند اپنے مثل کے ہوتا ہے۔

تشریح

اس شعر کے پہلے مصرعہ میں تجوید کی بقیہ تعریف کو بیان کیا گیا ہے اور دوسرے مصرعہ میں تجوید کا کمال بیان کیا ہے کہ تجوید میں اس امر کا خیال رکھنا بھی ضروری ہے کہ الفاظ کی ادائیگی میں مساوات پائی جائے یعنی جس طرح کہ اوّلاً ایک لفظ ادا کیا گیا ہے اگر دوسرا حرف اس جیسا آئے تو اس کو بھی اسی طرح ادا کرنا چاہیے جیسے کہ اوروں کو ادا کیا ہے مثلاً ایک حرف کو پُر یا باریک ادا کیا ہے یا مشدد وغیرہ ادا کیا ہے اور دوسرا حرف اس کے ہم مثل آیا تو اس کو بھی بلا تفاوت اسی طرح ادا کرنا چاہیے جیسا کہ پہلے کو ادا کیا ہے تا کہ دونوں مساوی ادا ہوں ایسا نہ ہو کہ ایک کو اچھی طرح ادا کیا اور دوسرے کو اس کے خلاف ادا کیا تو یہ جائز نہیں ہے۔

فائدہ :۔لِأَصْلِهِ کی ضمیر کا مرجع حرف اور نَظِيْرِهِ اور كَمِثْلِهِ کی ضمیر کا مرجع

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حرف یا لفظ ہے۔

(۳۲/۶) مُكَمِّلاً مِّنْ غَيْرِ مَا تَكَلُّفِ

بِاللُّطْفِ فِي النُّطْقِ بِلاَ تَعَسُّفِ

مَا تَكَلُّفِ	مِّنْ غَيْرِ	مُكَمِّلاً	
تکلف کے	بغیر کسی	(اس حال میں کہ وہ قاری) کامل ادا کرنے والا ہو	
بِلاَ تَعَسُّفِ	النُّطْقِ	فِي	بِاللُّطْفِ
بغیر بے راہ روی کے	ادا	میں	عمدگی کے ساتھ

ترجمہ

اس حال میں کہ (وہ قاری) کامل ادا کرنے والا ہو، بغیر کسی تکلف کے ادا میں عمدگی کے ساتھ بغیر بے راہ ہونے کے۔

تشریح

اس شعر میں ناظم رحمۃ اللہ علیہ نے قاری کا کمال بیان فرمایا ہے مطلب یہ ہے کہ قاری پر لازم ہے کہ مخارج اور صفات کا لحاظ کرتے ہوئے تلاوت کرے اور بغیر کسی تکلف اور تصنع کے ہونٹوں اور حلق اور زبان کو مشقت میں ڈالے بغیر لطافت سے پڑھتا جائے اور حروف کی ادائیگی میں قاری افراط اور تفریط کا شکار نہ ہو کیونکہ قرآءت بمنزلہ سفیدی کے ہے اگر کم ہو جائے تو گندمی کہلاتا ہے اور زیادہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوتو برص کہلاتا ہے لہٰذا قرآن مجید کو اپنے طرزِ طبعی کے موافق حتی الامکان خوش آوازی سے اس طرح بلا تکلف پڑھتا جائے جیسا کہ اہل عرب پڑھتے ہیں اور کمال کا یہ درجہ بار بار مشق کرنے سے ہی نصیب ہوگا اس شعر میں ناظم رحمۃ اللہ علیہ نے تین چیزیں بیان فرمائی ہیں۔

مُكَمِّلًا مِنْ غَيْرِ مَا تَكَلُّفِ میں پہلی چیز بیان فرمائی ہے کہ قاری کسی قسم کے تکلف اور بناوٹ سے کام نہ لیں۔

بِاللُّطْفِ فِي النُّطْقِ میں دوسری چیز بیان فرمائی یعنی حروف قرآنیہ کو لطافت اور نرمی کے ساتھ ادا کرنا چاہیے بعض لوگ ہمزہ ایسے ادا کرتے ہیں کہ ناف ہل جاتی ہے اور بہت سے لوگ عین اور حاء کو ادا کرتے وقت ایسے زور سے حلق میں ضرب مارتے ہیں کہ معلوم ہوتا ہے کہ حلق پھٹ جائے گا یہ سب خلاف روایت ہے ایسا کرنے سے لطافت کی جان نکلتی ہے جس سے تلاوت کا حسن جاتا رہتا ہے۔

بِلَا تَعَسُّفِ میں تیسری چیز بیان فرمائی کہ افراط اور تفریط کا شکار نہ ہو۔

(۳۳) وَلَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ تَرْكِهِ

إِلَّا رِيَاضَةُ امْرِئٍ بِفَكِّهِ

وَلَيْسَ	بَيْنَهُ	وَبَيْنَ	تَرْكِهِ
اور نہیں ہے	اس (تجوید) کے درمیان	اور درمیان	اس (تجوید) کو چھوڑنے کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِفَكِّهِ	امْرِءٍ	رِيَاضُ	إِلَّا
اپنے منہ کے ساتھ	آدمی کا	ریاضت کرنا	مگر

ترجمہ

اور نہیں ہے اس تجوید کے درمیان اور درمیان اس کو چھوڑنے کے (فرق) مگر آدمی کا ریاضت کرنا اپنے منہ کے ساتھ۔

تشریح

اس شعر میں ناظم رحمۃ اللہ علیہ نے مجود بننے کا طریقہ بیان فرمایا ہے کہ تجوید کے حاصل کرنے اور نہ کرنے میں کوئی ایسا فرق نہیں ہے کہ جس سے تجوید کا حاصل کرنا دشوار ہو اور مشکل معلوم ہوتا ہو صرف کچھ عرصہ تک مشق اور ریاضت کرنی پڑتی ہے اور اپنے مشائخ کی زبان سے الفاظ قرآنی سن کر ان کو اسی طرح ادا کرنے کی کوشش کی جاتی ہے لیکن پوری پابندی اور پوری توجہ کے ساتھ، ورنہ اس کا حاصل کرنا پھر مشکل ہے تجوید محض کتابوں کو دیکھنے سے یا سننے سے یا پڑھنے سے حاصل نہیں ہو سکتی جب تک پوری مشق وغیرہ نہ کرے البتہ کتابوں سے مدد ضرور ملتی ہے۔

فائدہ: بَيْنَهُ اور تَرْكِهِ کی ضمیر کا مرجع تجوید ہے اور بِفَكِّهِ کی ضمیر کا مرجع اِمْرِءٍ ہے۔

تلاوت کے محاسن

محاسن تلاوت یہ ہیں۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

❶ تَرْتِيْل:۔ تمام قواعد کا لحاظ کرتے ہوئے قرآن مجید کو ٹھہر ٹھہر کر یعنی اطمینان کے ساتھ پڑھنا۔

❷ تَجْوِيْد:۔ حروف قرآنیہ کو صحیح طور پر مخارج سے ادا کرنا اور صفات لازمہ اور عارضہ کا خیال رکھنا۔

❸ تَبْيِيْن:۔ ہر حرف کو واضح اور صاف ادا کرنا۔

❹ تَرْسِيْل:۔ الفاظ کو لطافت کے ساتھ ادا کرنا اور ہر حرف کو اسی طرح پورا پورا ادا کرنا جیسا اس کا حق ہے اور حروف کو چبا کر پڑھنے سے بچنا۔

❺ تَحْسِيْن:۔ تجوید کی رعایت کرتے ہوئے لحن عرب کے موافق خوش آوازی کے ساتھ پڑھنا۔

❻ تَوْقِيْر:۔ خشوع وخضوع کے ساتھ باوقار طریقہ پر تلاوت کرنا۔

تلاوت کے عیوب

تلاوت کے عیوب یہ ہیں۔

① تَهْمِيْز:۔ جہاں ہمزہ نہ ہو وہاں ہمزہ کی آواز پیدا کرنا۔

② عَنْعَنَه:۔ ہمزہ یا کسی دوسرے حرف کی آواز میں عین کی آواز ملا دینا۔

③ تَعْجِيْل:۔ اس قدر جلد پڑھنا کہ حروف کٹ جائیں اور آپس میں ایک دوسرے سے ممتاز اور جدا ہو کر سمجھ میں نہ آئیں۔ اس کو ادماج اور تخلیط بھی کہتے ہیں۔

④ تَطْوِيْل:۔ مد کو مقدار سے زیادہ کھینچنا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⑤ تَطْنِين: ۔جس جگہ غنہ نہ ہو وہاں غنہ کرنا۔

⑥ تَرْجِيْح: ۔آواز کو حلق میں پھرانا جس سے حرف مکرر ہو جاتا ہے۔

⑦ تَعْوِيْق: ۔کلمہ کے درمیان میں وقف کر کے مابعد سے ابتداء کرنا۔

⑧ تَرْعِيْد: ۔آواز میں رعشہ پیدا کرنا اور حرکات اور مدات کو ہلانا۔

⑨ تَخْطِيْط: ۔ترتیل سے پڑھتے وقت مدات وسکنات میں حد سے زیادہ دیر کرنا۔

⑩ تَمْضِيْغ: ۔حروف کو چبا کر پڑھنا۔

⑪ تَنْفِيْش: ۔حرکات کو پورا ادا نہ کرنا۔

⑫ وَثْبَه: ۔پہلے حرف کو نا تمام چھوڑ کر دوسرے حرف سے شروع کر دینا۔

⑬ تَرْقِيْص: ۔آواز کو نچانا۔

⑭ هَمْهَمَه: ۔حروف مخفف کو مشدد پڑھنا۔

⑮ زَمْزَمَه: ۔گانے کے طرز پر پڑھنا۔

⑯ تَحْزِيْن: ۔اس طرح آواز بنا کر پڑھنا جیسے کوئی رو رہا ہو۔

بَابُ اِسْتِعْمَالِ الْحُرُوْفِ ۷

حرفوں کی عملی ادائیگی کا بیان

یہاں سے مصنف رحمہ اللہ حروف کی ادائیگی کے سلسلہ میں چند تنبیہات فرماتے ہیں جن کا قاری کے لیے جاننا ضروری ہے اور اس باب میں سات اشعار ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۳۴/۱) فَرَقِّقَنْ مُسْتَفِلاً مِّنْ أَحْرُفِ

وَحَاذِرَنْ تَفْخِيْمَ لَفْظِ الْأَلِفِ

فَرَقِّقَنْ	مُسْتَفِلاً	مِّنْ	أَحْرُفِ
پس ضرور باریک پڑھ تُو	مستفلہ کو	سے	حرفوں
وَحَاذِرَنْ	تَفْخِيْمَ	لَفْظِ	الْأَلِفِ
اور ضرور بچ تُو	تفخیم سے	تلفظ میں	الف کے

ترجمہ

پس ضرور باریک پڑھ تو مستفلہ کو حرفوں میں سے اور ضرور بچ تو تفخیم سے الف کے تلفظ میں۔

تشریح

اس شعر کے پہلے مصرعہ میں ناظم رحمہ اللہ نے حروف مستفلہ کو کامل طریقے کے ساتھ باریک ادا کرنے کا حکم بیان فرمایا ہے جس طرح حروف مفخمہ کی تفخیم کا ناقص ادا ہونا عیب ہے اسی طرح حروف مستفلہ کی ترقیق کا بھی ناقص ادا ہونا عیب ہے۔ دوسرے مصرعہ میں مصنف رحمہ اللہ نے یہ جوفرمایا ہے کہ الف کی تفخیم سے خوب پرہیز کرو بات یہ ہے کہ الف اگرچہ حروف مستفلہ میں سے ہے لیکن ہمیشہ باریک نہیں پڑھا جاتا۔ بلکہ اس کی تفخیم وترقیق اس کے پہلے حرف کے تابع ہوتی ہے اگر اس سے قبل راء مفخمہ یا لام مغلظہ ہو یا حروف مستعلیہ میں سے کوئی حرف ہو تو اس کے تابع ہو کر مفخم ہوگا ورنہ باریک پڑھا جائے گا جیسے قَالَ،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غَافِرِیْنَ ، رَاحِمِیْنَ وغیرہ یہ الف مفخمہ کی مثالیں ہیں جو حروف مفخمہ کے بعد واقع ہوا ہے اور الف مرققہ کی مثالیں یہ ہیں مَالِكِ، إِیَّاكَ، تَبَّتْ یَدَا وغیرہ۔

فائدہ :۔وَحَاذِرَنْ تَفْخِیْمَ لَفْظِ الْاَلِفِ الف کے تلفظ سے بچو گو یہ بات ناظم رحمۃ اللہ علیہ نے مطلقاً کہی ہے مگر یہ مطلقاً نہیں بلکہ مراد یہ ہے کہ الف جب حروف مرققہ کے بعد ہو تو اس کو باریک پڑھو کیونکہ الف ماقبل کے تابع ہوتا ہے حرف مفخم (تفخیم لازمی ہو یا عارضی) کے بعد مفخم اور حرف مرقق کے بعد مرقق پڑھا جاتا ہے اس کی وضاحت علامہ جزری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مایہ ناز تصنیف ''النشر فی القراءات العشر'' میں تحریر فرمائی ہے۔(۱)

(۲۰/۳۵) وَهَمْزَ اَلْحَمْدُ أَعُوْذُ اِهْدِنَا

اَللّٰهُ ثُمَّ لَامَ لِلّٰهِ لَنَا

وَهَمْزَ	اَلْحَمْدُ	أَعُوْذُ	اِهْدِنَا
اور (باریک پڑھو) ہمزہ کو	اَلْحَمْدُ	أَعُوْذُ	اِهْدِنَا

اَللّٰهُ	ثُمَّ	لَامَ	لِلّٰهِ	لَنَا
(اور) اَللّٰهُ کے	پھر	لام کو	لِلّٰهِ	(اور) لَنَا کے

ترجمہ

اور (ضرور صفائی سے پڑھ تو) ہمزہ کو اَلْحَمْدُ اور اِهْدِنَا اور اَللّٰهُ کے پھر

(۱) النشر فی القراءات العشر جلد ۱ ص ۲۱۶ مطبوعۃ دار الکتب العلمیۃ بیروت لبنان۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

لام کو لِلّٰهِ اور لَنَا کے۔

تشریح

اس شعر میں ناظم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ہمزہ کو ان چار مقام میں خصوصاً باریک اور صاف پڑھنا چاہیے عام اس سے کہ وہ حروف مرققہ کے قریب واقع ہو جیسے اَلْحَمْدُ، اَعُوْذُ، اِهْدِنَا یا حروف مفخمہ کے جیسے اَللّٰهُ یا حروف رخوہ کے جیسے اِهْدِنَا کی ہاء یا حروف متوسطہ کے جیسے اَلْحَمْدُ کا لام اور اَعُوْذُ کی عین اس کی وجہ یہ ہے کہ اگر اس کو صاف اور احتیاط سے ادا نہ کیا تو یہ عین سے بدل جاتا ہے جس طرح بعض جاہل قراء سے سننے میں آتا ہے دوسرا یہ ہمزہ مجہورہ وشدیدہ ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ ان حروف کی مجاورت اور قربت کی وجہ سے ان میں خلط ہو جائے اور اس کی صفت جہر وشدت جاتی رہے اور چونکہ ان حروف مذکورہ میں خاص طور پر یہ بات پائی جاتی ہے اس لیے مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو ذکر کردیا ورنہ ان کی کوئی تخصیص نہیں ہے بلکہ ہر جگہ اس کا خیال رکھا جائے کہ کوئی حرف دوسرے حرف میں مخلوط نہ ہو جائے اور اس سے بدل نہ جائے۔ لفظ اَللّٰهُ کے ہمزہ کو بھی باریک پڑھنا ہے ایسا نہ ہو کہ کہیں یہ مفخمہ کی مجاورت کی وجہ سے پُر ہو جائے جیسا کہ اکثر خیال نہ کرنے سے ایسا ہو جاتا ہے اسی طرح لِلّٰهِ کے لام کو بھی بسبب کسرہ کے جو موجب ترقیق ہے اور لَنَا کے لام کو نون کی مجاورت کی وجہ سے باریک پڑھا جائے۔ (1)

(1) فوائد مرضیہ شرح المقدمۃ الجزریۃ ص ۹۰ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(٣٦/٣٦) وَلْيَتَلَطَّفْ وَعَلَى اللّٰهِ وَلَا الضْ

وَالْمِيمِ مِنْ مَّخْمَصَةٍ وَّمِنْ مَّرَضْ

وَلْيَتَلَطَّفْ	وَعَلَى اللّٰهِ	وَلَا الضْ
(اور لام کو) وَلْيَتَلَطَّفْ	اور عَلَى اللّٰهِ	(اور) وَلَا الضَّآلِّيْنَ
وَالْمِيمِ	مِنْ مَّخْمَصَةٍ	وَّمِنْ مَّرَضْ
اور (ضرور باریک پڑھو) میم کو	مَخْمَصَةٍ کی	اور مَرَضْ کی

ترجمہ

اور (لام کو) وَلْيَتَلَطَّفْ اور عَلَى اللّٰهِ اور وَلَا الضَّآ لِّيْنَ کے اور میم کو مَخْمَصَةٍ اور مَرَضْ کی (باریک پڑھ)۔

تشریح

اس شعر میں ناظم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ وَلْيَتَلَطَّفْ کے دونوں لاموں کو دھیان کے ساتھ باریک پڑھو اور خصوصاً اس کے لام ثانی کی ترقیق کا دھیان کرو ایسا نہ ہو کہ بے دھیانی میں طاء کے قریب ہونے کی وجہ سے مفخم ہو جائے اسی طرح عَلَى اللّٰهِ کے پہلے لام کو باریک پڑھو۔ ایسا نہ ہو کہ اس کے بعد جو اسم جلالہ یعنی لفظ اَللّٰهُ کا لام مفخمہ ہے اس سے ملنے کی وجہ سے یہ بھی مفخمہ ہو جائے نیز وَلَا الضَّآ لِّيْنَ کے پہلے لام کو جو ضاد کے قبل ہے اور دوسرے لام کو جو ضاد کے بعد ہے باریک پڑھو ایسا نہ ہو کہ ضاد کے قرب کی وجہ سے جو مستعلیہ ہونے کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

باعث مفخم ہے دونوں لام پُر ہو جائیں خلاصہ یہ کہ لفظ جلالہ کے لام کے علاوہ ہر لام کو باریک پڑھو خواہ وہ لام اپنے مثل (یعنی لام) سے متصل ہو جیسے لِلّٰهِ اور عَلَى اللّٰهِ خواہ وہ اپنے مجانس سے متصل ہو جیسے لَنَا اور خواہ اس کے بعد حرفِ استعلاء ہو جیسے وَلْيَتَلَطَّفْ کا لام ثانی اور وَلَا الضَّآلِّيْنَ کا لام اول خواہ اس سے قبل حرف استعلاء ہو جیسے وَلَا الضَّآلِّيْنَ کا لام ثانی اسی طرح مَخْمَصَةٍ اور مَرَضٌ کے کلمات میں جو میم آ رہی ہے ان کی ترقیق کا خاص خیال کرو کہیں یہ میمیں حرف مفخم خاء، صاد، راء اور ضاد کے قریب ہونے کی وجہ سے مفخم نہ ہو جائیں۔

فائدہ : ۔شعر میں وَلَا الضْ حرف جو بیان کیا ہے وہ ضرورت شعری کی وجہ سے کیا ہے ورنہ یہ صورت نہ تو اختیاری وقف میں درست ہے اور نہ اختیاری میں نیز نہ قرآءت کی رو سے صحیح ہے نہ کتابت کے اعتبار سے۔

(۳۷) وَبَآءِ بَرْقٍ بَاطِلٍ بِهِمْ بِذِيْ

وَاحْرِصْ عَلَى الشِّدَّةِ وَالْجَهْرِ الَّذِيْ

وَبَآءِ	بَرْقٍ	بَاطِلٍ	بِهِمْ	بِذِيْ
اور (ضرور باریک پڑھو) باء کو	بَرْقٍ	بَاطِلٍ	بِهِمْ	بِذِيْ کی
وَاحْرِصْ	عَلَى	الشِّدَّةِ	وَالْجَهْرِ	الَّذِيْ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور کوشش کر	(کی ادا) پر	(صفت) شدت	اور (صفت) جہر	جو کہ

ترجمہ

اور (باریک پڑھ) باء کو بَرْقٌ، بَاطِلٌ، بِهِمْ اور بِذِیْ کی اور کوشش کر (صفت) شدت اور جہر (کی ادا) پر جو کہ۔

تشریح

اس شعر کے پہلے مصرعہ میں ناظم رحمہ اللہ نے میم کے بیان کے بعد باء کی ترقیق کا بیان فرمایا ہے کیونکہ دونوں کا ایک ہی مخرج ہے یعنی خیال رکھنا چاہیے کہ باء میں بھی تفخیم نہ ہو خصوصاً جب اس کے بعد حروف مفخم ہو جیسے بَرْقٌ، بَطَلَ، بَقَرَةٌ وغیرہ اس طرح اگر باء اور حرف مفخم کے درمیان الف ہو تو بھی باء کی تفخیم سے بچنا ضروری ہے کیونکہ الف حرف خفی ہے اس کے حائل ہونے کے باوجود حرف مفخم کی تفخیم کا اثر باء کی ترقیق پر نہیں ہو سکتا جیسے بَاغٍ، بَاطِلٍ، وَالْاَسْبَاطِ اسی طرح بِهِمْ، بِذِیْ کی باء کو حرف رخوہ کہ وہ ہاء ہے اور حرف ضعیف کہ وہ ذال ہے کی مجاورت کی وجہ سے باریک پڑھو اور اس کی وجہ یہ ہے کہ حرف خفی اور حرف ضعیف آنے کی وجہ سے باء کی شدت اور جہر دونوں قوی صفتوں کے متاثر ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے اس لیے آگے باء اور جیم میں ان دونوں صفتوں کی ادا پر زور دیتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۵۸/۳۸) فِيْهَا وَفِي الْجِيْمِ كَحُبِّ الصَّبْرِ

رَبْوَةٍ اجْتُثَّتْ وَحَجِّ الْفَجْرِ

فِيْهَا	وَفِي الْجِيْمِ	كَحُبِّ	الصَّبْرِ
اس (باء) میں	اور جیم میں ہیں	جیسے حُبِّ	اَلصَّبْرِ
رَبْوَةٍ	اجْتُثَّتْ	وَحَجِّ	الْفَجْرِ
رَبْوَةٍ	اُجْتُثَّتْ	اور حَجِّ	اَلْفَجْرِ

ترجمہ

اس (باء) میں اور جیم میں ہیں جیسے حُبِّ، اَلصَّبْرِ، رَبْوَةٍ، اُجْتُثَّتْ، حَجِّ اور اَلْفَجْرِ۔

تشریح

اس شعر میں ناظم رحمۃ اللہ علیہ نے یہ فرمایا ہے کہ باء اور جیم میں جو صفت شدت اور جہر ہے اس کو خوب خیال سے ادا کرو کیونکہ اگر ان میں یہ دونوں صفتیں ادا نہ کی گئیں تو باء مشابہ فاء کے اور جیم مشابہ شین کے ادا ہوگا ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جیم کو خصوصیت سے بیان کرنے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ اہل مصر اور شام اس کو اس کے مخرج سے صحیح ادا نہیں کرتے بلکہ اس طرح ادا کرتے ہیں کہ زبان منتشر ہو جاتی ہے جس سے جیم مشابہ شین کے ہو جاتا ہے اسی طرح بعض اہل یمن اس کے ادا کرتے وقت مخرج میں زبان کو مرتفع کر دیتے ہیں جس سے وہ کاف

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے مشابہ ہو جاتا ہے بالخصوص جبکہ اس کے بعد بعض حروف مہموسہ واقع ہوں اس لیے اس وقت جہر اور شدت کا تحفظ نہایت ضروری ہے۔[1]

مصنف رحمہ اللہ نے تین مثالیں باء کی حُبِّ، اَلصَّبْرِ، رَبْوَةٍ اور تین مثالیں جیم کی یعنی اُجْتُثَّتْ، حَجِّ اور اَلْفَجْرِ پیش کی ہیں۔

(۳۹/۶) وَبَيِّنَنْ مُّقَلْقَلاً إِنْ سَكَنَا

وَإِنْ يَّكُنْ فِي الْوَقْفِ كَانَ أَبْيَنَا

سَكَنَا	إِنْ	مُقَلْقَلاً	وَبَيِّنَنْ
وہ ساکن ہو	اگر	قلقلہ (والے حروف) کو	اور خوب ظاہر کر

أَبْيَنَا	كَانَ	فِي الْوَقْفِ	يَّكُنْ	وَإِنْ
زیادہ ظاہر	ہوگا	وقف میں	ہو	اور اگر

ترجمہ

اور خوب ظاہر کر حروفِ قلقلہ کو جب وہ ساکن ہوں اور اگر ہو وقف میں تو زیادہ ظاہر ہوگا۔

تشریح

اس شعر کا مطلب یہ ہے کہ حروف قلقلہ میں سے جن کا مجموعہ قُطْبُ جَدٍّ ہے کوئی حرفِ ساکن بسکون اصلی لازمی ہو جیسے يَقْطَعُوْنَ وغیرہ تو اس کے سکون

[1] المنح الفکریۃ شرح المقدمۃ الجزریۃ ص۳۸ مطبوعہ قرآءت اکیڈمی، لاہور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یعنی قلقلہ کو ظاہر کر کے پڑھنا چاہیے اور اگر سکون وقفی ہو یعنی وقف کے سبب سکون آیا ہو یا پہلے ہی سے سکون اصلی ہو اور پھر اس پر وقف کیا جائے جیسے فَارْغَبْ وغیرہ اس وقت قلقلہ اچھی طرح ظاہر کیا جائے گا جیسے بَرْقٌ، مُحِيْطٌ وغیرہ چنانچہ ناظم رحمہ اللہ علیہ نے اپنے قول وَاِنْ يَّكُنْ فِي الْوَقْفِ كَانَ اَبْيَنَا سے اسی کو بیان فرمایا ہے۔

قلقلہ کی پھر تین قسمیں ہیں۔

❶ ضعیف ❷ قوی ❸ اقوی

① ضعیف :- یہ ہے کہ حروف قلقلہ کو حالت وصل میں ساکن پڑھا جائے تو اس پر قلقلہ ادنیٰ درجہ کا ہے جیسے خَلَقْنَا، اَبْوَابًا، اَطْوَارًا اور وَمَنْ لَّمْ يَتُبْ فَاُولٰٓئِكَ وغیرہ۔

② قوی:- اس وقت ہے جبکہ حروف قلقلہ موقوف علیہ ہوں اور غیر مشدد ہو اس وقت قلقلہ پہلی حالت کی نسبت زیادہ قوی ہوگا جیسے فَارْغَبْ، فَانْصَبْ، فَلَقْ وغیرہ۔

③ اقوی:- اس وقت ہے جبکہ حروف قلقلہ موقوف علیہ مشدد ہوں جیسے بِغَيْرِ الْحَقِّ، وَتَبَّ وغیرہ۔ [1]

(۴۰/۷) وَحَآءَ حَصْحَصَ أَحَطْتُ الْحَقُّ

---

[1] ملخصاً الجواہر النقیۃ شرح المقدمۃ الجزریۃ ص ۹۱،۹۲

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَسِيْنَ مُسْتَقِيْمَ يَسْطُوْا يَسْقُوْا

وَحَآءَ	حَصْحَصَ	أَحَطْتُّ	الْحَقُّ
اور (خوب باریک کر) حاء کو	حَصْحَصَ	أَحَطْتُّ	اَلْحَقُّ (کی)
وَسِيْنَ	مُسْتَقِيْمَ	يَسْطُوْا	يَسْقُوْا
اور (خوب باریک پڑھ) سین کو	مُسْتَقِيْمَ	يَسْطُوْنَ	يَسْقُوْنَ (کی)

ترجمہ

اور (خوب باریک کر) حاء کو حَصْحَصَ، اَحَطْتُّ، اَلْحَقُّ کی اور سین کو مُسْتَقِيْمَ، يَسْطُوْنَ اور يَسْقُوْنَ کی۔

تشریح

اس شعر کا مطلب یہ ہے کہ حَصْحَصَ کی دونوں حاء کو اور اَحَطْتُّ اور اَلْحَقُّ کی حاء کو حروف استعلاء کی مجاورت کی وجہ سے اگر چہ بواسطہ ہی ہو صفت انفتاح اور استفال کے ساتھ باریک پڑھنا چاہیے اسی طرح يَسْطُوْنَ اور يَسْقُوْنَ کے سین کو طاء اور قاف کی وجہ سے باریک پڑھو کیونکہ طاء اور قاف حروف مستعلیہ اور شدیدہ میں سے ہیں اور سین حروف مستفلہ ورخوہ میں سے ہے اس لیے کہیں ان کی وجہ سے یہ بھی پُر نہ ہوجائے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فائدہ : ۔اس شعر کا تعلق حَاذِرَنْ اور بَيِّنَنْ دونوں سے ہوسکتا ہے لیکن بہتر یہ ہے کہ بَيِّنَنْ سے ہو۔یَسْطُوْنَ اور یَسْقُوْنَ کو ناظم رحمۃ اللہ علیہ نے وزن شعری کی وجہ سے پورا نہیں کیا۔

بَابُ الرَّاءَاتِ ۳

راء کی حالتوں کا بیان

اس باب میں ناظم رحمۃ اللہ علیہ نے راء کا حکم بیان فرمایا ہے باب الراءات پر سوال ہوتا ہے کہ راء تو ایک ہے جمع کیوں لائے ہیں تو اس کا جواب یہ ہے کہ راء تو ایک مفرد حرف ہے لیکن اس کے اقوال اور اقسام مختلف اور بہت ہیں ان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے جمع لائے ہیں جمہور کی رائے کے مطابق راء میں اصل تفخیم ہے جیسے علامہ شاطبی رحمۃ اللہ علیہ نے اختیار کیا ہے فَقَالَ:

وَفِيهَا عَدَا هٰذَا الَّذِيْ قَدْ وَصَفْتُهُ

عَلَى الْأَصْلِ بِالتَّفْخِيْمِ كُنْ مُّتَعَمِّلًا[1]

وَرَقِّقِ الرَّاءَ إِذَا مَا كُسِرَتْ (۱/۴۱)

كَذَاكَ بَعْدَ الْكَسْرِ حَيْثُ سَكَنَتْ

---

[1] حرز الامانی ووجہ التہانی ص۲۸ المعروف شاطبیۃ مطبوعہ قرآءت اکیڈمی لاہور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَرَقِّقِ	الرَّاءَ	إِذَا مَا	كُسِرَتْ
اور باریک پڑھ	راء (کو)	جب بھی	کسرہ دی گئی ہو
كَذَاكَ	بَعْدَ الْكَسْرِ	حَيْثُ	سَكَنَتْ
اسی طرح (باریک پڑھ)	کسرہ کے بعد	جب کہ	وہ ساکن ہوگئی ہو

ترجمہ

اور باریک پڑھ راء کو جب وہ کسرہ دی گئی ہو اسی طرح (یعنی باریک پڑھو) بعد کسرہ کے جب وہ ساکن ہو۔

تشریح

ناظم رحمۃ اللہ علیہ نے اس شعر کے پہلے مصرعہ میں بیان فرمایا ہے کہ جب راء پر کسرہ ہو چاہے وہ کلمہ کے شروع میں واقع ہو یا درمیان میں یا آخر میں اور خواہ اس پر کسرہ اصلی ہو یا عارضی یا ناقصہ ہو یعنی روم واختلاس کی وجہ سے پورا نہ پڑھا جاتا ہو تو اس راء کو باریک پڑھیں گے جیسے رِسٰلٰتِ ،رِضْوَانًا اور وَاَنْذِرِ النَّاسَ وغیرہ۔اس سے معلوم ہوا کہ راء امالہ والی بھی باریک ہوگی کیونکہ فتحہ کسرہ کی طرف مائل ہوتا ہے اس لیے اس راء کو بھی کسرہ کی وجہ سے باریک پڑھیں گے اس کے مفہوم مخالف سے یہ نکلا کہ راء زبر اور پیش والی پُر ہوگی تو یہاں سے دو باریک اور دو پُر کی قسمیں نکلیں۔

شعر کے دوسرے مصرعہ میں ناظم رحمۃ اللہ علیہ نے راء کی ترقیق کا ایک دوسرا قاعدہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کلیہ بتایا ہے یعنی مثل راء مکسورہ کے وہ راء بھی باریک پڑھی جاتی ہے جو کہ ساکن ہو اور بعد کسرہ کے واقع ہو جیسے فِرْعَوْنَ وغیرہ مگر اس راء کے باریک پڑھنے کے لیے دو شرطیں ہیں جو مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے اگلے شعر میں بیان فرمائی ہیں اس سے معلوم ہوا کہ راء ساکنہ ماقبل ساکن ماقبل کسرہ ہو تو راء باریک ہوگی یہ صورت حالت وقف میں ہوتی ہے اس کے مفہوم مخالف سے معلوم ہوا کہ راء ساکن ماقبل زبر یا پیش ہو تو راء پُر ہوگی اسی طرح راء ساکن اس سے پہلے بھی ساکن اور اس سے پہلے زبر یا پیش ہو تو یہ راء پُر ہوگی یہ صورت بھی حالت وقف میں ممکن ہے۔

(۲/۴۲) إِنْ لَّمْ تَكُنْ مِّنْ قَبْلِ حَرْفِ اسْتِعْلاَ

أَوْ كَانَتِ الْكَسْرَةُ لَيْسَتْ أَصْلاَ

حَرْفِ اسْتِعْلاَ	قَبْلِ	مِّنْ	لَّمْ تَكُنْ	إِنْ
حرف استعلاء	پہلے	سے	نہ ہو وہ (راء ساکنہ بعد الکسر)	اگر
أَصْلاَ	لَيْسَتْ	الْكَسْرَةُ	كَانَتِ	أَوْ
اصلی	غیر	(ماقبل کا) کسرہ	نہ ہو	اور

ترجمہ

اگر نہ ہو وہ (راء ساکنہ بعد الکسر) پہلے حرف استعلاء سے اور نہ ہو (ماقبل کا) کسرہ غیر اصلی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تشریح

اس شعر میں ناظم رحمۃ اللہ علیہ نے راء ساکن ماقبل مکسور کے باریک ہونے کی دو شرطیں بیان کی ہیں یعنی راء ساکنہ ماقبل مکسور اس وقت باریک پڑھی جائے گی جبکہ اس کے بعد حرف مستعلیہ نہ ہو ورنہ یہ پُر ہوگی جیسے مِرْصَادًا اور اِرْصَادًا، قِرْطَاسٍ اور فِرْقَةٍ قرآن مجید میں یہی چار کلمات آئے ہیں دوسری شرط یہ ہے کہ اس راء ساکنہ سے پہلے کسرہ عارضی یا غیر اصلی یا کسرہ منفصلہ نہ ہو بلکہ اصلی اور متصلہ ہو کیونکہ کسرہ عارضی و منفصلہ ہونے کی صورت میں یہ راء پُر ہوگی باریک نہ ہوگی جیسے اِرْجِعِیْ، اِرْتَابُوْا وغیرہ۔

فائدہ :۔ راء مشددہ حکم میں ایک راء کے ہوتی ہے پس یہ اپنی حرکت کے اعتبار سے باریک یا پُر پڑھی جاتی ہے نہ کہ پہلے کی حرکت کے اعتبار سے جیسے فَفِرُّوْٓا اِلَی اللّٰہِ، دُرِّیٌّ وغیرہ۔

خلاصہ:۔ راء ذیل کی گیارہ حالتوں میں باریک ہوتی ہے۔

❶ راء کا کسرہ اصلی ہو ❷ راء کا کسرہ عارضی ہو ❸ راء ساکن ہو اور اس سے پہلے اسی کلمہ میں کسرہ لازمی ہو اور اس کے بعد اسی کلمہ میں استعلاء کا حرف نہ ہو ❹ راء میں امالہ ہو رہا ہو ❺ راء وقف کی وجہ سے ساکن ہو اور اس سے پہلے کسرہ ہو ❻ راء پیش والی پر اشمام سے وقف ہو اور اس سے پہلے کسرہ ہو ❼ کسرہ والی راء پر روم سے وقف کیا جائے ❽ راء پر وقف بالاسکان کیا ہو اور اس سے پہلے یاء ساکنہ ہو ❾ راء پر اشمام سے وقف کیا ہو اور اس سے پہلے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

یاء ساکنہ ہو ⑮ راء پر اسکان سے وقف کیا جائے اور اس سے پہلے یاء کے علاوہ کوئی اور حرف ساکن ہو اور راء سے پہلے تیسرے حرف پر کسرہ ہو ⑯ راء پر اشمام سے وقف ہو اور اس سے پہلے یاء کے علاوہ کوئی ساکن ہو اور راء سے پہلے تیسرے حرف کا کسرہ ہو۔

ذیل کی چودہ صورتوں میں راء پُر ہوتی ہے۔

① راء پر فتحہ ہو ② ضمہ ہو ③ ضمہ والی راء پر روم کے ساتھ وقف کیا جائے ④، ⑤ راء ساکن سے پہلے فتحہ یا ضمہ ہو ⑥ تا ⑨ راء پر اسکان یا اشمام سے وقف ہو اور اس سے پہلے فتحہ یا ضمہ ہو ⑩، ⑪ راء سے پہلے یاء کے علاوہ کوئی حرف ساکن ہو اور اس سے پہلے حرف پر فتحہ یا ضمہ ہو ⑫ تا ⑭ راء ساکنہ سے پہلے کسرہ دوسرے کلمہ میں ہو یا اسی کلمہ میں ہو لیکن عارضی ہو یا کسرہ تو اصلی ہو اور اسی کلمہ میں بھی ہو لیکن راء کے بعد اسی کلمہ میں استعلاء کا حرف ہو۔ [1]

اور ذیل کی سات صورتوں میں راء مختلف فیہ ہے۔

1 مِصۡرَ جو کل چار جگہ قرآن مجید میں آیا ہے جس کی تفصیل اس طرح ہے

1 مِنۡ مِّصۡرَ لِامۡرَاَتِهٖ (یوسف)

2 مُلۡكُ مِصۡرَ (الزخرف)

3 اُدۡخُلُوۡا مِصۡرَ (یوسف)

4 بِمِصۡرَ بُيُوۡتًا (یونس)

---

[1] العطایا الوھبیۃ شرح المقدمۃ الجزریۃ الشیخ رحیم بخش پانی پتی رحمہ اللہ ص ۱۹ مطبوعہ مسجد سراجاں حسین آگاہی ملتان پاکستان

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

② فَاَسْرِ جو کہ تین جگہ آیا ہے جس کی تفصیل اس طرح ہے

① فَاَسْرِ بِاَهْلِكَ (هود)

② فَاَسْرِ بِعِبَادِيْ (الدخان)

③ فَاَسْرِ بِاَهْلِكَ (الحجر)

③ اَنْ اَسْرِ جو کہ دو جگہ آیا ہے جس کی تفصیل اس طرح ہے

① اَنْ اَسْرِ بِعِبَادِيْ (طٰه)

② اَنْ اَسْرِ بِعِبَادِيْ اِنَّكُمْ (الشعراء)

④ نُذُرِ (جو کہ سورۃ القمر میں چھ جگہ ہے)

⑤ وَاللَّيْلِ اِذَا يَسْرِ (الفجر)

⑥ اَلْجَوَارِ جو کہ تین جگہ آیا ہے جس کی تفصیل اس طرح ہے

① وَلَهُ الْجَوَارِ (الرحمٰن)

② اَلْجَوَارِ فِي الْبَحْرِ (الشورٰی)

③ اَلْجَوَارِ الْكُنَّسِ (التکویر)

⑦ عَيْنَ الْقِطْرِ (سورۃ سبا میں) وقفاً دو وجہیں ہیں مگر ترقیق بہتر ہے۔

یہ سب وہ کلمات ہیں جن میں وقفاً دو وجہیں جائز ہیں یعنی تفخیم و ترقیق۔ [1]

(۳۱/۴۳) وَالْخُلْفُ فِيْ فِرْقٍ لِّكَسْرٍ يُّوْجَدُ

وَأَخْفِ تَكْرِيْرًا إِذَا تُشَدَّدُ

---

[1] تحبیر التجوید ص ۱۳۰ از استاذی الشیخ القاری محمد ادریس العاصم مدظلہ فاضل مدینہ یونیورسٹی مطبوعہ قرآءت اکیڈمی، لاہور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

وَالْخُلْفُ	فِيْ	فِرْقٍ	لِكَسْرٍ	يُوْجَدُ
اور خُلف	میں	(کُلُّ) فِرْقٍ	بوجہ کسرہ کے	پایا جاتا ہے
وَأَخْفِ	تَكْرِيْرًا		إِذَا	تُشَدَّدُ
اور چھپاؤ	(صفت) تکریر کو		جب	وہ مشدد ہو

ترجمہ

اور خُلف كُلُّ فِرْقٍ (شعراء، ع ۴) میں بوجہ کسرہ کے پایا جاتا ہے اور چھپا (صفت) تکریر کو جب مشدد ہو وہ (یعنی راء کو نرمی سے ادا کرو)۔

تشریح

اس شعر کے پہلے مصرعہ میں ناظم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ كُلُّ فِرْقٍ (جو سورۃ الشعراء) میں ہے اس کی راء میں قراء کا اختلاف ہے یعنی اس کو پُر اور باریک دونوں طرح پڑھا گیا ہے جس راء ساکن سے پہلے کسرہ ہو اگر اسی کلمہ میں اس راء کے بعد کوئی حرف مستعلیہ ہو تو وہ راء حروف استعلاء کی وجہ سے پُر پڑھی جائے گی مثالیں گزر چکی ہیں اس قاعدہ کے مطابق لفظ فِرْقٍ کی راء بھی پُر ہونی چاہیے لیکن بعض قراء حضرات اس کو باریک پڑھتے ہیں ان کی دلیل یہ ہے کہ راء ساکنہ کے بعد گو حرف استعلاء ہے لیکن چونکہ وہ مکسور ہے اس لیے کسرہ کی وجہ سے اس کی قوت کم ہو گی پس راء ساکنہ سے پہلے کسرہ ہونے کی وجہ سے حسب قاعدہ مرقق ہو گی اور علامہ دانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اَلْوَجْهَانِ جَيِّدَانِ یعنی ترقیق

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور تفخیم دونوں وجوہ عمدہ ہیں۔ (1)

پھر دوسرے مصرعہ میں راء کے متعلق ایک خاص تنبیہ فرمائی ہے کہ جب یہ مشدد ہو تو اس میں تکریر کو چھپانا چاہیے یعنی اس کو ظاہر نہیں کرنا چاہیے۔ رہا یہ اشکال کہ اوپر صفات کی بحث میں تو راء کے بارے میں یہ فرمایا تھا کہ وَبِتَكْرِيرٍ جُعِلْ یعنی راء صفت تکریر سے متصف ہے اور یہاں تکریر کے چھپانے اور اس کے ظاہر نہ کرنے کا حکم دے رہے ہیں سو اس کا جواب یہ ہے کہ وَبِتَكْرِيرٍ جُعِلْ میں جس تکریر کا ذکر ہے اس سے مراد مشابہت تکرار ہے جبکہ اس شعر میں تکرار حقیقی کو چھپانے کا حکم دیا ہے لہٰذا یہ دونوں الگ الگ حکم ہیں۔

بَابُ اللَّامَاتِ

لام کی حالتوں کا بیان

اس باب میں ناظم رحمۃ اللہ علیہ نے پُر لام کے قاعدے بیان کیے ہیں بَابُ اللَّامَاتِ پر سوال ہوتا ہے کہ لام ایک ہے جمع کیوں لائے تو اس کا جواب یہ ہے کہ لام کی مختلف اقوال واقسام کی طرف اشارہ کرتے ہوئے جمع لائے ہیں جیسے لام تعریف، لام تاکید، لام امر اور لام نہی وغیرہ ان تمام قسموں میں سے صرف اسم جلالہ پُر پڑھا جاتا ہے وہ بھی اس شرط پر کہ اس کے ماقبل فتحہ یا ضمہ ہو باقی تمام لام باریک پڑھے جاتے ہیں لام میں ترقیق اکثر اور تفخیم اقل ہے اس لیے

(1) الحواشی المفہمۃ شرح المقدمۃ الجزریۃ ص ۳۸ مطبوعہ قراءٓت اکیڈمی، لاہور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ناظم رحمۃ اللہ علیہ نے اس رسالہ کے اختصار کو سامنے رکھتے ہوئے صرف تفخیم کا قاعدہ بیان فرمایا ہے اسی سے ترقیق کے قواعد نکالے جا سکتے ہیں۔

(۱/۴۴) وَفَخِّمِ اللَّامَ مِنَ اسْمِ اللهِ

عَنْ فَتْحٍ اوْضَمٍّ كَعَبْدُ اللهِ

وَفَخِّمِ	اللَّامَ	مِنَ	اسْمِ اللهِ
اور پُر پڑھ	لام کو	میں	اللہ کے نام
عَنْ	فَتْحٍ	أَوْضَمٍّ	كَعَبْدُ اللهِ
بعد	فتحہ	یا ضمہ (کے)	جیسے عَبْدُ اللهِ

ترجمہ

اور پُر پڑھ لام کو اللہ کے نام میں بعد فتحہ یا ضمہ کے جیسے عَبْدُ اللهِ۔

تشریح

لام اسم جلالہ کا قاعدہ یہ ہے کہ جب اس سے پہلے فتحہ یا ضمہ ہو تو یہ لام پُر ہوگا جیسے اَرَادَ اللهُ، رَفَعَهُ اللهُ اور اگر اس لام سے پہلے کسرہ ہو تو باریک ہوگا جیسے لِلّٰهِ اور یہی حکم اَللّٰهُمَّ کا ہے یہ اصل میں یَا اَللهُ تھا یاء کو حذف کر کے آخر میں میم لگا دی لہٰذا اس سے پہلے حرف مفتوح یا مضموم ہوگا تو اس کا لام بھی پُر ہوگا جیسے قَالُوْا اللّٰهُمَّ، مَرْيَمَ اللهُ اور اس کے ماقبل اگر حرف مکسور ہو تو اس کا لام

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باریک ہوگا جیسے قُلِ اللّٰھُمَّ۔

فائدہ:۔ مَا وَلّٰھُمْ کا لام بھی باریک پڑھا جائے گا کیونکہ یہ لام لفظ اللہ کا نہیں۔

بَابُ الْاِسْتِعْلَاءِ وَالْاِطْبَاقِ ۵

استعلاء اور اطباق کا بیان

اس باب میں ناظم رحمۃ اللہ علیہ نے استعلاء اور اطباق کی تفخیم اور دوسری صفات کے خاص اہتمام کا بیان کیا ہے۔

(۱/۴۵) وَحَرْفَ الْاِسْتِعْلَآءِ فَخِّمْ وَاخْصُصَا

اَلْاِطْبَاقَ أَقْوٰی نَحْوُ قَالَ وَالْعَصَا

وَاخْصُصَا	فَخِّمْ	الْاِسْتِعْلَآءِ	وَحَرْفَ
اور خاص کر	پُر پڑھ	استعلاء کا	اور حرف

وَالْعَصَا	قَالَ	نَحْوُ	أَقْوٰی	اَلْاِطْبَاقَ
اور اَلْعَصَا	قَالَ	جیسے	(اس حال میں) کہ وہ زیادہ قوی ہے	(حرف) اطباق کو

ترجمہ

اور حرف استعلاء کو پُر پڑھ اور خاص کر حرف اطباق کو (مزید تفخیم کے ساتھ) دراں حال کہ وہ زیادہ قوی (التفخیم) ہوتا ہے جیسے قَالَ اور عَصَا۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تشریح

یعنی سات حروف مستعلیہ خُصَّ ضَغْطٍ قِظْ کوجن کا باب صفات لازمہ میں ذکر آچکا ہے مفخم پڑھنا چاہیے کیونکہ تفخیم ان کی ذاتی اور لازمی صفت ہے جو ہر حال میں پائی جاتی ہے خصوصاً حروف مطبقہ کو جو کہ ص، ض، ط، ظ چار حرف ہیں کیونکہ ان کی تفخیم بہ نسبت حروف مستعلیہ کے زیادہ قوی ہے پس ان دونوں میں عموم خصوص مطلق کی نسبت ہوئی اس لیے کہ ہر مطبقہ مستعلیہ ہے اور ہر مستعلیہ مطبقہ نہیں ہے۔ مثال مستعلیہ وغیر مطبقہ کی قَالَ اور مثال مستعلیہ اور مطبقہ کی عَصَا۔

ناظم رحمۃ اللہ علیہ کا قاف اور صاد کو مثالوں میں لانے سے ایک باریک نکتہ کی طرف اشارہ کرنا مقصود ہے وہ یہ کہ قاف حروف مستعلیہ غیر مطبقہ میں سے سب سے قوی ہے اور ص حروف مطبقہ میں سب سے زیادہ ضعیف ہے گویا ناظم رحمۃ اللہ علیہ فرمانا چاہتے ہیں کہ حروف مستعلیہ غیر مطبقہ خواہ کتنا ہی قوی ہو حرف مطبقہ کے مقابلے میں اس کی تفخیم ناقص ہوگی خواہ وہ حرف مطبقہ اطباق والے حرفوں میں اضعف ہی کیوں نہ ہوں۔ (1)

(۴۶/۲۰) وَبَيِّنِ الْإِطْبَاقَ مِنْ أَحَطْتُ مَعْ

بَسَطْتَ وَالْخُلْفُ بِنَخْلُقْكُّمْ وَقَعْ

مَعْ	أَحَطْتُّ	مِنْ	الْإِطْبَاقَ	وَبَيِّنِ

(1) المنح الفکریۃ شرح المقدمۃ الجزریۃ ص۴۴ ملا علی قاریؒ مطبوعہ قرآءت اکیڈمی، لاہور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور ظاہر کر	(صفت) اطباق کو	میں	أَحَطْتُّ	ساتھ
بَسَطْتَّ	وَالْخُلْفُ	بِنَخْلُقْكُّمْ	وَقَعْ	
بَسَطْتَّ	اور خُلف	اَلَمْ نَخْلُقْكُّمْ میں	واقع ہوا ہے	

ترجمہ

اور ظاہر کر اطباق کو اَحَطْتُّ میں مع بَسَطْتَّ وغیرہ کے اور خُلف اَلَمْ نَخْلُقْكُّمْ میں واقع ہوا ہے۔

تشریح

ناظم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ صفت اطباق جو لفظ اَحَطْتُّ اور بَسَطْتَّ کی طاء میں پائی جاتی ہے اس کو خوب ظاہر کر کے پڑھنا چاہیے تاکہ طاء جو مطبقہ مستعلیہ مجہورہ ہے تاء منفتحہ، مستفلہ، مہموسہ کے مشابہ نہ ہو جائے اور یہی حکم علی مَافَرَّطْتُّ اور مَافَرَّطْتُّمْ کی طاء کا ہے ناظم رحمہ اللہ نے اختصار کے پیش نظر صرف دو کلمات کو بیان کیا ہے اس کے بعد فرماتے ہیں کہ لفظ اَلَمْ نَخْلُقْكُّمْ جو سورۃ مرسلات میں ہے اس میں اختلاف ہے کہ نَخْلُقْكُّمْ کے قاف کا جب کاف میں ادغام کیا جاتا ہے تو حرف قاف کی صفت استعلاء باقی رہے گی یا نہیں رہے گی اور مصنف رحمہ اللہ نے اپنی کتاب تمہید میں فرمایا ہے کہ صفت استعلاء کا قاف میں باقی رکھنا مکی رحمہ اللہ وغیرہ کا مذہب ہے اور ثانی مذہب علامہ دانی رحمہ اللہ کا ہے اور

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اس کے بعد فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک دونوں وجہیں حسن ہیں (۱) اور مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب النشر میں کہا ہے کہ محض ادغام کرنا روایت کے لحاظ سے زیادہ صحیح اور قیاس کے لحاظ سے مناسب تر ہے۔ (۲)

(۳۱/۴۷) وَاحْرِصْ عَلَى السُّكُوْنِ فِيْ جَعَلْنَا

أَنْعَمْتَ وَالْمَغْضُوْبِ مَعْ ضَلَلْنَا

وَاحْرِصْ	عَلَى	السُّكُوْنِ	فِيْ	جَعَلْنَا
اور کوشش کر	پر	سکون (ادا کرنے)	میں	جَعَلْنَا

أَنْعَمْتَ	وَالْمَغْضُوْبِ	مَعْ	ضَلَلْنَا
أَنْعَمْتَ	اور اَلْمَغْضُوْبِ	ساتھ	ضَلَلْنَا (کے)

ترجمہ

اور کوشش کر سکون کو (ادا کرنے) پر جَعَلْنَا، اَنْعَمْتَ اور اَلْمَغْضُوْبِ میں بمع ضَلَلْنَا کے۔

تشریح

اس شعر کا مفہوم یہ ہے کہ لفظ جَعَلْنَا میں لام کے سکون کو اور اَنْعَمْتَ میں

(۱) التمهيد في علم التجويد ص۱۰۰ مطبوعة مؤسسة الرسالة بيروت لبنان

(۲) النشر في القراءات العشر جلد دوم ص۱۰ مطبوعة دار الكتب العلمية بيروت لبنان

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نون ومیم کے سکون کا اور اَلْمَغْضُوْبِ میں غین کے سکون کو اور ضَلَلْنَا میں دوسرے لام کے سکون کو خوب ظاہر کر کے پڑھنا چاہیے تا کہ یہ حروفِ ساکنہ متحرک نہ ہو جائیں جیسا کہ بعض جاہل ان کو متحرک ادا کر دیتے ہیں اور خصوصیت کے ساتھ ان مواضع میں سکون کی حفاظت کا دھیان ضروری ہے جہاں ترکِ سکون سے بے جگہ ادغام ہونے کا اندیشہ ہو جیسے جَعَلْنَا اور ضَلَلْنَا اور اس قسم کے دیگر اور کلمات جہاں خیال نہ کرنے سے نون میں لام کا ادغام ہو جاتا ہے۔

فائدہ: مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے جو مثالیں ذکر فرمائی ہیں ان میں کوئی انحصار نہیں ہے بلکہ ہر جگہ پر ساکن کے سکون کو ظاہر کر کے پڑھنا ضروری ہے خاص کر جہاں ادغام کا بھی احتمال پایا جاتا ہو اور وصلاً اور روایتاً ادغام جائز نہ ہو۔

(۴۸) وَخَلِّصِ انْفِتَاحَ مَحْذُوْرًا عَسٰى
خَوْفَ اشْتِبَاهِهٖ بِمَحْظُوْرًا عَصٰى

وَخَلِّصِ	انْفِتَاحَ	مَحْذُوْرًا	عَسٰى
اور صفائی سے ادا کر	(صفت) انفتاح کو	مَحْذُوْرًا	(اور) عَسٰى
خَوْفَ	اشْتِبَاهِهٖ	بِمَحْظُوْرًا	عَصٰى
(بوجہ) خوف ہونے	ان (حروف) کے ہم شکل ہو جانے کے	مَحْظُوْرًا کے ساتھ	(اور) عَصٰى

ترجمہ

اور صفائی سے ادا کر (صفت) انفتاح کو مَحْذُوْرًا اور عَسٰى کی بوجہ خوف

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہونے ان کے ہم شکل ہوجانے کے مَحْظُوْرًا اور عَصٰی کے ساتھ۔

تشریح

اس شعر کا مطلب یہ ہے کہ سورۃ بنی اسرائیل کے دوسرے رکوع میں مَحْظُوْرًا (بالظاء) ہے اور اسی سورت کے چھٹے رکوع میں مَحْذُوْرًا (بالذال) آیا ہے ظاء حروف مطبقہ میں سے ہے اور ذال حروف منفتحہ میں سے اگر ظاء کی صفت اطباق ادا نہ ہوتو مَحْظُوْرًا، مَحْذُوْرًا بن جائے گا اسی طرح اگر مَحْذُوْرًا کی ادائیگی کے وقت انفتاح کے بجائے اطباق ادا ہوا تو مَحْذُوْرًا کا مَحْظُوْرًا کے ساتھ اشتباہ لازم آئے گا اسی طرح عَصٰی اور عَسٰی کو لے لو کہ سورۃ مزمل کے پہلے رکوع میں ہے عَصٰی (بالصاد) اور سورۃ بنی اسرائیل کے آٹھویں رکوع میں عَسٰی (بالسین) ہے۔ سین اور صاد کا مخرج متحد ہے اور جن حرفوں کا مخرج ایک ہے وہ اپنی اپنی صفات میں باہم ممتاز ہوتے ہیں لہٰذا اگر ان میں سے ہر ایک کو اور ایسے ہی ہر حرف متحد فی المخرج کو ایک دوسرے سے ممتاز اور جدا کر کے نہ پڑھا گیا تو یہ آپس میں ایک دوسرے کے مشابہ ہوجائیں گے۔ (خوب سمجھ لو)

(۴۹/۵) وَرَاعِ شِدَّةً بِكَافٍ وَّبِتَا

كَشِرْكِكُمْ وَتَتَوَفّٰى فِتْنَتَا

وَّبِتَا	بِكَافٍ	شِدَّةً	وَرَاعِ
اور تاء میں	کاف میں	(صفت) شدت کا	اور خیال رکھ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فِتْنَتَا	وَتَتَوَفّٰى	كَشِرْكِكُمْ
فِتْنَةٌ	اور تَتَوَفّٰى	جیسے شِرْكِكُمْ

ترجمہ

اور خیال رکھ (صفت) شدت کا کاف اور تاء میں جیسے شِرْكِكُمْ اور تَتَوَفّٰى اور فِتْنَةً۔

تشریح

اس شعر میں ناظم رحمۃ اللہ علیہ نے کاف اور تاء کی صفت شدت کا خاص خیال رکھنے کا حکم فرمایا ہے کیونکہ ان دونوں کے مہموسہ ہونے کی وجہ سے باقی حروف شدیدہ کے مقابلہ میں ایک گونہ ضعف پایا جاتا ہے ایسا نہ ہو کہ ہمس کی وجہ سے شدت چھوٹ جائے اور یہ دونوں حروف بجائے شدیدہ کے رخوہ ہو جائیں خصوصاً جب دو کاف اور دو تاء اکٹھی ایک جگہ آرہی ہوں تو شدت کی ادئیگی کا خیال رکھنا اور ضروری ہو جاتا ہے جیسے يَكْفُرُوْنَ بِشِرْكِكُمْ. مَنَاسِكَكُمْ اور تَتَوَفّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ وغیرہ اس میں ایک غلطی یہ بھی پائی جاتی ہے کہ بہت سے لوگ کاف اور تاء میں ہاء کی آمیزش کر کے کھا، تھا پڑھتے ہیں اور بعض لوگ اس میں صفت صفیر ادا کرتے ہیں اس سے بچنا ضروری ہے۔ استاذ القراء والمجودین الشیخ القاری المقری اظہار احمد تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں سچ ہے سَلِ الْمُجَرَّبَ وَلَا تَسْئَلِ الْحَكِيْمَ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فائدہ: ۔علامہ جزری رحمۃ اللہ علیہ نے جن عیوب پر متنبہ کیا ہے وہ ان کے بہترین تجربات کا آئینہ دار ہے پہلے ہمیں بھی یہ بات بے جوڑ نظر آیا کرتی تھی کہ کاف و تاء کو سین سے کون بدلتا ہوگا لیکن پڑھاتے وقت ایسے متعدد طلباء سننے میں آئے کہ کاف و تاء ساکنہ میں صفیر نکالتے ہیں۔حقیقت یہ ہے کہ حروف کی ادائیگی کے عیوب عقل سے نہیں ہوتے بلکہ تجربات کی روشنی میں دریافت ہوتے ہیں۔(۱)

بَابُ الْاِدْغَامِ (۲)

ادغام کا بیان

(۵۰) وَأَوَّلَیْ مِثْلٍ وَّجِنْسٍ إِنْ سَكَنْ

أَدْغِمْ كَقُلْ رَّبِّ وَبَلْ لَّا وَأَبِنْ

سَكَنْ	إِنْ	وَّجِنْسٍ	مِثْلٍ	وَأَوَّلَیْ
ساکن ہوں	اگر	اور متجانسین کے	مثلین	اور پہلے (حرف)

وَأَبِنْ	وَبَلْ لَّا	كَقُلْ رَّبِّ	أَدْغِمْ
اور اظہار کر	اور بَلْ لَّا	جیسے قُلْ رَّبِّ	ادغام کر

ترجمہ

اور متماثلین اور متجانسین کے پہلے حرف اگر ساکن ہوں تو (ان کے مابعد کے حرف متحرک میں) ادغام کر جیسے قُلْ رَّبِّ اور بَلْ لَّا اور اظہار کر۔

(۱) الجواھر النقیۃ شرح المقدمۃ الجزریۃ ص ۳۱ للشیخ المقری اظہار احمد تھانوی رحمۃ اللہ علیہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۵۱-۵۰) فِیْ یَوْمِ مَعْ قَالُوْا وَهُمْ وَقُلْ نَعَمْ
سَبِّحْهُ لَا تُزِغْ قُلُوْبَ فَالْتَقَمْ

فِیْ یَوْمِ	مَعْ	قَالُوْا وَهُمْ	وَقُلْ نَعَمْ
فِیْ یَوْمٍ	ساتھ	قَالُوْا وَهُمْ	اور قُلْ نَعَمْ
سَبِّحْهُ	لَا تُزِغْ قُلُوْبَ	فَالْتَقَمْ	
سَبِّحْهُ	لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا	فَالْتَقَمَهُ	

ترجمہ

فِیْ یَوْمِ میں ساتھ ہی قَالُوْا وَهُمْ میں اور قُلْ نَعَمْ اور سَبِّحْهُ اور لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا اور فَالْتَقَمَهُ میں۔

تشریح

ناظم رحمہ اللہ نے مذکورہ بالا دو شعروں میں مختصر مگر جامع طریقہ سے ادغام کا محل، مثلین ومتجانسین، ادغام کی شرط اور ادغام کے موانع بیان فرمائے ہیں۔

ادغام کی تعریف

ادغام کے لغوی معنی ہیں اِدْخَالُ الشَّیْءِ فِی الشَّیْءِ یعنی ایک چیز کو دوسری چیز میں داخل کرنا پہلے حرف کو مدغم اور دوسرے کو مدغم فیہ کہتے ہیں۔

ادغام کی اصطلاحی تعریف

ساکن حرف کو متحرک حرف کے ساتھ ملا کر اس طرح پڑھنا کہ وہ دونوں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک ایسا مشدد حرف ہو جائیں جن کی ادا میں زبان ایک مرتبہ اٹھے۔ (۱)

ادغام کا سبب

ادغام کے تین سبب ہیں۔

(۱) مثلین (۲) متجانسین (۳) متقاربین

❶ ادغام مثلین

ایسے دو حرف جن کی صفات اور مخارج ایک ہی ہوں مثلین کہتے ہیں مثلاً ب ب، ت ت۔ (۲)

❷ ادغام متجانسین

ایسے دو حروف جن کا مخرج ایک ہو مگر صفات میں اختلاف ہو متجانسین کہلاتے ہیں مثلاً طاء اور تاء، (۳) ذال اور ظاء وغیرہ۔ (۴)

❸ متقاربین

ایسے دو حروف جو قریب المخرج ہوں یا ان کی صفات میں اختلاف پایا جاتا ہو متقاربین کہلاتے ہیں۔ جیسے ن اور راء، ق اور ک وغیرہ۔ (۵)

ناظم رحمہ اللہ نے ادغام متقاربین کو بیان نہیں فرمایا اس کی وجہ یہ ہے کہ

---

(۱) الدقائق المحکمة شرح المقدمة الجزرية فی علم التجويد الشيخ الاسلام زکريا انصاری ص ۸۰

(۲) اِضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ، كَانَتْ تَّعْبُدُ، قُلْ لَّآ اَجِدُ فِيْمَا وغیرہ

(۳) وَقَالَتْ طَّآئِفَةٌ

(۴) اِذْ ظَّلَمُوْٓا وغیرہ

(۵) اَلَمْ نَخْلُقْكُّمْ، مِنْ رَّبِّكُمْ وغیرہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ناظم رحمہ اللہ کا یہ رسالہ کسی خاص روایت کے مسائل کے لیے نہیں بلکہ متفق علیہ یا کثیر الوقوع قواعد کے لیے لکھا گیا ہے۔ (۱)

اور متقاربین میں بڑا اختلاف ہے اس لیے متقاربین کا ذکر نہیں کیا گیا۔

قُلْ رَّبِّ کی مثال پر سوال وجواب

ناظم رحمہ اللہ قُلْ رَّبِّ متجانسین کی مثال لائے اور یہ فراء کے مذہب پر متجانس ہے حالانکہ مخارج کے بیان میں خلیل نحوی رحمہ اللہ کا مذہب اختیار کیا گیا تو ناظم رحمہ اللہ نے ایسا کیوں کیا؟

جواب(۱):۔ اکثر قراء لام، راء اور نون کا ایک مخرج کہتے ہیں اور اکثر نحات ان کے علیحدہ علیحدہ تین مخرج قرار دیتے ہیں۔ لہٰذا مصنف رحمہ اللہ نے مخارج کے بیان میں تو نحویوں کے مذہب کو اختیار کیا تا کہ مخارج کی تعداد میں اضافہ سے حروف کو مخارج میں زیادہ سے زیادہ امتیاز حاصل ہو اور اس جگہ باب ادغام میں قراء کے مذہب پر لام، نون، راء کا ایک مخرج قرار دیتے ہوئے متجانسین کی مثال میں پیش کیا کیونکہ ادغام کا تعلق احکام قرآءت سے ہے۔ (۲)

جواب(۲):۔ یہ ہے کہ ممکن ہے کہ ناظم رحمہ اللہ نے امام فراء کے مذہب کی جانب اشارہ کیا ہو۔

نوٹ:۔ تفصیلی جوابات کے لیے الجواہر النقیۃ فی شرح المقدمۃ الجزریۃ جو میرے

---

(۱) المنح الفکریۃ شرح المقدمۃ الجزریۃ ص۰۰ملا علی قاری رحمہ اللہ

(۲) الجواھر النقیۃ شرح المقدمۃ الجزریۃ بحوالہ المنح الفکریۃ شرح المقدمۃ الجزریۃ. الدقائق المحکمۃ شرح المقدمۃ الجزریۃ وعین الفکریۃ شرح المقدمۃ الجزریۃ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دادا استاذ شیخ القراء حضرت مولانا قاری المقری اظہار احمد رحمہ اللہ تھانوی کی مایہ ناز تصنیف ہے اس سے استفادہ فرمائیں۔

کیفیت کے اعتبار سے ادغام کی دو اقسام ہیں۔

❶ تام ❷ ناقص

(۱) ادغام تام

مدغم کو مدغم فیہ میں اس طرح داخل کرنا کہ مدغم کی کوئی صفت باقی نہ رہے جیسے اِذْ ظَّلَمَ، قُلْ رَّبِّ، مِنْ رَّسُوْلٍ وغیرہ۔

(۲) ادغام ناقص

مدغم کو مدغم فیہ میں اس طرح داخل کرنا کہ مدغم کی کوئی صفت باقی رہ جائے جیسے مَنْ یَّقُوْلُ، اَنْ یَّأْتِیَهٗ، اَنْ یُّغْوِیَكُمْ وغیرہ۔

نوٹ:۔ مثلین میں ادغام صرف تام ہوتا ہے ناقص نہیں ہوتا متجانسین اور متقاربین میں تام اور ناقص دونوں ہوتے ہیں۔

مدغم کے اعتبار سے ادغام کی دو قسمیں ہیں

❶ ادغام کبیر ❷ ادغام صغیر

(۱) ادغام کبیر

مدغم اور مدغم فیہ اگر دونوں متحرک ہوں اور مدغم کو ساکن کر کے مدغم فیہ میں ادغام کیا جائے تو ایسا ادغام، ادغام کبیر کہلاتا ہے۔ البتہ روایت حفص رحمہ اللہ میں ادغام کبیر صرف پانچ کلمات میں ہوا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱)تَأْمُرُوٓنِّيْ (الزمر)(۲)اَتُحَآجُّوٓنِّيْ (الانعام)(۳)مَكَّنِّيْ (الکہف)

(۴)لَاتَأْمَنَّا (یوسف)(۵)نِعِمَّا (البقرۃ،النساء)

ان کلمات کی اصلیں یہ ہیں۔

(۱)تَأْمُرُوْنَنِيْ (۲)اَتُحَآجُّوْنَنِيْ (۳)مَكَّنَنِيْ (۴)لَاتَأْمَنُنَا (۵)نِعْمَمَا

(۲)ادغام صغیر

اگر مدغم ساکن اور مدغم فیہ متحرک ہو تو اس ادغام کو ادغام صغیر کہتے ہیں جیسے قَدْدَّخَلُوْا۔

ادغام کی شرط

ادغام صغیر جس کا یہاں بیان مقصود ہے اس کی شرط یہ ہے کہ پہلا حرف یعنی مدغم ساکن ہو ناظم رحمۃ اللہ علیہ نے اِنْ سَكَنْ میں یہی شرط بیان فرمائی ہے شعر نمبر ۵۰ کے آخری لفظ وَاَبِنْ سے لے کر شعر نمبر ۵۱ کے آخر تک مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے ادغام کے موانع بیان فرمائے ہیں مثلین کے موانع فِيْ يَوْمٍ ،قَالُوْا وَهُمْ ہیں ان میں ادغام نہیں کیا جائے گا بلکہ اظہار ہوگا اس وجہ سے تاکہ مدطبعی کی حفاظت ہو سکے جو کہ یاء اور واؤ میں ہے ادغام کرنے سے صفت مدیت ختم ہو جائے گی جو مستلزم بالذات ہے لہٰذا اظہار ہوگا۔

متجانسین کے موانع

قُلْ نَعَمْ ہے اس میں ادغام اس وجہ سے نہیں کیا جائے گا کہ قُلْ کا عین کلمہ حذف ہو چکا ہے اگر ادغام کیا گیا تو لام کلمہ میں بھی تغیر بوجہ ادغام کرنا پڑے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گا تو ایک کلمہ میں بہت سے تغیرات لازم آئیں گے اس وجہ سے ادغام نہیں ہوتا اسی طرح فَسَبِّحْهُ میں حاء کا ادغام ھاء میں نہ ہوگا اہل عرب کے نزدیک حروف حلقی کا ادغام باعث ثقل ہے اس لیے ادغام نہیں ہوتا اور لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا میں ادغام اس لیے نہیں ہوتا کہ ادغام کے لیے اتحاد مخرج یا قرب مخرج ہونا چاہیے اور یہاں دونوں مفقود ہیں۔ غین حروف حلقی ہے اور قاف حرف لسانی ہے اس لیے ادغام نہیں ہوتا اور فَالْتَقَمَهُ الْحُوْتُ میں ادغام اس لیے نہیں ہوتا کہ فعل کا اسم سے التباس لازم آتا ہے اس لیے ادغام نہیں ہوتا کیونکہ ادغام کی صورت میں یہ سمجھا جائے گا کہ یہ لام، تعریف کا ہے حالانکہ ایسا نہیں اور لام تعریف اسم پر داخل ہوتا ہے نہ کہ فعل پر۔

بَابٌ فِي الْفَرْقِ بَيْنَ الظَّآءِ وَالضَّادِ ٨

ظاء اور ضاد کے درمیان فرق کا بیان

(١/٥٢) وَالضَّادَ بِاسْتِطَالَةٍ وَّمَخْرَجٍ

مَيِّزْ مِنَ الظَّآءِ وَكُلُّهَا تَجِيْ

وَالضَّادَ	بِاسْتِطَالَةٍ	وَّمَخْرَجٍ
اور ضاد کو	(صفت) استطالت کے ساتھ	اور مخرج (کے ساتھ)

مَيِّزْ	مِنَ	الظَّآءِ	وَكُلُّهَا	تَجِيْ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جدا کر	سے	ظاء	اور اُس (ظاء) کے تمام الفاظ	آتے ہیں

ترجمہ

اور ضاد کو (صفت) استطالت اور مخرج کے ساتھ جدا کر ظاء سے اور (ظاء) کے تمام الفاظ آتے ہیں۔

تشریح

حرف ضاد کا ادا کرنا مشکل ہے اس لیے عام طور پر لوگ اس کو غلط پڑھتے ہیں اور اس کی ادا میں زمانہ قدیم سے لوگ نہایت مختلف الحال رہے ہیں غلط ادا کی توضیح حسب ذیل ہے چنانچہ اس کو پُر دال کی اور بعض غین کے اور بعض ظاء کے مشابہ اور بعض صاف ظاء پڑھتے ہیں غرض اس کے ادا کرنے میں جتنی غلطیاں کرتے ہیں اتنی دوسرے حروف میں سے کسی میں بھی نہیں کرتے اور چونکہ بہ نسبت دوسرے حرفوں کے ضاد کو ظاء سے جدا کرنا نہایت دشوار تھا اس لیے ناظم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ دو چیزوں کے ذریعے ان سے جدائی ہوسکتی ہے وہ یہ ہیں۔

① مخرج کہ ان دونوں کا مخرج جدا جدا ہے۔

② دوسرا بڑا فرق ضاد کی صفت استطالت ہے جو کہ ظاء میں نہیں اور مزید آسانی کے لیے ناظم رحمۃ اللہ علیہ نے ظاء کے تمام اُنتیس مادے جو قرآن مجید میں آئے ہیں سات اشعار میں بیان فرمائے ہیں اور چونکہ ظاء کے مادے بنسبت ضاد کے کم ہیں اس لیے انہی کو بیان فرمایا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فائدہ: کہا گیا ہے کہ کل قرآن میں ضاد کی تعداد سولہ سو سات (١٦٠٧) ہے اور ظاء کی تعداد آٹھ سو بیالیس (٨٤٢) ہے۔

٥٣/٢ فِي الظَّعْنِ ظِلِّ الظُّهْرِ عُظْمِ الْحِفْظِ

أَيْقِظْ وَأَنْظِرْ عَظْمِ ظَهْرِ اللَّفْظِ

الْحِفْظِ	عُظْمِ	الظُّهْرِ	ظِلِّ	الظَّعْنِ	فِي
الْحِفْظِ	عُظْمِ	الظُّهْرِ	ظِلِّ	الظَّعْنِ	میں

اللَّفْظِ	ظَهْرِ	عَظْمِ	وَأَنْظِرْ	أَيْقِظْ
اللَّفْظِ	ظَهْرِ	عَظْمِ	اور أَنْظِرْ	أَيْقِظْ

ترجمہ

ظَعْنِ، ظِلِّ، ظُهْرِ، عُظْمِ، حِفْظِ، أَيْقِظْ، أَنْظِرْ، عَظْمِ، ظَهْرِ اور لَفْظِ میں۔

تشریح

اس شعر میں علامہ جزری رحمہ اللہ نے دس کلمات ذکر کیے ہیں جن میں ظاء ہے اور ان کی تفصیل اس طرح ہے۔

نمبر شمار	مادہ	ترجمہ	تعداد
①	فِي الظَّعْنِ	کوچ کرنا	صرف ایک جگہ قرآن میں آیا ہے۔
②	ظِلِّ	سایہ	اپنے مشتقات کے ساتھ چوبیس جگہ آیا ہے بعض نے تعداد بائیس بیان فرمائی ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

③	اَلظُّهْرِ	دوپہر کا وقت	دو جگہ آیا ہے۔
④	عُظْمِ	عظمت اور بڑائی	ایک سوتین جگہ آیا ہے بعض نے تعداد ایک سوتیرہ بیان فرمائی ہے۔
⑤	اَلْحِفْظِ	یاد کرنا	چوالیس جگہ آیا ہے۔
⑥	اَیْقِظْ	جاگنا	ایک ہی جگہ ہے۔
⑦	وَانْظِرْ	مہلت دینا	یہ لفظ قرآن میں بیس جگہ آیا ہے بعض نے تعداد بائیس بیان کی ہے۔
⑧	عَظْمِ	ہڈی	پندرہ جگہ آیا ہے بعض نے چودہ بیان کیے ہیں۔
⑨	ظَهْرِ	پشت	قرآن میں انیس جگہ آیا ہے چودہ یا ایک کہنا صحیح نہیں۔
⑩	اَللَّفْظِ	بات کرنا	ایک ہی جگہ آیا ہے۔

(۵۴/۳۴) ظَاهِرْ لَظًى شُوَاظُ كَظْمٍ ظَلَمَا

أُغْلُظْ ظَلَامِ ظُفُرٍ انْتَظِرْ ظَمَا

ظَاهِرْ	لَظًى	شُوَاظُ	كَظْمٍ	ظَلَمَا
ظَاهِرْ	لَظًى	شُوَاظُ	كَظْمٍ	ظَلَمَا
أُغْلُظْ	ظَلَامِ	ظُفُرٍ	انْتَظِرْ	ظَمَا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ظَمَا	انْتَظِرْ	ظُفُرٍ	ظَلَامِ	أَغْلُظْ

ترجمہ

اور ظَاهِرٌ،لَظٰی،شُوَاظٌ،كَظْمٍ،ظَلَمَا،أُغْلُظْ،ظَلَامِ،ظُفُرٍ،اِنْتَظِرْاور ظَمَا میں۔

تشریح

اس شعر میں بھی وہ کلمات جن میں ظاء ہے دس بیان کیے ہیں اور ان کی تفصیل اس طرح ہے۔

⑪	ظَاهِرٌ	ظہور،غلبہ،اطلاع،کامیابی،مدد کرنا	ظہور کے تمام مشتقات قرآن میں سینتیس ہیں۔
⑫	لَظٰی	مشتعل ہونا،جہنم کے ناموں میں سے ایک نام ہے	قرآن مجید میں دو جگہ آیا ہے۔
⑬	شُوَاظٌ	آگ کا انگارہ	صرف ایک جگہ آیا ہے۔
⑭	كَظْمٍ	غصہ پی جانا	چھ جگہ آیا ہے۔
⑮	ظَلَمَا	ظلم کرنا	مشتقات کی تعداد دوسو بیاسی ہے۔
⑯	أُغْلُظْ	گاڑھا ہونا	قرآن مجید میں تیرا مقام پر آیا ہے۔
⑰	ظَلَامُ	رات کی تاریکی	قرآن میں اس کے مشتقات کل پچیس آئے ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۸	ظُفُرٍ	ناخن	یہ لفظ صرف ایک جگہ ہے۔
۱۹	اِنْتَظِرْ	انتظار	اس مادے سے قرآن میں چودہ الفاظ آئے ہیں۔
۲۰	ظَمَأٌ	پیاس	اس مادے سے قرآن میں صرف تین لفظ آئے ہیں۔

(۵۵) أَظْفَرَ ظَنًّا كَيْفَ جَا وَعْظٍ سِوٰی

عِضِيْنَ ظَلَّ النَّحْلِ زُخْرُفٍ سَوَا

أَظْفَرَ	ظَنًّا	كَأَيْفَ	جَا	وَعْظٍ	سِوٰی
أَظْفَرَ	ظَنًّا	جس طرح بھی	آئے	وَعْظٍ	سوائے

عِضِيْنَ	ظَلَّ	النَّحْلِ	زُخْرُفٍ	سَوَا
عِضِيْنَ	ظَلَّ	(سورۃ) نحل	(سورۃ) زخرف	ایک جیسا ہے

ترجمہ

اور أَظْفَرَ اور ظَنًّا میں اور جس طرح بھی آئے لفظ وَعْظٌ میں، سوائے عِضِيْنَ (حجر ع ۶) اور ظَلَّ النحل (ع ۷) اور زخرف (ع ۲) کا ایک جیسا ہے۔

تشریح

اس شعر میں چار کلمات بیان کیے ہیں جن میں ظاء آئی ہے اور ان کی تفصیل اس طرح ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

٤١	أَظْفَرَ	مدد کرنا	قرآن میں ایک جگہ آیا ہے
٤٢	ظَنًّا	گمان کرنا، یقین کرنا	یہ لفظ اپنے مشتقات سمیت انہتر جگہ آیا ہے بعض نے تریسٹھ مقام تحریر فرمائے ہیں اور بعض نے سرسٹھ بتائے ہیں مگر کل تعداد انہتر ہے۔
٤٣	وَعْظٍ سِوٰی عِضِیْنَ	نصیحت کرنا	قرآن مجید میں اس مادہ سے پچیس لفظ آئے ہیں بعض نے نو بتلائے ہیں۔
٤٤	ظَلَّ	ہوگیا	اس مادے سے نو لفظ آئے ہیں سورۃ النحل اور زخرف میں ایک ہی طرح آیا ہے ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّهُوَ كَظِيْمٌ باقی سات الفاظ شعر نمبر ۵۶ اور ۵۷ میں ذکر کیے ہیں۔

۵۵
وَظَلْتَ ظَلْتُمْ وَبِرُوْمٍ ظَلُّوْا

۵۶
كَالْحِجْرِ ظَلَّتْ شُعَرَا نَظَلُّ

وَظَلْتَ	ظَلْتُمْ	وَبِرُوْمٍ	ظَلُّوْا
اور ظَلْتَ	فَظَلْتُمْ	اور (سورۃ) روم میں	لَظَلُّوْا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كَالْحِجْرِ	ظَلَّتْ	شُعَرَا	نَظَلْ
مثل (سورۃ) حجر والے (فَظَلُّوْا کے ہے	فَظَلَّتْ	(سورۃ) شعراء (میں ہیں)	فَنَظَلُّ

ترجمہ

اور ظَلْتَ (طٰہٰ ع ۵) اور فَظَلْتُمْ (واقعہ ع ۲) میں اور روم (ع ۵) میں لَظَلُّوْا مثل حجر (ع ۱ والے فَظَلُّوْا) کے ہے اور (وہ ظاء آتی ہے) فَظَلَّتْ اور فَنَظَلُّ میں جو شعراء (ع ۱ اور ع ۵) میں ہیں۔

تشریح

جیسا کہ گذشتہ شعر میں بیان کیا گیا ہے کہ ظَلَّ قرآن میں نو جگہ آیا ہے تو دو موقع شعر سابق میں بیان کیے ہیں چھ لفظ اس شعر میں اور ایک لفظ آئندہ شعر میں بیان کر رہے ہیں۔

(۳) سورۃ طٰہٰ میں ظَلْتَ عَلَيْهِ عَاكِفًا آیت نمبر ۹۷ (۴) سورۃ الواقعہ میں فَظَلْتُمْ تَفَكَّهُوْنَ آیت نمبر ۶۵ (۵) سورۃ الروم لَظَلُّوْا مِنْ بَعْدِهٖ يَكْفُرُوْنَ آیت نمبر ۵۱ (۶) سورۃ الحجر میں فَظَلُّوْا فِيْهِ يَعْرُجُوْنَ آیت نمبر ۱۴ (۷) سورۃ الشعراء میں فَظَلَّتْ اَعْنَاقُهُمْ آیت نمبر ۴ (۸) سورۃ الشعراء میں فَنَظَلُّ لَهَا عَاكِفِيْنَ آیت نمبر ۷۱ (۹) سورۃ الشوریٰ میں فَيَظْلَلْنَ رَوَاكِدَ عَلٰى ظَهْرِهٖ آیت نمبر ۳۳ اور یہ آئندہ شعر میں آرہا ہے اس لغت کے صیغے قرآن میں بس یہی نو مقام پر آئے ہیں ان کے علاوہ جس قدر بھی وارد ہوئے ہیں وہ ضاد ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(٥٧/٦) يَظْلَلْنَ مَحْظُورًا مَّعَ الْمُحْتَظِرِ

وَكُنْتَ فَظًّا وَّجَمِيْعِ النَّظَرِ

يَظْلَلْنَ	مَحْظُوْرًا	مَّعَ	الْمُحْتَظِرِ
فَيَظْلَلْنَ	مَحْظُوْرًا	ساتھ	الْمُحْتَظِرِ کے

وَكُنْتَ فَظًّا	وَّجَمِيْعِ	النَّظَرِ
اور كُنْتَ فَظًّا	اورتمام (الفاظ)	نَظَرٌ (میں)

ترجمہ

اور فَيَظْلَلْنَ (شوریٰ ع ۴) میں اور مَحْظُوْرًا (اسراء ع ۲) میں مع اَلْمُحْتَظِرِ (القمر ع ۲) کے اور كُنْتَ فَظًّا (آل عمران ع ۱۷) میں اور تمام (الفاظ) نَظَرٌ میں۔

تشریح

اس شعر میں پانچ کلمات بیان کیے گئے ہیں ان میں يَظْلَلْنَ کی تشریح گذشتہ شعر میں کر دی گئی ہے۔

۳۵	مَحْظُوْرًا	روکا ہوا، بند کیا ہوا	اس مادے سے قرآن عزیز میں صرف دو لفظ آئے ہیں۔
۳۶	فَظًّا	سخت دل والا	یہ ایک ہی جگہ آیا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۷	اَلنَّظْرُ	دیکھنا	یہ اپنے تمام مشتقات سمیت قرآن مجید میں ۱۶ جگہ آیا ہے تین کلمات ان میں سے مستثنیٰ ہیں جو آئندہ شعر میں بیان کیے جاتے ہیں۔

(۵۸/۵۷) إِلَّا بِوَيْلٍ هَلْ وَأُوْلَى نَاضِرَةْ

وَالْغَيْظِ لَا الرَّعْدِ وَهُوْدٍ قَاصِرَةْ

إِلَّا	بِوَيْلٍ	هَلْ	وَأُوْلَى	نَاضِرَةْ
مگر	(سورۂ) ویل (تطفیف)	(سورۂ) ہَلْ (اَتٰی)	اور پہلا	نَاضِرَۃْ (میں)
وَالْغَيْظِ	لَا	الرَّعْدِ	وَهُوْدٍ	قَاصِرَةْ
اور اَلْغَیْظِ (میں)	نہ کہ	(سورۂ) رعد	اور (سورۂ) ھود (میں)	(اس حال میں کہ) وہ (سورۂ رعد اور ھود والا لفظ) کمی کے معنی والا ہے

ترجمہ

مگر سورۂ ویل (تطفیف) اور سورۂ ہَلْ اَتٰی (دہر) اور پہلے نَاضِرَۃٌ (قیامہ) میں یعنی ان تینوں جگہ نَضَرَ ضاد سے آیا ہے اور (ظاء آتی ہے) غَیْظٌ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں نہ کہ رعد اور ہود میں، اس حال میں کہ وہ (رعد و ہود والا لفظ) کمی کے معنی والا ہے۔

تشریح

اس شعر میں اِلَّا بِوَيْلٍ هَلْ وَاُوْلٰى نَاضِرَةٌ یہاں تک نَظَر کے جو تین کلمات مستثنیٰ ہیں وہ بیان کیے ہیں (۱) سورۃ المطففین میں نَضْرَةَ النَّعِيْمِ (۲) سورۃ دہر میں جس کی طرف ناظم رحمہ اللہ نے هَلْ کہہ کر اشارہ کیا ہے یعنی نَضْرَةً وَّسُرُوْرًا (۳) سورۃ القیامہ کا پہلا یعنی وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ اور پہلا اس لیے فرمایا کہ اس کے بعد دوسرا لفظ ظاء سے ہے یعنی اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ۔

۲۸	غَيْظ	غصہ	قرآن مجید میں اس جیسے گیارہ الفاظ آئے ہیں۔

اور وہ غِيْضَ جو سورۃ الرعد میں وَمَا تَغِيْضُ الْاَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ آیت نمبر ۸ سورۃ ہود میں وَغِيْضَ الْمَآءُ وَقُضِيَ الْاَمْرُ آیت نمبر ۴۴ ہے وہ ضاد کے ساتھ ہیں۔

فائدہ: ۔غِيْضَ سے مراد معنی یا کتابت کی رو سے کمی والا ہے (ضاد) یعنی تَغِيْضُ اور غِيْضَ دونوں کمی کے معنی میں ہیں یہ کتابت میں بھی کمی کوتاہی سے ہیں کہ ظاء کا الف لمبا ہوتا ہے اور ض کا چھوٹا ہوتا ہے جیسے ظ ض۔

(۸/۵۹) وَالْحَظِّ لَا الْحَضِّ عَلَى الطَّعَامِ

وَفِيْ ضَنِيْنٍ الْخِلَافُ سَامِيْ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَلَى الطَّعَامِ	الْحَضِ	لَا	وَالْحَظِّ
عَلَى الطَّعَامِ (کے ساتھ)	(اس) اَلْحَضِ (یعنی وَلَا یَحُضُّ جو)	نہ کہ	اور حَظِّ (میں)
سَامِیْ	الْخِلَافُ	ضَنِيْنٍ	وَفِيْ
مشہور ہے	اختلاف	بِضَنِيْنَ	اور میں

ترجمہ

اور (ظاء آتی ہے) حَظّ میں نہ کہ اس حَضّ میں جو عَلَى الطَّعَامِ کے ساتھ ہے (اور حاقہ، فجر اور ماعون میں ہے) اور بِضَنِيْنَ میں اختلاف مشہور ہے۔

تشریح

اس شعر کے پہلے مصرعہ میں ایک کلمہ حَظِّ اور اس کے مستثنیات بیان کیے گئے ہیں اور دوسرا مصرعہ میں ضَنِيْنَ کے اختلاف کو بیان کیا ہے۔

۴۹	حَظِّ	حصہ	قرآن مجید میں یہ لفظ سات جگہ آیا ہے۔

لَا الْحَضِّ عَلَى الطَّعَامِ یعنی حَضّ (بالضاد) بھی بمعنی ترغیب ظاء کے ساتھ نہیں بلکہ ضاد کے ساتھ ہے جو قرآن مجید میں تین جگہ آیا ہے۔

(۱، ۲) وَلَا يَحُضُّ عَلَى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ سورۃ الحاقہ اور الماعون

(۳) وَلَا تَحَضُّوْنَ عَلَى طَعَامِ الْمِسْكِيْنَ (فجر) اور لفظ ضَنِيْنَ جو سورۃ تکویر میں ہے (بمعنی بلند) یعنی اس کا اختلاف حضرات قراء میں مشہور ہے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ظَنِیْنٍ (بالظاء) کے معنی تہمت ہے اور ضَنِیْنٍ (بالضاد) اس کے معنی بخیل اور کنجوس کے ہیں سو دونوں لفظ صحیح قراءت میں ثابت ہیں۔

نوٹ:۔ یعنی سورۃ التکویر کے اس کلمہ میں قراءت مختلف فیہ ہے۔ مکی رحمۃ اللہ علیہ بصری رحمۃ اللہ علیہ اور کسائی رحمۃ اللہ علیہ بالظاء اور باقین بالضاد پڑھتے ہیں۔

الحمد للہ قرآن عزیز میں موجود ظاء والے الفاظ کی تعداد اور ان کے موقع پورے ہوئے باقی سب کے سب ضاد سے ہیں اور ان کی تعداد ۱۶۰۷ ہے۔

(واللہ أعلم)

بَابُ التَّحْذِيرَاتِ ۲

مختلف حروف کی ادا میں احتیاط کی باتوں کا بیان

(۱/۶۰) وَإِنْ تَلَاقَيَا الْبَيَانُ لَازِمٌ

أَنْقَضَ ظَهْرَكَ يَعَضُّ الظَّالِمُ

لَازِمٌ	الْبَيَانُ	تَلَاقَيَا	وَإِنْ
ضروری ہے	توجدا کرنا	وہ (ضاد، ظاء) پاس پاس آئیں	اور اگر

يَعَضُّ الظَّالِمُ	أَنْقَضَ ظَهْرَكَ
(اور) يَعَضُّ الظَّالِمُ	(جیسے) أَنْقَضَ ظَهْرَكَ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ

اوراگر وہ (ضاد،ظاء) پاس پاس آئیں تو دونوں کو جدا جدا کرنا ضروری ہے۔ جیسے اَنْقَضَ ظَهْرَكَ اور يَعَضُّ الظَّالِمُ۔

تشریح

ناظم رحمہ اللہ نے اس باب میں وہ باتیں بیان کی ہیں جن سے قاری کو اجتناب کرنا چاہیے۔ پس اگر ضاد اور ظاء دونوں ساتھ ساتھ آئیں تو دونوں میں سے ہر ایک کو ظاہر کر کے پڑھنا ضروری ہے تاکہ دونوں ایک دوسرے سے بدل نہ جائیں کیونکہ ان میں سے ہر ایک کو دوسرے سے بدل دینے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے۔ [1] یہ اجتناب دونوں صورتوں میں ہونا چاہیے خواہ یہ دونوں حروف بالکل ساتھ ملے ہوئے ہوں یا ان کے درمیان کوئی فاصل حرف ہو جیسے اَنْقَضَ ظَهْرَكَ میں دونوں حروف ساتھ ساتھ ملے ہوئے ہیں اور يَعَضُّ الظَّالِمُ میں ضاد اور ظاء کے درمیان لام تعریف حائل ہے تو اس صورت میں ضاد کو ظاء کے ساتھ ان کی صفات اور مخرج کا لحاظ رکھتے ہوئے صاف صاف ادا کیا جائے۔

(۲/۶۱) وَاضْطُرَّ مَعْ وَعَظْتَ مَعْ أَفَضْتُمْ

وَصَفِّ هَا جِبَاهُهُمْ عَلَيْهِمْ

أَفَضْتُمْ	مَعْ	وَعَظْتَ	مَعْ	وَاضْطُرَّ

[1] المنح الفکریۃ شرح المقدمۃ الجزریۃ ص۲۰، مطبوعہ قرآءت اکیڈمی، لاہور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اَضْطُرَّ (میں)	ساتھ	وَعَظْتَ	ساتھ	أَفَضْتُمْ

وَصَفِّ	هَا	جِبَاهُهُمْ	عَلَيْهِمْ
اورصاف پڑھ	ہاءکو	جِبَاهُهُمْ	عَلَيْهِمْ

ترجمہ

اور (جدا جدا کرنا ضروری ہے) اُضْطُرَّ میں (ضاد، طاء کو) مع وَعَظْتَ (کی ظاء وتاء) کے اور مع اَفَضْتُمْ (کے ضاد وتاء) کے اور صاف صاف پڑھ جِبَاهُهُمْ اور عَلَيْهِمْ کی ہاءکو۔

تشریح

اس شعر کے پہلے مصرعہ میں ناظم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ضاد کے بعد طاء یا تاء واقع ہو یا ظاء کے بعد تاء واقع ہوتو انہیں خوب ظاہر کر کے ادا کرنا چاہیے کیونکہ استطالت کے سبب ضاد طاء سے قوی ہے اور اسی طرح ضاد اور ظاء دونوں قوی ہیں تاء سے اس لیے ضاد کا طاء میں اور ضاد اور ظاء کا تاء میں ادغام درست نہیں۔ اس شعر کے دوسرے مصرعہ میں ناظم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اگر ایک کلمہ میں ہاء مکرر آئے تو ہر ایک کو واضح پڑھنا ضروری ہے تاکہ ادغام نہ ہوجائے یا ہاء کے ضعیف ہونے کی وجہ سے اس کی ادا میں کمزوری نہ ہوجائے تو خوب اہتمام سے ادا کرنا چاہیے تاکہ تلفظ سے ساقط نہ ہوجائے جیسے خُذُوْهُ، فَغُلُّوْهُ، اِجْتَبٰهُ، لَا رَيْبَ فِيْهِ وغیرہ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فائدہ:۔ وَصَفِهَا میں ہاءِ ضمیر کی نہیں بلکہ صرف ہاء مراد ہے۔

بَابٌ فِي اَحْكَامِ النُّوْنِ وَالْمِيْمِ الْمُشَدَّدَتَيْنِ وَالْمِيْمِ السَّاكِنَةِ ٣

نون ومیم مشدد اور میم ساکن کا بیان

(۶۲/۱) وَأَظْهِرِ الْغُنَّةَ مِنْ نُّوْنٍ وَّمِنْ

مِيْمٍ إِذَا مَا شُدِّدَا وَأَخْفِيَنْ

وَمِنْ	نُّوْنٍ	مِنْ	الْغُنَّةَ	وَأَظْهِرِ
اور میں	نون	میں	غنہ کو	اور ظاہر کر

وَأَخْفِيَنْ	مَا شُدِّدَا	إِذَا	مِيْمٍ
اور ضرور اخفاء کر	وہ مشدد ہوں	جب	میم

ترجمہ

اور ظاہر کر غنہ کو نون اور میم میں جب وہ مشدد ہوں اور ضرور اخفاء کر۔

تشریح

نون مشدد اور میم مشدد میں صفت غنہ کو ظاہر کرو پس جان لو کہ غنہ ایک صفت ہے جو میم اور نون کی لازمی صفت ہے یعنی دونوں حروف میں یہ صفت ہر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وقت پائی جاتی ہے۔ چاہے یہ دونوں حروف متحرک ہوں یا ساکن اظہار کی حالت میں ہو یا اخفاء کی حالت میں یا ادغام کی حالت میں غنہ ہر حال میں موجود رہتا ہے فرق صرف اتنا ہے کہ غنہ ساکن میں متحرک سے اکمل اور مخفی میں مظہر سے زیادہ اور مدغم میں مخفی سے اتم ہوتا ہے۔

نون میم مشدد اور مدغم میں غنہ زمانی بطور صفت کے نون اور میم مخفاۃ میں بطور ذات کے واضح ہوتا ہے غنہ زمانی کی مقدار ایک الف کے برابر ہے اور اس کی مقدار دریافت کرنے کا طریقہ مجودین کے نزدیک یہ ہے کہ کھلی انگلی کو متوسط طریقے سے بند کرنا یا کھولنا اور یہ مقدار صرف ترتیل کے لیے ہیں حدر اور تدویر کی مقدار ماہر سے سننے پر موقوف ہے۔

نون ومیم کا مشدد ہونا عام ہے خواہ ایک کلمہ میں ہو جیسے اَلنَّارُ، اَنَّ، لَمَّا وغیرہ یا دو کلموں میں جیسے مِنْ نَّاصِرِيْنَ، اِلَيْكُمْ مُّرْسَلُوْنَ اور نون اور میم کا مشدد ہونا عام ہے خواہ ادغام کی وجہ سے مشدد ہوں یا بلا ادغام مشدد ہوں سب میں غنہ ہوگا۔

(۲۶/۶۳) اَلْمِيْمَ إِنْ تَسْكُنْ بِغُنَّةٍ لَّدَا

بَآءٍ عَلَى الْمُخْتَارِ مِنْ أَهْلِ الْأَدَا

لَّدَا	بِغُنَّةٍ	تَسْكُنْ	إِنْ	اَلْمِيْمَ
پاس	غنہ کے ساتھ	وہ (میم) ساکن ہو	اگر	میم (میں)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَهْلِ الْأَدَا	مِنْ	الْمُخْتَارِ	عَلَى	بَآءٍ
اہل ادا	کے	پسندیدہ (قول)	پر	باء کے

ترجمہ

میم میں غنہ کے ساتھ اگر وہ ساکن ہو باء کے پاس (واقع ہوتے ہوئے) پسندیدہ قول پر اہل ادا کے۔

تشریح

پچھلے شعر کے لفظ وَأَخْفِيَنْ سے لے کر اس شعر کے پہلے مصرعہ تک اخفاء شفوی کو بیان کیا گیا ہے اور دوسرے مصرعہ میں اخفاء شفوی کے مختار ہونے کا بیان ہے گویا یہاں سے میم ساکنہ کے احکام شروع ہو رہے ہیں جو کہ تین ہیں۔

❶ ادغام ❷ اخفاء ❸ اظہار

علامہ جزری رحمۃ اللہ علیہ نے پہلے اخفاء شفوی کو بیان کیا ہے اگر میم ساکن کے بعد باء آ جائے تو وہاں اخفاء ہوگا جیسے أَمْ بِهِ جِنَّةٌ، وَمَنْ يَعْتَصِمْ بِاللّٰهِ وغیرہما مجودین نے اس اخفاء کا طریقہ یہ بیان کیا ہے کہ اس میم کو ادا کرتے وقت دونوں ہونٹوں کے خشکی کے حصے کو بہت نرمی کے ساتھ ملا کر غنہ کی صفت کو بقدر ایک الف کے بڑھا کر خیشوم سے ادا کیا جائے اور پھر ہونٹوں کے کھلنے سے پہلے ہی دونوں ہونٹوں کے تری والے حصہ کو سختی سے ملا کر باء کو ادا کیا جائے اس میں اظہار بھی جائز ہے مگر اہل ادا کے نزدیک مختار اخفاء ہی ہے اور اسی پر قراء کا عمل ہے اور اسی کو ناظم رحمۃ اللہ علیہ نے اختیار کیا ہے اور اپنی کتاب التمہید میں اس کی تشریح کی ہے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱) لیکن ان کے نزدیک اظہار بھی ہے۔انہوں نے یہ شرط عائد کی ہے کہ میم منقلب عن النون یعنی اقلاب والا نہ ہو بلکہ اصلی ہو یہ علامہ جزری رحمۃ اللہ علیہ کا دوسرا طریق ہے۔ (۲)

(۳۶/۶۴) وَأَظْهِرَنْهَا عِنْدَ بَاقِي الْأَحْرُفِ

وَاحْذَرْ لَدَى وَاوٍ وَّفَا أَنْ تَخْتَفِيْ

الْأَحْرُفِ	بَاقِي	عِنْدَ	وَأَظْهِرَنْهَا
حرفوں کے	باقی	نزدیک	اور خوب ظاہر کر کے پڑھ اس (میم ساکنہ) کو

أَنْ تَخْتَفِيْ	وَّفَا	وَاوٍ	لَدَى	وَاحْذَرْ
(اس میم کے) مخفی ہونے سے	اور فاء کے	واؤ	نزدیک	اور احتیاط کر

ترجمہ

اور خوب ظاہر کر کے پڑھ اس (میم ساکنہ) کو نزدیک باقی حرفوں کے اور احتیاط کر نزدیک واؤ اور فاء کے (اس میم کے) مخفی ہونے سے۔

تشریح

اس شعر کے پہلے مصرعہ میں ناظم رحمۃ اللہ علیہ نے اظہار شفوی کو بیان فرمایا ہے

(۱) فوائد مرضیۃ شرح المقدمۃ الجزریۃ ص ۲۰، مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی

(۲) از افادات استاذی وشیخی قاری محمد ادریس عاصم مد ظلہ العالی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعنی میم ساکن کے بعد میم، باء اور الف کے علاوہ کوئی اور حرف آ جائے تو میم میں اظہار ہوتا ہے جیسے اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ، وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ وغیرہ یعنی شفتین کے خشک حصے کو مضبوطی کے ساتھ بند کرنے اور خیشوم میں آواز لے جانے کے بغیر میم کو ادا کیا جائے۔ البتہ غنہ آنی بلا قصد ادا ہونا چاہیے دوسرے مصرعہ وَاحْذَرْ لَدَا میں بوف کے قاعدے سے بچنے کی تاکید کی ہے یعنی میم ساکنہ کے بعد اگر واؤ یا فاء واقع ہو تو احتیاط کرنی چاہیے کہ میم میں اخفاء نہ ہو بلکہ کامل اطباق شفتین کے ساتھ اظہار ہی ہو اس کو خصوصیت سے ذکر کرنے کی وجہ یہ ہے کہ واؤ اور فاء شفوی ہونے کی وجہ سے دونوں حروف میم کے متقارب ہیں اس تقارب کی وجہ سے عموماً سستی اور غفلت میں میم پوری طرح اطباق شفتین سے ادا نہیں ہوتا۔ واؤ ہو تو انضمام کی طرف اور فاء ہو تو اس کے مخرج کی طرف ہونٹوں کو سبقت ہوتی ہے گویا اس طرح میم اپنے مخرج سے نہیں مابعد والی واؤ یا فاء سے مخلوط ہو کر نکلتی ہے اس لیے تاکید فرمائی کہ واؤ اور فاء سے پہلے ذرا بھی اخفاء نہ کرنا۔

میم ساکن کا تیسرا حکم ادغام ہے یعنی میم ساکن کے بعد اگر دوسری میم ہو تو وہاں ادغام مثلین غنہ کے ساتھ ہوگا جیسے لَكُمْ مَّا كَسَبْتُمْ، اِلَيْكُمْ مُّرْسَلُوْنَ۔

فائدہ :۔ چونکہ مصنف رحمہ اللہ ادغام مثلین کو باب الادغام میں بیان کر چکے ہیں جس میں میم کا میم میں مدغم ہونا بھی آ گیا اس لیے یہاں میم کے احکام میں ادغام کا ذکر نہیں فرمایا۔

دوسری وجہ یہ ہے کہ میم مشدد کا حکم بتا کر کہ وہ بالغنہ ادا ہوتا ہے میم کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ادغام کی طرف بھی اشارہ فرمادیا۔

بَابٌ فِي اَحْكَامِ النُّوْنِ السَّاكِنَةِ وَالتَّنْوِيْنِ ۴

نون ساکنہ اور تنوین کے مسائل

(۱/۶۵) وَحُكْمُ تَنْوِيْنٍ وَنُوْنٍ يُلْفٰى

إِظْهَارٌ ادْغَامٌ وَّقَلْبٌ إِخْفَا

يُلْفٰى	وَنُوْنٍ	تَنْوِيْنٍ	وَحُكْمُ
پایا جاتا ہے	اور نون (ساکنہ) کا	تنوین	اور حکم
إِخْفَا	وَّقَلْبٌ	ادْغَامٌ	إِظْهَارٌ
اخفاء	اور قلب	ادغام	اظہار

ترجمہ

اور حکم تنوین اور نون (ساکنہ) کا پایا جاتا ہے (۱) اظہار (۲) ادغام اور (۳) قلب (۴) اخفاء۔

تشریح

اس شعر میں ناظم رحمۃ اللہ علیہ نے نون ساکن اور تنوین کے چار قواعد بیان کیے ہیں یعنی ① اظہار ② ادغام ③ قلب ④ اخفاء۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگرچہ بعض مصنفین حضرات نے پانچ اور بعض نے تین احوال بیان کیے ہیں لیکن مختار اور اکثر کے نزدیک چار حکم ہیں جیسا کہ مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ جنہوں نے پانچ احکام بیان کیے ہیں انہوں نے ادغام کی دو قسمیں کی ہیں ادغام مع الغنہ اور ادغام بلا غنہ اور جس نے تین بیان کیے ہیں اس نے قلب کو علیحدہ شمار نہیں کیا بلکہ اس کو اخفاء ہی میں داخل کر دیا ہے اس قول کے مطابق اخفاء کی دو قسمیں ہوئی اخفاء مع القلب اور اخفاء بلا قلب۔

نون ساکنہ کی تعریف

نون ساکنہ اس نون کو کہتے ہیں جس پر کوئی حرکت نہ ہو جیسے مِنْ اور عَنْ۔

نون تنوین کی تعریف

نون تنوین اس نون ساکنہ زائدہ کو کہتے ہیں جو کلمہ کے آخر میں ہوتا ہے جیسے بً، بٍ، بٌ وغیرہ۔

سوال: ۔مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے نون کے ساتھ ساکن کی قید کیوں نہیں لگائی؟

جواب: ۔اس کے کئی ایک جوابات ہیں (۱) نون سے نون ساکنہ مراد ہے اور قرینہ یہ ہے کہ تنوین پر عطف ہے (۲) یا شہرت کی بناء پر ساکنہ کی قید نہیں لگائی (۳) یا اگلے مصرعہ میں لفظ ادغام قرینہ ہو سکتا ہے کیونکہ ادغام حرف ساکن کا ہوتا ہے۔

نون ساکن اور تنوین میں چار بنیادی فرق ہیں۔

Ⅰ نون ساکن لکھا ہوتا ہے اور نون تنوین رسم میں لکھا نہیں ہوتا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۲ نون ساکن کلمہ کے آخر اور درمیان میں آتا ہے اور نون تنوین صرف کلمہ کے آخر میں آتا ہے۔

۱۳ نون ساکن وقفاً وصلاً پڑھا جاتا ہے اور نون تنوین صرف وصلاً پڑھا جاتا ہے۔

۱۴ نون ساکن اسم، فعل اور حرف تینوں میں آتا ہے مگر نون تنوین صرف اسم میں آتا ہے باوجودیکہ نون اور تنوین میں فرق ہے مگر ان کے احکام ایک ہی طرح کے ہیں کیونکہ ان کی آواز آپس میں بالکل ایک ہی ہے۔

(۲/۶۶) فَعِنْدَ حَرْفِ الْحَلْقِ أَظْهِرْ وَادَّغِمْ

فِي اللَّامِ وَالرَّا لَا بِغُنَّةٍ لَّزِمْ

فَعِنْدَ	حَرْفِ الْحَلْقِ	أَظْهِرْ	وَادَّغِمْ
پس نزدیک	حرف حلقی کے	اظہار کر	اور ادغام کر

فِيْ	اللَّامِ	وَالرَّا	لَا	بِغُنَّةٍ	لَّزِمْ
میں	لام	اور راء	نہیں	غنہ کے ساتھ	ضروری

ترجمہ

پس تو نزدیک حرف حلقی کے اظہار کر اور ادغام کر لام وراء میں جو غنہ کے ساتھ ضروری نہیں ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تشریح

اس شعر میں ناظم رحمۃ اللہ علیہ نے اظہار حلقی اور ادغام بلا غنہ کا بیان کیا ہے۔

❶ اظہار

نون ساکن اور تنوین کا پہلا حکم اظہار ہے اس کا حکم یہ ہے کہ نون کو اس کے مخرج اور تمام صفات لازمہ کا لحاظ کر کے پڑھنا یعنی نون ساکن اور تنوین کے بعد جب حروف حلقی میں سے کوئی حرف آئے خواہ ایک کلمہ میں ہو یا دو کلمہ میں تو ان میں دوری مخرج کی وجہ سے اظہار ہوگا یعنی مخرج سے بلا کسی تغیر کے ادا کیے جائیں گے جیسے ایک کلمہ کی امثلہ یَنْئَوْنَ، یَنْهَوْنَ وغیرہ اور دو کلموں کی امثلہ مَنْ اٰمَنَ، مَنْ هَاجَرَ حروف حلقی چھے ہیں جو اس شعر میں جمع ہیں۔

حروف حلقی چھ ہیں سن اے نور عین

ہمزہ ہاؤ حاؤ خاؤ عین و غین

اس کے بعد ناظم رحمۃ اللہ علیہ اپنے قول وَادَّغِمْ میں ادغام بلاغنہ کا بیان فرمارہے ہیں یعنی نون ساکن اور تنوین کا دوسرا حال ادغام ہے۔ ادغام کے لغوی اور اصطلاحی معنی باب الادغام میں گزر چکے ہیں اور یہ ادغام چھ حرفوں میں ہوا ہے جن کا مجموعہ یَرْمَلُوْنَ ہے ان میں سے دو حرف لام وراء میں ادغام بلاغنہ یعنی تام ہے اسی کو یہاں بیان کررہے ہیں اور باقی چار میں ادغام مع الغنہ ہے اگلے شعر میں بیان کریں گے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❷ ادغام

جب نون ساکن اور تنوین کے بعد لام اور راء آئے تو بوجہ قرب اور اتحاد مخرج ادغام بلاغنہ کرو جیسے مِن لَّدُنْهُ، مِن رَّبِّكَ وغیرہ۔

فائدہ :۔لَا بِغُنَّةٍ لَزِمْ میں علامہ جزری رحمہ اللہ نے اپنے مذہب کی طرف اشارہ فرمایا ہے کہ حفص رحمہ اللہ کے لیے ادغام بلاغنہ اور بالغنہ دونوں طرح جائز ہے لیکن بالغنہ کے لیے شرط ہے کہ نون مرسوم ہو موصول نہ ہو مگر علامہ شاطبی رحمہ اللہ کے طریق میں لام وراء میں صرف ادغام بلاغنہ ہی ہوگا۔

(۳۰/۶۷) وَأَدْغِمَنْ بِغُنَّةٍ فِي يُومِنُ

إِلَّا بِكِلْمَةٍ كَدُنْيَا عَنْوَنُوا

وَأَدْغِمَنْ	بِغُنَّةٍ	فِي	يُومِنُ
اور ضرور ادغام کر	غنہ کے ساتھ	میں	يُومِنُ (کے حروف)
إِلَّا	بِكِلْمَةٍ	كَدُنْيَا	عَنْوَنُوا
مگر	ایک کلمہ میں	جیسے دُنْيَا	عَنْوَنُوا (عنوان ٹھہرایا)

ترجمہ

اور ضرور ادغام کر غنہ کے ساتھ يُومِنُ (کے حروف) میں مگر ایک کلمہ میں (ادغام نہ ہوگا) جیسے دُنْيَا، عَنْوَنُوا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تشریح

اس شعر میں حروف یَرْمَلُوْنَ میں سے یُوْمِنْ کے چار حروف میں ادغام مع الغنہ کا حکم دیا گیا ہے پہلے مصرعہ میں ادغام بالغنہ بیان کیا گیا ہے اور دوسرے مصرعہ میں ادغام بالغنہ سے ایک استثناء بیان کیا گیا ہے یعنی نون ساکن اور تنوین کے بعد اگر یُوْمِنْ کے حروف میں سے کوئی حرف آئے تو ادغام بالغنہ ہوگا۔ واؤ اور یاء میں ناقص، میم میں مختلف فیہ اور نون میں تام مگر اس ادغام کی ایک شرط ہے کہ نون پہلے کلمہ میں اور حروف یَرْمَلُوْنَ دوسرے کلمہ میں ہو جیسے مَنْ یَّشَآءُ، مِنْ وَّالٍ، مِنْ مَّنِیٍّ، مِنْ نَّصِیْرٍ وغیرہم لیکن اگر نون اور حروف یَرْمَلُوْنَ دونوں ایک کلمہ میں جمع ہو جائیں تو اظہار ہوگا اس کو اظہار مطلق کہتے ہیں اس طرح کے کلمات قرآنِ مجید میں چار جگہ آئے ہیں جیسے دُنْیَا، بُنْیَانٌ، قِنْوَانٌ، صِنْوَانٌ علامہ جزری رحمۃ اللہ علیہ نے صرف دو کلمات بیان فرمائے ہیں ایک قرآنی دُنْیَا اور ایک غیر قرآنی عَنْوَنُوْا بعض نسخوں میں عَنْوَنُوْا کے بجائے صَنْوَنُوْا ہے اور یہ اولیٰ ہے اس لیے کہ اصل اس کی صِنْوَانٌ قرآن میں موجود ہے بقولہ تعالیٰ (صِنْوَانٌ وَّغَیْرُ صِنْوَانٍ) ان کلموں میں ادغام نہ ہونے کا اصلی سبب تو روایت کا نہ ہونا ہے لیکن علماء اور قراء نے اس کا سبب یہ بتایا ہے کہ ادغام کرنے سے یہ کلمات مضاعف کے مشابہ ہو جاتے ہیں اس لیے اظہار کیا جاتا ہے۔

فائدہ :۔ یٰسٓ وَالْقُرْاٰنِ اور نٓ وَالْقَلَمِ کے نون میں قراء کا اختلاف ہے۔ حفص رحمۃ اللہ علیہ، حمزہ رحمۃ اللہ علیہ، ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ، ابو عمرو رحمۃ اللہ علیہ اور قالون رحمۃ اللہ علیہ اس میں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اظہار کرتے ہیں باقی قراء ادغام کرتے ہیں[1] لیکن ورش کے لیے نٓ وَالْقَلَمِ میں اظہار وادغام دونوں وجہیں ہیں اسی طرح طٰسٓمٓ کے ادغام فِی الْیَمِّ میں بھی اختلاف ہے امام حمزہ رحمہ اللہ نے اظہار اور باقی نے ادغام کیا ہے۔

(۶۸) وَالْقَلْبُ عِنْدَ الْبَا بِغُنَّةٍ كَذَا
إِخْفَا لَدٰى بَاقِي الْحُرُوْفِ أُخِذَا

كَذَا	بِغُنَّةٍ	الْبَا	عِنْدَ	وَالْقَلْبُ
اسی طرح	غنہ کے ساتھ	باء کے	نزدیک	اور قلب
أُخِذَا	الْحُرُوْفِ	بَاقِي	لَدٰى	إِخْفَا
لیا گیا ہے	حرفوں کے	باقی	نزدیک	اخفاء

ترجمہ

اور قلب، باء کے نزدیک غنہ کے ساتھ ہوتا ہے اسی طرح (یعنی غنہ کے ساتھ) اخفاء نزدیک باقی حرفوں کے لیا گیا ہے۔

تشریح

علامہ جزری رحمہ اللہ نے اس شعر کے پہلے مصرعہ میں نون ساکن اور تنوین کے تیسرے حکم اقلاب کو بیان کیا ہے كَذَا سے دوسرے مصرعہ کے اخیر تک اخفاء حقیقی کو بیان کیا ہے۔

---

[1] الشاطبیۃ ص ۳۲ مطبوعہ قرآءت اکیڈمی، لاہور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳ قلب

اقلاب کے لغوی معنی ہیں بدلنا اس کا قاعدہ یہ ہے کہ نون ساکن اور تنوین کے بعد اگر باء آ جائے خواہ ایک کلمہ میں ہو یا دو میں تو نون ساکن اور تنوین کو میم ساکن سے بدل کر اخفاء کر کے پڑھیں گے جیسے اَنْۢبِئْهُمْ، عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ وغیرہم۔

اس قلب کی وجہ یہ ہے کہ نون اور تنوین میں اظہار کے ساتھ غنہ ادا کرنا ہر بار کی ادائیگی کے لیے اطباق شفتین کی وجہ ہونا مشکل ہے اور نون کا باء میں ادغام بھی ناممکن تھا کیونکہ مخرج کے اعتبار سے نون اور باء میں کوئی تناسب نہیں لہٰذا اخفاء ہی زیادہ مناسب ہوا پھر اخفاء کو اختیار کرنے کے لیے نون کو میم سے بدلا گیا کیونکہ باء اور میم ہم مخرج ہیں اور نون کے ساتھ غنہ و دیگر صفات میں مشترک ہے۔[1]

فائدہ:۔ آج کل مصری قراء کرام اور بعض پاکستانی قراء بھی اقلاب کی ادائیگی کے وقت اطباق شفتین نہیں کرتے حالانکہ ایسا کرنا بالکل غلط ہے اور کسی بھی صحیح نص سے آئمہ متقدمین سے ثابت نہیں بلکہ آئمہ متقدمین وجوب اطباق شفتین کے قائل ہیں الشیخ محمود امین طنطاوی فرماتے ہیں کہ اقلاب کے وقت شفتین کو بند نہ کرنے کی ابتداء سب سے پہلے ہمارے استاذ محترم الشیخ عامر بن السید بن عثمان رحمۃ اللہ علیہ نے کی اور یہ ان کا اجتہاد تھا اور شیخ محمود امین طنطاوی یہ بھی فرماتے ہیں کہ

---

[1] المنح الفكرية شرح المقدمة الجزرية ملا علی قاری رحمہ اللہ ص۶۸ والدقائق المحكمة شرح المقدمة الجزرية في علم التجويد للشيخ الاسلام زكريا انصاری رحمہ اللہ ص۱۰۵

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شیخ عامر رحمۃ اللہ علیہ نے آخری عمر میں اپنے اس فتوے سے رجوع کر لیا تھا۔ (۱)

نوٹ:۔ راقم الحروف عرض کرتا ہے کہ اگر شیخ عامر رحمۃ اللہ علیہ رجوع نہ بھی کرتے تو ان کا مذکورہ اجتہاد صحیح نہ ہوتا کیونکہ یہ ان کا اجتہاد تھا اور آئمہ کی نص کے بعد اجتہاد باقی نہیں رہتا۔ (سعید احمد)

۴ اخفاء

نون ساکن اور تنوین کا چوتھا حال اخفاء ہے لغوی معنی چھپانا اور اصطلاحی معنی اَلْاِخْفَاءُ حَالَۃٌ بَیْنَ الْاِظْھَارِ وَالْاِدْغَامِ الَّذِیْ لَا تَشْدِیْدَ مَعَہٗ (۲) یعنی اخفاء ایسی حالت ہے جو اظہار اور ادغام کے درمیان ہے جس کی ادائیگی میں تشدید پیدا نہیں ہوتی۔

اخفاء کا قاعدہ یہ ہے کہ نون ساکن اور تنوین کے بعد اگر حروف یَرْمَلُوْنَ حروف حلقی اور باء کے علاوہ پندرہ حروف آ جائیں تو وہاں اخفاء ہوگا اور اسے اخفاء حقیقی کہتے ہیں۔ شیخ سلیمان جمروزی رحمۃ اللہ علیہ نے تحفۃ الاطفال میں حروف اخفاء کو ذیل کے شعر کے کلمات میں جمع کیا ہے۔ (۳)

صِفْ ذَا ثَنَا کَمْ جَادَ شَخْصٌ قَدْ سَمَا
ص ذ ث ک ج ش ق س

دُمْ طَیِّبًا زِدْ فِیْ تُقًی ضَعْ ظَالِمَا
د ط ز ف ت ض ظ

---

(۱) ھدایۃ القراء لوجوب اطباق الشفتین عند القلب والاخفاء ص۵ للشیخ حمد اللہ الصفتی مطبوعۃ مکتبۃ اولاد الشیخ للتراث

(۲) المنح الفکریۃ شرح المقدمۃ الجزریۃ ص۲۹

(۳) تحفۃ الاطفال ص۲، شعر نمبر ۱۶ مطبوعہ قرآءت اکیڈمی، لاہور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ :۔ بیان کر ایک ثناء والے آدمی کو کہ اس شخص نے کتنی سخاوت کی جو بلندیوں کو پہنچا تو ہمیشہ عمدہ اخلاق ہو، تقویٰ میں زیادہ ہو ظالم کو پست کر۔

اور اس اخفاء کا طریقہ یہ ہے کہ نون ساکن کو اس کے مخرج اصلی کے قریب سے اس طرح ادا کرنا کہ نہ تو اظہار ہو اور نہ ہی ادغام ہو بلکہ درمیانی حالت کے ساتھ غنہ کو خیشوم سے ادا کیا جائے جیسے مِنْ شَرٍّ، اِنْ کُنْتُمْ اخفاء اس لیے کیا جاتا ہے کہ نون اور یہ مذکورہ پندرہ حروف کے مخارج کے درمیان نہ تو اتنا قرب ہے کہ ادغام کیا جائے اور نہ اتنا بعد ہے کہ اظہار کیا جائے اس لیے درمیانی حالت اخفاء کو ہی اختیار کیا گیا ہے۔

بَابُ الْمَدَّاتِ ۴

مد کی قسموں کے بیان میں

اس باب میں ناظم رحمۃ اللہ علیہ نے مد کے قاعدے بیان کیے ہیں اور اس باب میں چار اشعار ہیں۔

(۱/۴۹) وَالْمَدُّ لَازِمٌ وَّوَاجِبٌ أَتَى
وَجَآئِزٌ وَّهُوَ وَقَصْرٌ ثَبَتَا

وَالْمَدُّ لَازِمٌ		وَوَاجِبٌ	أَتَى
اور مد لازم		اور واجب	آیا ہے
وَجَآئِزٌ	وَّهُوَ	وَقَصْرٌ	ثَبَتَا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور (مد) جائز	(اس حال میں کہ) وہ (مد)	اور قصر	دونوں صحیح ہوئے ہیں

ترجمہ

اور (ا) مدلازم اور (۲) واجب آیا ہے اور (ایک قسم) (۳) مد جائز ہے اس حال میں کہ (اس مدجائز میں) وہ (مد) اور قصر دونوں صحیح ہوئے ہیں۔

تشریح

مد کی تعریف

مد کے لغوی معنی دراز اور لمبا کرنے کے ہیں قرآنِ پاک میں اسی سے ہے يُمْدِدْ كُمْ رَبُّكُمْ (۱) اور اصطلاح میں إِطَالَةُ الصَّوْتِ بِحَرْفٍ مَّدِّيّ مِّنْ حُرُوْفِ الْعِلَّةِ (۲) یعنی حرف علت میں سے کسی مد والے حرف کی آواز کو لمبا کرنا خواہ مد والا ہونا باعتبار اصل ہو جیسے تین حروف مدہ یا مشابہت کی بناء پر ہو جیسے حروف لین۔

قصر کی تعریف

قصر کا لغوی معنی ہے روکنا اسی سے ہے حُوْرٌ مَّقْصُوْرَاتٌ فِي الْخِيَامِ (۳) اور اصطلاح میں إِثْبَاتُ حَرْفِ الْمَدِّ مِنْ غَيْرِ زِيَادَةٍ یعنی حرف مد کو بغیر کسی زیادتی آواز کے پڑھنا۔ حروف مدہ اور حروف لین کو محل مد اور ہمزہ، سکون اور

---

(۱) آل عمران، آیت نمبر ۱۲۵

(۲) المنح الفکریۃ فی شرح المقدمۃ الجزریۃ ص ۷۰

(۳) الرحمٰن، آیت نمبر ۷۲

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تشدید کو سبب مد کہتے ہیں ہمزہ خواہ متصلہ ہو یا منفصلہ، سکون خواہ اصلی ہو یا عارضی تشدید خواہ وقفی ہو یا ادغامی سب حالتوں میں سبب مد ہوتے ہیں۔

پھر مد کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) مد اصلی (۲) مد فرعی

(۱) مد اصلی

اس مد کو کہتے ہیں جو اپنی اصلی اور ذاتی مقدار کے مطابق پڑھا جائے اور وہ کسی سبب پر موقوف نہ ہو جیسے نُوْحِیْهَا اور علامت اس کی یہ ہے کہ حرف مدہ کے بعد نہ کوئی حرف ساکن ہو اور نہ ہمزہ۔ اس کو مد طبعی کہتے ہیں اس کی مقدار ایک الف کے برابر ہوتی ہے جسے قصر کہتے ہیں۔

(۲) مد فرعی

اس مد کو کہتے ہیں جو اپنی اصلی اور ذاتی مقدار سے بڑھا کر پڑھا جائے اور وہ کسی سبب پر بھی موقوف ہو جیسے جَآءَ، شَآءَ، اَلْعٰلَمِیْنَ، تَاْمُرُوْٓنِّیْ وغیرہم اس کی مقدار طول یا توسط ہوتی ہے علامہ جزری رحمہ اللہ نے صرف مد فرعی کو بیان کیا ہے مد اصلی کو بیان نہیں کیا ایسا اس لیے کیا کہ مقصود بالذکر مد فرعی ہے اور قراء اسی سے بحث کرتے ہیں ورنہ مد اصلی کا تعارف تو بَابُ الْمَخَارِجِ کے جملہ حُرُوْفُ مَدٍّ لِّلْهَوَاءِ تَنْتَهِیْ میں ہو چکا ہے۔

اس شعر میں ناظم رحمہ اللہ نے اجمالاً مد کی تین قسمیں بیان فرمائی ہیں۔

(۱) مد لازم (۲) مد واجب (۳) مد جائز

مد عارض بھی مد جائز میں مندرج ہے ہر ایک کی تفصیل آگے آتی ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فائدہ:۔ پہلے مصرعہ میں اور دوسرے مصرعہ میں وَجَائِزٌ تک مدفرعی کی تین اقسام کے نام بیان کیے گئے ہیں اور وَھُوَ سے آخر تک مدجائز کی مقدار بیان کی گئی ہے۔وَھُوَ کی ضمیر کا مرجع مد ہے۔

(۲۰/۴۷) فَلَازِمٌ إِنْ جَآءَ بَعْدَ حَرْفِ مَدٍّ

سَاكِنٌ حَالَيْنِ وَبِالطُّوْلِ يُمَدُّ

فَلَازِمٌ	إِنْ	جَآءَ	بَعْدَ	حَرْفِ مَدٍّ
پس (مد) لازم ہے	اگر	آئے	بعد	حرف مد کے

سَاكِنٌ	حَالَيْنِ	وَبِالطُّوْلِ	يُمَدُّ
ساکن ہو (ایسا حرف)	دونوں حالتوں (میں)	اور طول کے ساتھ	کھینچا جاتا ہے

ترجمہ

پس مد لازم ہے اگر آئے بعد حرف مد کے ایسا حرف جو دونوں حالتوں میں (یعنی وصل و وقف میں) ساکن ہو اور طول کے ساتھ یہ کھینچا جاتا ہے۔(اس شعر میں مدلازم کی چاروں قسمیں اور مدلازم لین پانچ قسمیں آگئیں)

تشریح

مد کی اجمالی تقسیم کے بعد یہاں سے تفصیل شروع کرتے ہیں۔اس شعر میں ناظم رحمہ اللہ نے فَلَازِمٌ سے لے کر حَالَيْنِ تک مدلازم کی تعریف اور بِالطُّوْلِ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یُمَنُ تک اس کا حکم بیان فرمایا ہے۔

مدلازم

مدلازم اس مد کو کہتے ہیں کہ حرف مدہ کے بعد ایسا سکون ہو کہ جو وصل اور وقف دونوں حالتوں میں باقی رہے یعنی سکون اصلی ہو اور اس کی پانچ قسمیں ہیں

① مدلازم کلمی مخفف ② مدلازم حرفی مخفف ③ مدلازم کلمی مثقل ④ مدلازم حرفی مثقل ⑤ مدلازم لین

① مدلازم کلمی مخفف

حرف مدہ کے بعد کلمہ قرآنی میں سکون اصلی ہو جیسے آٰلْـٰٔنَ۔

② مدلازم حرفی مخفف

حرف مدہ کے بعد حروف مقطعات میں سکون ہو جیسے قٓ،صٓ،نٓ وغیرہم۔ (1)

③ مدلازم کلمی مثقل

حرف مدہ کے بعد کلمہ قرآنی میں تشدید ہو جیسے دَآبَّةٍ، ضَآلِّيْنَ، اَتُحَآجُّوٓنِّي، تُضَآرُّ وغیرہم۔

④ مدلازم حرفی مثقل

حرف مدہ کے بعد حروف مقطعات میں تشدید ہو مثلاً الٓمّٓ، الٓمٓرٰ وغیرہم۔

(1) قرآن کریم کی انتیس سورتوں کے شروع میں جو حروف تہجی الگ الگ پڑھے جاتے ہیں انہیں حروف مقطعات کہتے ہیں یہ کل چودہ حروف ہیں۔ مجموعہ نَقَصَ عَسَلُكُمْ حَيٌّ طَاهِرٌ ہے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵ مدلازم لین

حرف لین کے بعد حروف مقطعات میں سکون ہو جیسے حٰمٓ عٓسٓقٓ، کٓھٰیٰعٓصٓ (مریم)۔

صرف عین میں جو مد ہے اس میں طول اور توسط ہوگا اور مدلازم کی باقی قسموں میں جمہور کے نزدیک صرف طول ہوگا طول کی مقدار میں بھی اختلاف ہے ایک قول میں طول کی مقدار تین الف اور دوسرے قول میں پانچ الف ہے اور یہ مقدار دونوں قول میں مداصلی کے علاوہ ہے۔

نوٹ: ۔مدلازم کو مد حجز اور فصل بھی کہتے ہیں کیونکہ مد فرعی ساکنین کے درمیان میں فاصل اور حاجز (یعنی مانع) ہو جاتا ہے۔

فائدہ: ۔مدلازم کا یہ نام ان تین وجوہ کی بناء پر ہے (۱) اس کا سبب لازم اور ضروری ہے اور وہ سکون ہے (۲) اکثر قول پر اس کی مقدار کا سب کے لیے یکساں رکھنا لازم ہے گو بعض نے حدر والوں کے لیے دو الف کی بھی اجازت دی ہے (۳) یہ سب قراءت میں ہوتا ہے۔

الٓمّٓ اللّٰهُ سورۂ آل عمران کے شروع مقطعات پر اگر وقف نہ کیا جائے تو صرف میم میں طول اور قصر دو وجہیں تمام قراءتوں میں صحیح ہیں توسط صحیح نہیں وصل میں میم پر فتحہ پڑھا جائے گا۔ میم میں چونکہ سکون اصلی ہے اور فتحہ عارضی ہے اصل کا اعتبار کرتے ہوئے طول کیا گیا اور عارضی حالت کا اعتبار کرتے ہوئے قصر جائز ہوا جمہور مشائخ کے نزدیک یہی دو وجہیں صحیح ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۳۰/۷۱) وَوَاجِبٌ إِنْ جَآءَ قَبْلَ هَمْزَةٍ

مُتَّصِلًا إِنْ جُمِعَا بِكِلْمَةٍ

هَمْزَةٍ	قَبْلَ	جَآءَ	إِنْ	وَوَاجِبٌ
ہمزہ سے	پہلے	آئے وہ (حرف مد)	اگر	اور (مد) واجب ہے

بِكِلْمَةٍ	جُمِعَا	إِنْ	مُتَّصِلًا
ایک کلمہ میں	وہ دونوں جمع ہوں (حرف مد اور ہمزہ)	یعنی	(اس حال میں کہ) متصل ہو

ترجمہ

اور مد واجب ہے اگر آئے وہ (حرف مد) ہمزہ سے پہلے اس حال میں کہ متصل ہو یعنی وہ دونوں (حرف مدہ اور ہمزہ) جمع ہوں ایک کلمہ میں۔ (اس شعر میں مد متصل کا بیان ہے)

تشریح

مد فرعی کی تمام اقسام میں سب سے قوی مد یعنی مد لازم کو بیان فرمانے کے بعد مد کی اس دوسری قسم کو بیان فرمایا جو اگرچہ پہلی قسم کے ہم مرتبہ تو نہیں لیکن مد کی باقی تمام اقسام میں سب سے زیادہ قوی ہے یعنی مد واجب یا مد متصل۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مدواجب کی تعریف

اگر حرف مدہ کے بعد ہمزہ اسی کلمہ میں مل کر آجائے جیسے جَآءَ، سِيِّئَتْ، سُوْٓءٍ تو اس مد کو مد متصل اور مد واجب کہتے ہیں۔ اس مد کو واجب اس لیے کہتے ہیں کہ اس میں مد کرنا شرعاً ضروری ہے حتیٰ کہ ناظم رحمہ اللہ ''النشر فی القراءات العشر'' میں فرماتے ہیں کہ میں نے متصل کے قصر کو تلاش کیا پس نہ تو اس کو کسی صحیح قرآءت میں پایا اور نہ شاذ میں بلکہ مد ہی کے بارے میں حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ کی مرفوع روایت میں یہ دیکھا کہ حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ ایک شخص کو قرآن مجید پڑھا رہے تھے اس نے اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ کو بغیر مد کے پڑھا تو آپؓ نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اس طرح نہیں پڑھایا اس شخص نے دریافت کیا کہ پھر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو کس طرح پڑھایا ہے تو حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ نے یہی آیت پڑھی اور لِلْفُقَرَآءِ پر مد کیا۔ [1]

مد متصل کو مد تمکین بھی کہتے ہیں کیونکہ یہ مد ہمزہ کے ادا کرنے پر قادر کر دیتا ہے اور اس کی مقدار توسط ہے اور توسط کی مقدار میں بھی اختلاف ہے ایک قول میں تین الف اور ایک قول میں چار الف مد اصلی کے علاوہ ہے۔

مد متصل کی توجیہ

یہ بیان کی جاتی ہے کہ حرف مدہ ضعیف اور خفی ہوتے ہیں اور ہمزہ قوی اور ثقیل ہے اور مخرج کے لحاظ سے بعید ہے اس لیے اندیشہ تھا کہ قوی ہمزہ سے ملنے

---

[1] طبرانی نے اپنی کتاب معجم کبیر میں روایت کیا ہے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے سبب حرف مدہ غائب نہ ہوجائے پس مد کے ذریعے حرف مدہ کو خوب ظاہر کر دیا۔

(۴۷) وَجَائِزٌ إِذَا أَتٰی مُنْفَصِلَا

أَوْ عَرَضَ السُّكُوْنُ وَقْفًا مُّسْجَلَا

وَجَائِزٌ	إِذَا	أَتٰی	مُنْفَصِلَا
اور (مد) جائز ہے	جب	آئے وہ (حرف مد)	(اس حال میں کہ ہمزہ سے) جدا ہو

أَوْ	عَرَضَ	السُّكُوْنُ	وَقْفًا	مُّسْجَلَا
یا	عارض ہوجائے	سکون	وقف میں	(اس حال میں کہ) یہ سکون مطلق ہے

ترجمہ

اور مد جائز ہے جب آئے وہ (حرف مد) اس حالت میں کہ (ہمزہ سے) جدا ہو یا عارض ہو جائے سکون، وقف میں اس حالت میں کہ یہ سکون مطلق ہے۔ (یعنی خواہ بصورت سکون خالص ہو یا بصورت اشمام، احتراز مقصود ہے وقف بالروم سے جس میں صرف قصر ہوتا ہے) (اس شعر میں مد منفصل، مد عارض وقفی اور مد عارض لین تینوں قسمیں مراد ہیں)

نوٹ:۔ یاد رہے کہ مُسْجَلَا بمعنی مُطْلَقًا، وَقْفًا کی صفت نہیں بلکہ اَلسُّكُوْنُ سے حال ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تشریح

اس شعر میں ناظم رحمہ اللہ نے مد جائز کو بیان کیا ہے جو کہ مد فرعی ہی کی ایک قسم ہے۔

مد جائز کی تین قسمیں ہیں۔

① مد منفصل ② مد عارض وقفی ③ مد عارض لین

❶ مد منفصل

اگر حرف مدہ اور ہمزہ ایک کلمہ میں نہ ہوں بلکہ ایسی صورت ہو کہ حرف مدہ پہلے کلمہ کے آخر میں اور ہمزہ اس کے بعد والے کلمہ کے شروع میں ہو تو اس کو مد منفصل کہتے ہیں جیسے اِنَّآ اَنْزَلْنٰا قَالُوْٓا اٰمَنَّا وغیرہ۔

یہ مد صرف وصل میں ہوتا ہے وقفاً نہیں ہوتا کیونکہ وقفاً سبب نہیں رہتا اس کی مقدار توسط ہے اور بعض قراء کے نزدیک قصر بھی جائز ہے حفص رحمہ اللہ کی روایت میں بطریق شاطبی تو صرف مد ہی ہوگا البتہ بطریق جزری قصر بھی ہے اسی وجہ سے اسے مد جائز کہتے ہیں مشہور نام تو مد منفصل ہے اس کو مد بسط بھی کہتے ہیں کیونکہ یہ دونوں کلموں میں پھیلا ہوا ہوتا ہے۔

❷ مد عارض وقفی

کی تعریف یہ بیان کی جاتی ہے کہ حرف مدہ کے بعد سکون عارضی ہو جیسے اَلْعٰلَمِیْنَ، اَلرَّحِیْمْ اور وقف بالاشمام کا بھی یہی حکم ہے لیکن یہ مد صرف وقفاً ہوتا ہے وصلاً نہیں اس کی مقدار طول، توسط، قصر ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طول اس لیے کہ اس عارضی سکون کو لازمی سکون کی طرح سمجھ لیا کیونکہ تلفظ میں دونوں برابر ہیں۔توسط اس بناء پر ہے کہ یہ سکون عارضی ہونے کے سبب لازمی سکون کے درجہ سے کم ہے قصر اس لیے ہے کہ سکون عارضی ہے اور اعتبار کے لائق نہیں کیونکہ وقف میں دونوں ساکنوں کا جمع ہونا درست ہے۔

۳ مد عارض لین

کی تعریف یہ ہے کہ حرف لین کے بعد سکون عارض ہو جیسے وَالصَّيْفِ، مِنْ خَوْفٍ،لَا ضَيْرَ،اَلطَّيْرُ وغیرہم اس میں بھی مد عارض وقفی کی طرح طول، توسط،قصر تینوں وجوہ جائز ہیں مگر فرق یہ ہے کہ مد عارض میں طول اولیٰ ہے اور پھر توسط پھر قصر اور مد عارض لین میں قصر اولیٰ ہے کیونکہ مد عارض لین میں محل مد ضعیف ہوتا ہے۔

فائدہ: ﴿۱﴾ تمام مدوں میں قوت اور ضعف کے اعتبار سے یہ ترتیب ہے۔
﴿۱﴾ مد لازم ﴿۲﴾ مد متصل ﴿۳﴾ مد عارض وقفی اور لین لازم ﴿۴﴾ مد منفصل ﴿۵﴾ لین عارض ﴿۶﴾ مد بدل ﴿۷﴾ ورش کی روایت میں لین۔

فائدہ:۔ ﴿۲﴾ جب مد عارض وقفی اور مد عارض لین بار بار آ رہے ہوں تو ان کی مقدار میں تساوی اور توافق کا خیال رکھنا چاہیے یعنی اگر ایک جگہ طول کیا ہے تو دوسری جگہ بھی طول ہی کیا جائے گا اور اگر ایک جگہ توسط کیا تو دوسری جگہ بھی توسط اور اگر ایک جگہ قصر کیا ہے تو دوسری جگہ بھی قصر کیا جائے گا۔

فائدہ:۔ ﴿۳﴾ جب مد متصل کا ہمزہ کلمہ کے اخیر میں ہو اور اس پر اسکان سے یا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اشمام سے وقف کریں مثلاً یَشَآءُ، قُرُوْٓءٍ تو اس وقت میں صرف طول اور توسط ہوگا قصر نہ ہوگا اس واسطے کہ اس صورت میں سبب اصلی ہمزہ کا اعتبار نہ کرنا اور سبب عارضی (سکون عارض) کا اعتبار کرنا لازم آتا ہے اور یہ جائز نہیں اور اگر روم سے وقف کریں تو صرف توسط ہوگا۔

بَابُ مَعْرِفَةِ الْوَقْفِ وَالْاِبْتِدَاءِ ٦

وقف اور ابتداء کی تعریف

اس باب میں وقف اور ابتداء کے قواعد بیان کیے گئے ہیں اور اس باب میں چھ اشعار ہیں۔

(١/٧٣) وَبَعْدَ تَجْوِيْدِكَ لِلْحُرُوْفِ

لَا بُدَّ مِنْ مَّعْرِفَةِ الْوُقُوْفِ

وَبَعْدَ	تَجْوِيْدِكَ	لِلْحُرُوْفِ
اور بعد	تیرے عمدہ (ادا) کرنے کے	حرفوں کو
لَا بُدَّ	مِنْ مَّعْرِفَةِ	الْوُقُوْفِ
ضروری ہے	پہچانا	وقفوں کا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ

اور بعد تیرے عمدہ ادا کرنے کے حرفوں کو ضروری ہے پہچاننا وقفوں کا۔

تشریح

ناظم رحمہ اللہ نے خطبہ میں فرمایا تھا کہ تجوید کے فن میں ماہر ہونے کے لیے تین علوم کا جاننا ضروری ہے ❶ تجوید ❷ وقف ❸ مصاحف عثمانیہ کا رسم۔

مصنف رحمہ اللہ تجوید اور اس کے احکام سے فارغ ہوئے تو اب اس کے بعد وقف اور محل ابتداء کو بیان فرماتے ہیں کیونکہ وقف اور ابتداء کا تجوید سے گہرا تعلق ہے اور علم تجوید ہی میں داخل ہیں اور ان دونوں کے بغیر علم تجوید مکمل نہیں ہوسکتا۔

علامہ دانی رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ قاری کو علم تجوید پر عبور حاصل نہیں ہوتا جب تک وہ وقف کی پہچان حاصل نہ کرے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آیت (وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا) کی تفسیر میں فرمایا ہے: اَلتَّرْتِيْلُ تَجْوِيْدُ الْحُرُوْفِ وَ مَعْرِفَةُ الْوُقُوْفِ [1]

یعنی ترتیل کا مطلب حروف کی عمدہ ادا اور وقوف و ابتداء کی معرفت ہے۔علامہ جزری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے اس قول میں دلیل ہے کہ وقف کا سیکھنا واجب ہے۔ [2]

اس لیے بعض آئمہ متاخرین نے معلّمین کے لیے یہ شرط مقرر کی ہے کہ وہ شاگردوں میں سے کسی کو بھی اس وقت تک اجازت نہ دیں جب تک وہ وقف

---

[1] جهد المقل، ص ۱۱۸ مطبوعة دار الصحابه طنطا

[2] الاتقان للسیوطی صفحہ ۲۰۸ مطبوعہ مکتبۃ العلم، اُردو بازار، لاہور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وابتداء میں ماہر نہ ہو جائیں اسی لیے آئمہ قرآءت اور سلف نے وقف کو ایک مستقل فن کی شکل دی ہے اور انہیں بزرگوں میں سے بہت سے فضلاء نے وقوف قرآنی پر مستقل کتابیں تصانیف کیں مثلاً منار الھدیٰ فی الوقف والابتداء وغیرہ۔ لہٰذا ان دلائل کی روشنی میں یہ ضروری ہے کہ قاری مقری تجوید کے ساتھ علم اوقاف کو ضرور حاصل کرے اور اسی لیے ناظم رحمہ اللہ نے فرمایا ہے لَابُدَّ مِنْ مَعْرِفَةِ الْوُقُوْفِ۔

(۴۷/۲) وَالِابْتِدَآءِ وَهْيَ تُقْسَمُ إِذَنْ

ثَلَاثَةً تَامٌ وَّكَافٍ وَّحَسَنْ

وَالِابْتِدَآءِ	وَهْيَ	تُقْسَمُ	إِذَنْ
اور ابتداء کا	اور وہ (اوقاف)	تقسیم کیے جاتے ہیں	اس وقت
ثَلَاثَةً	تَامٌ	وَّكَافٍ	وَّحَسَنْ
تین (قسموں پر	(وقف) تام	اور (وقف) کافی	اور (وقف) حسن

ترجمہ

اور ابتداء کا اور وہ (اوقاف) تقسیم کیے جاتے ہیں اس وقت تین قسموں پر یعنی (۱) تام اور (۲) کافی اور (۳) حسن۔

تشریح

اس شعر میں ناظم رحمہ اللہ نے وقف کی تین اقسام بیان فرمائی ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

① تام ② کافی ③ حسن

ان کی تعریفات ناظم رحمۃ اللہ علیہ اگلے شعر میں بیان فرما رہے ہیں۔

وقف کی تعریف

لغت میں کسی کام کے کرنے یا کسی بات کے کہنے سے رکنا اور اصطلاح میں وقف کے معنی ہیں اخیر کلمہ غیر موصولہ پر سانس کا توڑ نا لیکن شرط یہ ہے کہ قرآءت کے جاری رکھنے کا ارادہ ہو پس اگر قرآءت کے بند کر دینے کی نیت سے ٹھہریں تو اس کو قطع کہتے ہیں۔

فائدہ:۔ ① اس شعر میں بھی ضمیر کا مرجع اَلْوُقُوْفِ ہے۔

فائدہ:۔ ② عام طور پر کتب تجوید میں محل وقف کی چار قسمیں بیان کی جاتی ہیں جبکہ ''المقدمۃ الجزریۃ'' میں تین قسمیں بیان کی ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ تجوید کی عام کتابوں میں کلامِ تام اور غیر تام میں فرق نہ بیان کرتے ہوئے چار قسمیں بیان کی گئی ہیں۔ جبکہ ناظم رحمۃ اللہ علیہ نے کلامِ تام پر وقف کی تین قسمیں بیان کی اور غیر تام کی الگ قسم بیان فرمائی ہے حقیقتاً دونوں میں کوئی فرق نہیں۔

فائدہ:۔ ③ ضرورت کے اعتبار سے وقف کی چار قسمیں ہیں۔

① اختباری ② انتظاری ③ اضطراری ④ اختیاری

① وقف اختباری

اگر استاذ اور شاگرد کے درمیان بغرض کسی جگہ امتحاناً وقف کیا یعنی اس کلمہ پر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کس طرح وقف کریں گے (اشمام سے یا روم سے، حذف یا اثبات سے) تو اس کو وقف اختباری کہتے ہیں۔ یہ رسم کی اتباع سے ہر جگہ ہوسکتا ہے۔

۲ وقف انتظاری

اگر اختلافی وجوہ کو پورا کرنے کے لیے کسی کلمہ پر اس غرض سے وقف کریں کہ دوسرا کلمہ اس پر معطوف ہو سکے تو اس کو وقف انتظاری کہتے ہیں اور یہ ہر اس کلمہ پر درست ہے جس میں قرآءت کی وجوہ ایک سے زائد ہو جیسے مُوْسیٰ، اَرْجِهْ وغیرہ۔

۳ وقف اضطراری

اگر سانس کی تنگی یا پھول جانے یا بھول جانے کی وجہ سے وقف کیا جائے تو اس کو وقف اضطراری کہتے ہیں (یہ بھی رسم کی پیروی کی شرط سے ہر جگہ ہوسکتا ہے)

لیکن اگر اختباری و اضطراری کے موقع میں کلام کے معنی پورے نہ ہو رہے ہوں یا مابعد سے لفظی تعلق ہو اور وہاں رأس آیت نہ ہو تو فوراً ماقبل سے اعادہ کرنا ضروری ہے۔

۴ وقف اختیاری

اگر کسی جگہ قصداً اور ارادۃً راحت حاصل کرنے کے لیے ٹھہریں تو اس کو وقف اختیاری کہتے ہیں۔

ناظم رحمۃ اللہ علیہ نے اس شعر نمبر ۴۷ میں جو وقف کی تین قسمیں بتائی ہیں وہ اسی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وقف اختیاری کی قسمیں ہیں آگے شعر نمبر ۷۵، ۷۶ میں ان تینوں قسموں کی تعریف اور حکم بیان فرمائیں گے۔

(۷۵/۳۶) وَهْيَ لِمَا تَمَّ فَإِنْ لَّمْ يُوجَدِ

تَعَلُّقٌ أَوْكَانَ مَعْنًى فَابْتَدِيْ

وَهْيَ	لِمَا تَمَّ	فَإِنْ	لَّمْ يُوجَدِ
اور یہ (تینوں قسمیں)	(جہاں) بات پوری ہو جائے	پس اگر	نہ پایا جائے

تَعَلُّقٌ	أَوْ	كَانَ	مَعْنًى	فَابْتَدِيْ
کوئی تعلق	یا	ہو	(تعلق) معنوی	پس تو ابتداء کر

ترجمہ

اور یہ (تینوں قسمیں) مَاتَمَّ مَعْنَاهُ (جہاں بات پوری ہو جائے) کی ہیں پس اگر نہ پایا جائے (مابعد سے) کوئی تعلق (یعنی نہ لفظی نہ معنوی) یا ہو تعلق معنوی (اور تعلق لفظی نہ ہو) تو (ان دونوں صورتوں میں آگے سے) ابتداء کر پس۔

تشریح

وقوف ثلاثہ (تام، کافی، حسن) ان کی تعریفیں اور ان کا حکم شروع کر رہے ہیں اور اس شعر میں وقف تام اور وقف کافی کی تعریف اور اس کا حکم بیان کیا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔

1 وقف تام

وقف تام اس موقع پر وقف کرنے کو کہا جاتا ہے کہ جہاں کلام تمام ہو اور ایک مکمل بات کا مفہوم دے یعنی اس کلام سے مقصد بالکل واضح ہو جائے اور ایسے کلام کو ختم کرنے کے بعد خاموش ہونا صحیح ہو پس ایسے موقع پر جو وقف ہوگا وہ وقف تام کہلائے گا نیز ایسے کلام کا اپنے بعد والے کلام سے نہ تعلق لفظی ہو اور نہ معنوی ہو جیسے سورۃ البقرۃ کے شروع میں ہے هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ کہ اس کا اپنے مابعد سے یعنی اِنَّ الَّذِيْنَ الخ سے کوئی لفظی اور معنوی تعلق نہیں ہے کیونکہ مُفْلِحُوْنَ تک مؤمنین کی صفات تمام ہوئی اور اس کے بعد کفار کا بیان شروع ہو گیا پس یہ وقف تام ہے اور ہر سورت کے آخر پر وقف تام ہوتا ہے۔

2 وقف کافی

اگر اس لفظ کا جس پر وقف کیا جائے اپنے بعد والے لفظ سے معنیً تعلق ہو مگر لفظاً تعلق نہ ہو یہ وقف کافی ہے جیسے سورۃ البقرۃ کے شروع میں يُكَذِّبُوْنَ آرہا ہے اس کو اپنے مابعد یعنی وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ الخ سے لفظی تعلق تو نہیں مگر معنی کی رو سے تعلق ہے کیونکہ يُكَذِّبُوْنَ پر منافقین کا قصہ ظاہر میں تو ختم ہوا مگر دراصل اس کے مابعد یعنی وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ الخ میں دوسرا قصہ منافقین کا بیان ہو رہا ہے ان دونوں وقفوں میں حکم یہ ہے کہ مابعد سے ابتداء کی جائے ماقبل سے لوٹانے کی ضرورت نہیں۔ اب حضرت مصنف رحمہ اللہ علیہ اگلے شعر میں ان دونوں وقفوں کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بالترتیب نام بیان فرماتے ہیں۔

(۴۷-۴۶) فَالتَّامُ فَالْكَافِيْ وَلَفْظًا فَامْنَعَنْ

إِلَّا رُؤُوْسَ الْاٰيِ جَوِّزْ فَالْحَسَنْ

فَالتَّامُ	فَالْكَافِيْ	وَلَفْظًا	فَامْنَعَنْ
پس (یہ) وقف تام ہے	اور وقف کافی ہے	اور (تعلق) لفظی ہو	تو تُو منع کر (ابتداء سے)
إِلَّا	رُؤُوْسَ الْاٰيِ	جَوِّزْ	فَالْحَسَنْ
مگر	رؤوس آیات پر	جائز سمجھ تو	اور یہ وقف حسن ہے

ترجمہ

(پہلی قسم جہاں مابعد سے کوئی تعلق نہ ہو) وقف تام ہے اور (دوسری قسم جس میں مابعد سے لفظی تعلق تو نہ ہو صرف معنوی ہو) وقف کافی ہے اور (وہ تعلق) لفظاً (بھی) ہو تو تُو منع کر (ابتداء سے کیونکہ اس وقت اعادہ ضروری ہے) مگر رؤوس آیات پر جائز سمجھ تو (یعنی ابتداء کو) اور یہ وقف حسن ہے۔

تشریح

اس شعر میں مصنف رحمہ اللہ نے جو اقسام اوپر بیان فرمائی ہیں ان میں پہلی قسم وقف تام اور دوسری وقف کافی کے نام اور وقف حسن کی تعریف اور اس کا حکم بتلا رہے ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳ وقف حسن

اگر لفظ موقوف علیہ کو اپنے مابعد سے تعلق لفظی اور معنوی دونوں ہوں کیونکہ تعلق لفظی سے تعلق معنوی کا ہونا لازمی ہے بخلاف اس کے عکس کے یعنی تعلق معنوی سے تعلق لفظی کا ہونا لازم نہیں آتا جیسے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وغیرہ پر وقف کریں تو اس کو وقف حسن کہتے ہیں کیونکہ اس جگہ وقف کرنا تو حسن ہے لیکن مابعد سے ابتداء کرنا تعلق لفظی کی وجہ سے جائز نہیں ہے بلکہ ماقبل سے اعادہ ضروری ہے۔

مگر آیات کے نشانات پر ہر صورت میں وقف کرنا اور اس کے مابعد سے ابتداء کرنا ضروری ہے جیسے یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ کے اَلنَّاسِ میں کہ اَلنَّاسِ کے کلمہ کو اپنے مابعد یعنی مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ سے تعلق ہے لفظاً بھی اور معنیً بھی مگر چونکہ یہاں آیت ہے اس واسطے یہاں وقف کرنا اور مابعد سے ابتداء کرنا سنت ہے۔

اس کی دلیل یہ حدیث ہے اُمّ المؤمنین حضرت اُم سلمہؓ فرماتی ہیں کہ ''آپ ﷺ جب پڑھتے تھے تو ایک ایک آیت پر قطع فرماتے تھے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھ کر وقف فرماتے تھے پھر پڑھتے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ پھر وقف فرماتے پھر اس کے بعد پڑھتے اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پھر وقف فرماتے تھے'' (۱)

فائدہ: وَلَفْظًا میں وقف حسن کی تعریف اور فَامْنَعَنْ میں حکم اِلَّا سے لے کر

(۱) ترمذی، ص۱۵۰ مطبوعہ نور محمد کتب خانہ آرام باغ، کراچی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جَوِّزْ تک حکم سے استثناء کو بیان کیا۔

(۵۷) وَغَيْرُ مَا تَمَّ قَبِيحٌ وَّلَهٗ

يُوقَفُ مُضْطَرًّا وَّيُبْدَا قَبْلَهٗ

وَلَهٗ		قَبِيحٌ	وَغَيْرُ مَا تَمَّ
اور اس (یعنی وَغَيْرُ مَا تَمَّ مَعْنَاهُ) پر		وقف قبیح ہے	اور (جہاں) بات پوری نہ ہوئی ہو
قَبْلَهٗ	وَّيُبْدَا	مُضْطَرًّا	يُوقَفُ
اس (غَيْرُ مَا تَمَّ مَعْنَاهُ) کے ماقبل سے	اور ابتداء کی جائے	مجبوری کی حالت میں	وقف کیا جاتا ہے

ترجمہ

اور غَيْرُ مَا تَمَّ مَعْنَاهُ (جہاں بات پوری نہ ہوئی ہو) وقف قبیح ہے اور اس (یعنی غَيْرُ مَا تَمَّ مَعْنَاهُ) پر وقف کیا جاتا ہے مجبوری کی حالت میں اور ابتداء کی جائے اس کے ماقبل سے۔

تشریح

اس شعر میں ناظم رحمہ اللہ نے وقف قبیح (جو کلام غیر تام کی قسم ہے) کی تعریف اس کا موقع ومحل اور اس کا حکم بیان کیا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وقف قبیح کی تعریف

وہ کلام جس میں مفہوم پورا نہ ہوتا ہو ایسی جگہ پر وقف کرنا وقف قبیح ہے۔ قبیح کے معنی ہے برا جیسے وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اور وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْس پر وقف کرنا مگر قاری اضطراری حالت اور بے اختیاری میں ایسے موقع پر وقف کر سکتا ہے یعنی سانس کا ختم ہو جانا یا کھانسی یا ہچکی وغیرہ کا آنا یا بھول جانا وغیرہ۔ اگر ایسی جگہ وقف کیا جائے تو ماقبل سے اعادہ ضروری ہے۔

فائدہ:۔ ① وَغَيْرُ مَاتَمَّ قَبِيحٌ میں تعریف وَلَهُ يُوْقَفُ مُضْطَرًّا میں موقع اور محل وَيُبْدَا قَبْلَهُ میں حکم بیان کیا ہے۔

فائدہ:۔ ② لَهُ کی ضمیر کا مرجع قَبِيحٌ ہے۔

(۷۸) وَلَيْسَ فِي الْقُرْاٰنِ مِنْ وَّقْفٍ وَّجَبْ

وَلَا حَرَامٍ غَيْرُ مَا لَهُ سَبَبْ

وَلَيْسَ	فِي الْقُرْاٰنِ	مِنْ وَّقْفٍ	وَّجَبْ
اور نہیں ہے	قرآن میں	کوئی وقف	جو واجب ہو
وَلَا حَرَامٍ	غَيْرُ	مَا لَهُ	سَبَبْ
اور نہ حرام	بجز اس کے	کہ اس کے لیے	کوئی سبب ہو

ترجمہ

اور نہیں ہے قرآن میں کوئی وقف جو واجب ہو اور نہ حرام بجز اس کے کہ اس

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے لیے کوئی سبب ہو۔

تشریح

قرآنِ مجید میں کوئی ایسا وقف نہیں کہ قاری اس پر وقف نہ کرے تو گنہگار ہوگا یعنی واجب قرار نہیں دیا گیا اور نہ ہی کوئی وقف ایسا ہے کہ قاری اس پر وقف کرے تو یہ وقف حرام ہوگا اس لیے کہ وقف اور وصل کرنا معنی پر دلالت نہیں کرتے اور نہ ان سے معنی کی تکمیل ہوتی ہے کہ اگر وہ نہ کیے جائیں تو معنی میں فرق پڑے گا۔

دراصل وقف اور وصل دونوں کلام عرب کے اسلوب اور خواص ہیں جس سے کلام کا مکمل ہونا یا نامکمل رہنا معلوم ہوتا ہے پس فقہی اصطلاح کے موافق نہ تو یہ واجب ہے اور نہ حرام ہے سوائے اس چیز کے کہ اس کے واسطے کوئی وجہ اور سبب ہو یعنی وقف اس وقت قبیح یا حرام ہوگا جب قاری قصداً اغلط یا کفریہ تصور سے پڑھے کوئی شخص قصداً اغلط عقیدۂ کفریہ سے وَمَامِنْ اِلٰہٍ اور اِنِّیْ کَفَرْتُ پر وقف کرے۔ لازمی امر ہے کہ ایک مسلمان ایسا کبھی نہ کرے گا۔ بہتر یہی ہے کہ ایسے وقف سے پرہیز کرے اس واسطے کہ ایسے مقام پر وقف کرنے سے ایسے معنی کا وہم آتا ہے جو مؤمن کے عقیدے کے خلاف ہے۔

فائدہ :۔حضرت مصنف رحمۃ اللہ علیہ وقف کا بیان ختم فرما کر آگے مقطوع وموصول اور تاء تانیث کا بیان شروع فرما رہے ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ سب موضوعات بھی وقف سے متعلق ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابُ مَعْرِفَةِ الْمَقْطُوْعِ وَالْمَوْصُوْلِ ۱۵

مقطوع اور موصول کی پہچان کا بیان

اوقاف بیان کرنے کے بعد مصنف رحمہ اللہ نے مقطوع اور موصول اور تاء مجرورہ کی پہچان کا ذکر شروع فرمایا ہے اس باب میں پندرہ اشعار ہیں۔

(۱/۷۹) وَاعْرِفْ لِمَقْطُوْعٍ وَّمَوْصُوْلٍ وَّتَا

فِيْ مُصْحَفِ الْإِمَامِ فِيْمَا قَدْ أَتٰى

وَّتَا	وَّمَوْصُوْلٍ	لِمَقْطُوْعٍ	وَاعْرِفْ
اور تاء (تانیث کو)	اور موصول	مقطوع	اور پہچان تو

أَتٰى	قَدْ	فِيْمَا	مُصْحَفِ الْإِمَامِ	فِيْ
آیا ہے	تحقیق	جیسا کہ	مصحف عثمانی	میں

ترجمہ

اور پہچان تو مقطوع اور موصول اور تاء (تانیث) کو مصحف عثمانی میں جیسا کہ تحقیق آیا ہے۔

تشریح

ناظم رحمہ اللہ اس باب میں مقطوع اور موصول کی بحث کریں گے کہ قرآنِ مجید میں کہاں کلمہ ملا کر لکھا ہوا ہے اور کہاں کاٹ کر لکھا ہوا ہے جو دو کلمے ملا کر لکھے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گئے ہیں مثلاً فِیْمَا تو اس کو موصول کہتے ہیں کیونکہ پہلا کلمہ دوسرے سے ملا کر لکھا ہوا ہے اور جو دو کلمے الگ الگ لکھے ہوئے ہیں جیسے فِیْ مَا اس کو مقطوع کہتے ہیں کیونکہ پہلا کلمہ دوسرے سے الگ لکھا ہوا ہے۔قاری مقری کے لیے مقطوع اور موصول کا جاننا نہایت ضروری ہے اس لیے جہاں دو کلمے مصاحف عثمانی میں مقطوع ہوں تو وہاں ایک پر وقف صحیح ہے بخلاف موصول کے کہ اس کے پہلے کلمہ پر وقف نہیں کر سکتے کیونکہ وقف کی تعریف یہ ہے کہ اخیر کلمہ غیر موصولہ پر سانس توڑ کر ٹھہرنا۔

دوسرا وقف کے باب میں یہ قانون ہے کہ وقف تابع رسم الخط کے ہوتا ہے تو جب قاری کو مقطوع اور موصول کا علم ہو تو وقف صحیح طور پر کر سکے گا ورنہ غلطی کرے گا۔

اور تائے تانیث کا جاننا بھی ضروری ہے کیونکہ یہ تاء کہیں اس طرح (ۃ) گول لکھی ہے جیسے رَحْمَةٌ اور کسی جگہ لمبی لکھی ہے جیسے اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ تو تاء مطوّلہ پر تاء کے ساتھ اور مدوّرہ مربوطہ پر ہاء کے ساتھ وقف ہوگا۔شعر بالا میں مصحف امام سے خلیفۃ المسلمین حضرت عثمان غنیؓ کا مصحف مراد ہے جس کے متعلق ضروری معلومات ہم شعر نمبرے کے ذیل میں لکھ چکے ہیں۔

فائدہ: موصول اور مقطوع اور تاء کے علاوہ بھی بہت سے کلمات خلاف قیاس قرآن مجید میں لکھے ہوئے ہیں جن کو بالاستیعاب علامہ شاطبی رحمۃ اللہ علیہ نے ''عَقِیْلَةُ اَتْرَابِ الْقَصَائِد'' المعروف ''رائیہ'' میں بیان کیا ہے اور ابوعمرو دانی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رحمہ اللہ نے ''کتاب المقنع'' میں ان کی نشان دہی کی ہے۔

(۲/۸۰) فَاقْطَعْ بِعَشْرِ كَلِمَاتٍ أَنْ لَا

مَعْ مَلْجَأَ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا

أَنْ لَّا	كَلِمَاتٍ	بِعَشْرِ	فَاقْطَعْ
أَنْ لَّا کو	کلمات	دس میں	پس قطع کر کے لکھ

وَلَا إِلٰهَ إِلَّا	مَلْجَأَ	مَعْ
اور لَا إِلٰهَ إِلَّا (کے ساتھ)	مَلْجَأَ (کے)	ساتھ

ترجمہ

پس قطع کر کے لکھ دس کلمات میں اَنْ لَّا کو (۱) مَلْجَأَ (توبہ ع ۱۴) کے ساتھ (۲) اور لَآ اِلٰهَ اِلَّا (ہود ع ۲، انبیاء ع ۶) کے ساتھ۔

تشریح

یہاں سے مقطوع اور موصول کا بیان تفصیل سے شروع کر رہے ہیں قرآن مجید میں باجماع اہل رسم دس کلمات ایسے ہیں جن میں اَنْ ناصبہ کو لائے نافیہ سے علیحدہ لکھا ہے ان دس مواقع میں سے ناظم رحمہ اللہ نے دو کو اس شعر میں بیان فرمایا ہے۔ ❶ اَنْ لَّا مَلْجَاَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّآ اِلَيْهِ (توبہ آیت نمبر ۱۱۸) اور ❷ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ (ہود آیت نمبر ۱۴)

سوال: ناظم رحمہ اللہ کے بیان کی رو سے اَنْ لَّا صرف دس جگہ مقطوع ہے اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس سے یہ نکلتا ہے کہ باقی موقعوں میں موصول ہے جیسے اَلَّا تَزِرُ ،اَلَّا یَرْجِعُ حالانکہ اَنْ لَّآ اِلٰہَ سورۃ الانبیاء آیت نمبر ۸۷ میں بعض قرآنوں میں مقطوع اور بعض میں موصول ہے پس مناسب یہ تھا کہ اس طرح بیان کرتے کہ اَنْ لَّا دس جگہ اجماعاً مقطوع ہے اور ایک جگہ اختلاف ہے پھر ناظم رحمۃ اللہ علیہ نے ایسا کیوں نہیں کیا؟

جواب :۔ اہل رسم کے ہاں اس میں اختلاف ہے اکثر مصاحف میں قطع ہی ہے اور بعض میں موصول ہے چنانچہ علامہ دانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی ''کتاب المقنع'' میں انہیں دس مقطوعات کا ذکر فرمانے پر اکتفاء کیا ہے جن کو ناظم رحمۃ اللہ علیہ نے بیان فرمایا ہے ہوسکتا ہے کہ ناظم رحمۃ اللہ علیہ نے اس تمام پر علامہ دانی رحمۃ اللہ علیہ کی اتباع کی ہو۔ (۱)

www.kitabosunnat.com

(۸۱/۳) وَتَعْبُدُوْا يَاسِيْنَ ثَانِيْ هُوْدَ لَا

يُشْرِكْنَ تُشْرِكْ يَدْخُلَنْ تَعْلُوْا عَلٰی

وَتَعْبُدُوْا	يَاسِيْنَ	ثَانِيْ	هُوْدَ لَا
اور لَا تَعْبُدُوْا (کے ساتھ)	یاسین (میں)	دوسرے	لَا تَعْبُدُوْا (کے ساتھ سورۃ) ھود میں
يُشْرِكْنَ	تُشْرِكْ	يَدْخُلَنْ	تَعْلُوْا عَلٰی

(۱) الجواهر النقیۃ شرح المقدمۃ الجزریۃ ص ۲۲۰ قراءت اکیڈمی، لاہور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور (لَا) یُشْرِکْنَ (کے ساتھ)	(لَا) تُشْرِکْ (کے ساتھ)	(لَا) یَدْخُلَنَّهَا (کے ساتھ)	(لَا) تَعْلُوْا عَلٰی (کے ساتھ)

ترجمہ

(۳) اور لَا تَعْبُدُوْا کے ساتھ یٰسٓ (ع ۴) میں (۴) اور دوسرے لَا تَعْبُدُوْا کے ساتھ سورۂ ہود (ع ۳) میں (۵) اور لَا یُشْرِکْنَ (الممتحنۃ ع ۲) کے ساتھ (۶) اور لَا تُشْرِكْ (الحج ع ۴) کے ساتھ (۷) اور لَا یَدْخُلَنَّهَا (ن ع ۱) کے ساتھ (۸) اور لَا تَعْلُوْا عَلٰی (دخان ع ۱) کے ساتھ۔

تشریح

ناظم رحمہ اللہ نے مذکورہ دس کلمات میں سے چھ کو اس شعر میں بیان کیا ہے۔ ❸ کلمہ اَنْ لَّا تَعْبُدُوا الشَّیْطٰنَ (سورۂ یٰسٓ آیت نمبر ۶۰) اور ❹ اَنْ لَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ اِنِّیْٓ اَخَافُ عَلَیْكُمْ (سورۂ ہود آیت نمبر ۲۶) دوسرا کلمہ جو تیسرے رکوع میں ہے دوسرے کی قید سے سورۂ ہود کے پہلے اَلَّا تَعْبُدُوْٓا سے احتراز مقصود ہے جو پہلے رکوع میں ہے جو بالاتفاق مصاحف موصول ہے ❺ اَنْ لَّا یُشْرِکْنَ بِاللّٰهِ (سورۂ الممتحنۃ آیت نمبر ۱۲) ❻ اَنْ لَّا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ شَیْئًا (سورۂ الحج آیت نمبر ۲۶) ❼ اَنْ لَّا یَدْخُلَنَّهَا الْیَوْمَ عَلَیْكُمْ مِّسْكِیْنٌ (سورۂ النون آیت نمبر ۲۴) ❽ اَنْ لَّا تَعْلُوْا عَلَی اللّٰهِ (سورۂ الدخان آیت نمبر ۱۹) ان سب میں اَنْ لَّا سے کاٹ کر لکھا ہوا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فائدہ :۔ تَعْلُوْا کے بعد عَلٰی کلمہ قرآنی ہے جس کے ذریعے اَلَّا تَعْلُوْا عَلَیَّ (نمل ع ۲) نکل گیا جو اجماعًا موصول ہے۔

(۸۲) أَنْ لَّا يَقُوْلُوْا لَا أَقُوْلَ إِنْ مَّا

بِالرَّعْدِ وَالْمَفْتُوْحَ صِلْ وَعَنْ مَّا

إِنْ مَّا		لَا أَقُوْلَ		أَنْ لَّا يَقُوْلُوْا
(اور قطع کر کے لکھ) إِنْ مَّا (کو)		(اور) لَا أَقُوْلَ (کے ساتھ)		(اور) لَا يَقُوْلُوْا
وَعَنْ مَّا	صِلْ	وَالْمَفْتُوْحَ		بِالرَّعْدِ
اور عَنْ مَّا	ملا کر لکھ	اور (اَمَّا) مفتوح (کو)		سورۂ رعد میں

ترجمہ

(۹) اور لَا يَقُوْلُوْا (اعراف ع ۲۱) (۱۰) اور لَا اَقُوْلَ (اعراف ع ۱۳) کے ساتھ (اور قطع کر کے لکھ) اِنْ مَّا کو سورۂ رعد (ع ۶) میں اور اَمَّا مفتوح کو (ہر جگہ) ملا کر لکھ اور عَنْ مَّا۔

تشریح

اس شعر میں ناظم رحمۃ اللہ علیہ نے بقیہ دو مواقع بیان کیے ہیں ❾ اَنْ لَّا يَقُوْلُوْ عَلَى اللهِ إِلَّا الْحَقَّ (سورۂ اعراف آیت نمبر ۱۶۹) ❿ حَقِيْقٌ عَلٰى اَنْ لَّا اَقُوْلَ عَلَى اللهِ إِلَّا الْحَقَّ (سورۂ اعراف آیت نمبر ۱۰۵) یہاں تک اَنْ لَّا مقطوع کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دس کلمات کا بیان ختم ہو گیا اور سورۂ الانبیاء میں اختلاف ہے ان گیارہ کے علاوہ باقی تمام قرآن میں بالاتفاق اَلَّا موصول ہے جیسے اَلَّا یَرْجِعُ وغیرہم۔

اس شعر میں دوسری بات یہ بیان کی ہے کہ اِنْ شرطیہ کو مَا مؤکدہ سے سورۂ الرعد میں کاٹ کر لکھو جیسے وَاِنْ مَّا نُرِیَنَّكَ بَعْضَ الَّذِیْ نَعِدُهُمْ (الرعد آیت نمبر ۴۰) اور اس کے علاوہ باقی تمام قرآن میں اِنْ شرطیہ کو مَا سے ملا کر لکھا ہوا ہے جیسے اِمَّا تَخَافَنَّ (الانفال) وَاِمَّا نُرِیَنَّكَ وغیرہم۔

وَالْمَفْتُوْحَ صِلْ سے مراد یہ کہ اَمَّا (جس کا ہمزہ مفتوح ہے) اس کو مَا سے ملا کر لکھو تمام قرآن میں یہ لفظ موصول ہی ہے مقطوع کہیں نہیں جیسے اَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَیْهِ (الانعام) اَمَّاذَا كُنْتُمْ (النحل) وغیرہم۔

آگے فرماتے ہیں عَنْ مَّا کا مطلب یہ ہے کہ بالاتفاق مصاحف فَلَمَّا عَتَوْا عَنْ مَّا نُهُوْا (الاعراف آیت نمبر ۱۶۶) میں عَنْ جارہ کو مَا موصولہ وغیرہ سے قطع کر کے لکھا گیا ہے۔ باقی ہر جگہ موصول لکھا گیا ہے جیسے عَمَّا تَعْمَلُوْنَ، عَمَّا یَقُوْلُوْنَ، عَمَّا یُشْرِكُوْنَ وغیرہم۔

(۸۳/۵) نُهُوْا اقْطَعُوْا مِنْ مَّا بِرُوْمٍ وَّالنِّسَا

خُلْفُ الْمُنَافِقِیْنَ أَمْ مَّنْ أَسَّسَا

نُهُوْا	اقْطَعُوْا	مِنْ مَّا	بِرُوْمٍ	وَّالنِّسَا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نُهُوْا	قطع کر (کے لکھو)	(اور قطع کر کے لکھ مِنْ مَّا (کو)	سورۂ روم میں	اور سورۂ نساء میں
خُلُفْ		الْمُنَافِقِيْنَ		أَمْ مَّنْ أَسَّسَا
(ثابت ہوا) خُلف		سورۂ منافقین والے (مِنْ مَّا)		أَمْ مَّنْ أَسَّسَ (کو قطع کر کے لکھ)

ترجمہ

نُهُوْا (الاعراف ع ۲۱) کو قطع کر کے لکھو اور (قطع کر کے لکھ) مِنْ مَّا کو سورۂ روم (ع ۴) میں اور سورۂ النساء (ع ۴) میں اور (ثابت ہوا) ہے خُلف مُنَافِقِيْنَ (ع ۲) والے مِنْ مَّا میں اور (قطع کر کے لکھ) أَمْ مَّنْ أَسَّسَ (توبہ ع ۱۳) کو۔

تشریح

اس شعر میں یہ بیان کیا گیا کہ مِنْ جارہ کو مَا موصولہ سے دو جگہ قرآنِ مجید میں کاٹ کر لکھا گیا ہے ① مِنْ مَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ مِّنْ شُرَكَآءَ (الروم آیت نمبر ۲۸) ②فَمِنْ مَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ مِّنْ فَتَيٰتِكُمُ (النساء آیت نمبر ۵۲) اور وَاَنْفِقُوْا مِنْ مَّا رَزَقْنٰكُمْ (منافقون آیت نمبر ۱۰) میں اختلاف ہے بعض مصاحف میں کاٹ کر لکھا ہوا ہے اور بعض میں ملا کر حاصل یہ کہ دونوں طرح جائز ہے ان تین موقعوں کے سوا مِمَّا سب جگہ موصول ہے اور منافقون

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والے میں بھی عمل وصل ہی پر ہے (۱) جیسے مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ، مِمَّا نَزَّلْنَا عَلٰی عَبْدِنَا وغیرہ۔

اور فرماتے ہیں کہ اَمْ کو مَنْ استفہامیہ سے قرآنِ مجید میں چار جگہ کاٹ کر لکھا ہوا ہے (۱) اَمْ مَّنْ اَسَّسَ بُنْیَانَهٗ (توبہ آیت نمبر ۱۰۹)۔

(۸۴) فُصِّلَتِ النِّسَا وَذِبْحِ حَیْثُ مَا

وَأَنْ لَّمِ الْمَفْتُوحَ كَسْرَ إِنَّ مَا

فُصِّلَتِ	النِّسَا	وَذِبْحِ	حَیْثُ مَا
(اَمْ مَّنْ کو قطع کر کے لکھ) سورۂ فصلت میں	سورۂ نساء (میں)	اور سورۂ ذبح (الصافات) میں	(قطع کر کے لکھ) حَیْثُ مَا (کو)
وَأَنْ لَّمِ	الْمَفْتُوحَ	كَسْرَ	إِنَّ مَا
اور اَنْ لَّمْ	مفتوح کو	(اور قطع کر کے لکھ) کسرہ (والے)	اِنَّ مَا (کو)

ترجمہ

اور (اَمْ مَّنْ کو) سورۂ فُصِّلَتْ (یعنی حم سجدۃ ع ۵) میں اور سورۃ النساء (ع ۱۶) میں اور سورۂ ذبح (یعنی والصافات ع ۱) میں اور (قطع کر کے لکھ)

(۱) العطایا الوهبیة ص ۲۹۸ الشیخ رحیم بخش پانی پتی مطبوعہ مسجد سراجاں حسین آگاہی، ملتان

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حَیْثُ مَا (بقرۃ ع ۷ اور ع ۱۸) کو اور اَنْ لَّمْ مفتوح کو (جیسا کہ سورۂ بلد میں ہے) اور (قطع کر کے لکھ) کسرہ والے اِنَّ مَا کو۔

تشریح

اس شعر میں ناظم رحمۃ اللہ علیہ نے بقیہ تین مواقع بیان فرمائے ہیں جہاں اَمْ کو مَنْ سے کاٹ کر لکھا ہوا ہے۔ (۲) اَمْ مَّنْ یَّاْتِیْٓ اٰمِنًا (حم سجدہ آیت نمبر ۴۰) (۳) اَمْ مَّنْ تَکُوْنُ عَلَیْهِمْ وَکِیْلًا (النساء آیت نمبر ۱۰۹) (۴) اَمْ مَّنْ خَلَقْنَا (الصافات آیت نمبر ۱۱) پس ان مذکورہ چار موقعوں میں تو اَمْ متصلہ مَنْ موصولہ سے مقطوع ہے جس کی شکل یہ ہے اَمْ مَّنْ اور باقی تمام جگہ موصول یعنی ملا کر لکھا ہوا ہے جس کی شکل یہ ہے اَمَّنْ جیسے اَمَّنْ خَلَقَ، اَمَّنْ جَعَلَ، اَمَّنْ یُّجِیْبُ وغیرہم پھر فرماتے ہیں کہ حَیْثُ کو مَا سے کاٹ کر لکھو اور اس کو کسی لفظ یا کسی سورۂ کے ساتھ مقید نہیں کیا جس سے یہ نکل آیا کہ یہ دونوں جگہ مقطوع ہی ہے کیونکہ قرآنِ مجید میں لفظ حَیْثُ مَا دو جگہ آیا ہے (۱) وَحَیْثُ مَا کُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَکُمْ شَطْرَهٗ (بقرۃ آیت نمبر ۱۴۴) (۲) وَحَیْثُ مَا کُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَکُمْ شَطْرَهٗ لِئَلَّا (بقرۃ آیت نمبر ۱۵۰)۔

پھر فرماتے ہیں کہ ہمزہ کے فتحہ والے اَنْ مصدریہ کو لَمْ جازمہ سے جہاں کہیں بھی آ جائے مقطوع لکھو اور یہ بھی حَیْثُ مَا کی طرح صرف دو جگہ آیا ہے (۱) اَنْ لَّمْ یَکُنْ رَّبُّکَ (الانعام آیت نمبر ۱۳۱) (۲) اَیَحْسَبُ اَنْ لَّمْ یَرَهٗ (بلد آیت نمبر ۷)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نوٹ:۔ اَلْمَفْتُوْحَ کی قید سے نکل آیا کہ یہ حکم کسرہ والے اِنَّمَا کا نہیں کیونکہ اس میں قطع اور وصل کا ذکر شعر نمبر ۱۲ میں آ رہا ہے۔

(۸۵) اَلْأَنْعَامَ وَالْمَفْتُوْحَ یَدْعُوْنَ مَعَا

وَخُلْفُ الْأَنْفَالِ وَنَحْلٍ وَّقَعَا

اَلْأَنْعَامَ	وَالْمَفْتُوْحَ	یَدْعُوْنَ	مَعَا
(سورۃ) انعام میں	اور (قطع کر کے لکھ) فتحہ والے (کو)	(اَنَّ مَا کو) یَدْعُوْنَ (کے ساتھ)	دونوں جگہ
وَخُلْفُ	الْأَنْفَالِ	وَنَحْلٍ	وَّقَعَا
اور خُلف	(سورۃ) انفال	اور (سورۃ) نحل (والے میں)	واقع ہوا ہے

ترجمہ

سورۃ انعام (ع ۱۶) میں اور (قطع کر کے لکھ) فتح والے (اَنَّ مَا) کو یَدْعُوْنَ کے ساتھ دونوں جگہ (حج ع ۸ اور لقمان ع ۳) اور انفال (ع ۵) اور نحل (ع ۱۳) والے میں خُلف واقع ہوا ہے۔ (اَنَّ مَا غَنِمْتُمْ اور اِنَّ مَا عِنْدَ اللّٰهِ میں)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تشریح

اس شعر میں جو انعام کہا ہے اس کا تعلق گذشتہ شعر سے ہے اور اس کی وضاحت کر دی گئی ہے اور آنَّ مَا یَدْعُوْنَ جو ہمزہ مفتوح کے ساتھ دونوں جگہ یعنی سورۂ حج اور سورۂ لقمان میں ہے ناظم رحمہ اللہ نے مَعًا سے انہیں دونوں کو مراد لیا ہے یعنی ﴿وَاَنَّ مَا یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ هُوَ الْبَاطِلُ﴾ (الحج آیت نمبر ۶۲)
﴿اَنَّ مَا یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهِ الْبَاطِلُ﴾ (لقمان آیت نمبر ۳۰)

آگے بیان فرماتے ہیں کہ وَاعْلَمُوْا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ (انفال آیت نمبر ۴۱) میں اختلاف ہوا ہے یعنی مقطوع اور موصول دونوں طرح رسم پائی گئی ہے اور اِنَّمَا عِنْدَ اللّٰهِ (نحل آیت نمبر ۹۴) میں بھی اختلاف واقع ہوا ہے باقی تمام جگہ ملا کر لکھا ہوا ہے جیسے فَاعْلَمُوْا اَنَّمَا عَلٰی رَسُوْلِنَا الْبَلَاغُ الْمُبِیْنُ اور اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ لَصَادِقٌ وغیرہم۔

فائدہ :۔ وَخُلْفُ الْاَنْفَالِ وَنَحْلِ سے یہ وہم ہوتا ہے جیسے اِنَّمَا میں اختلاف ہے وہ انفال اور نحل دونوں ہی میں ہمزہ کے فتحہ سے ہے اور اس وہم کی وجہ یہ ہے کہ ناظم رحمہ اللہ اس مصرعہ کو اَلْمَفْتُوْحَ یَدْعُوْنَ کے بعد لائے ہیں پس یہ خیال آ سکتا ہے کہ جس طرح اس میں فتح والے اَنَّمَا کا بیان تھا اسی طرح ان دونوں سورتوں کا اَنَّمَا بھی ہمزہ کے فتحہ ہی سے ہوگا حالانکہ واقع میں ایسا نہیں کیونکہ انفال میں فتحہ اور نحل میں کسرہ سے ہے نیز فتحہ والا نحل میں ہے ہی نہیں تو اس کا جواب یہ ہے کہ ناظم رحمہ اللہ نے پہلے بالترتیب اِنَّ مَا (بِکَسْرِ الْهمزہ) اور اَنَّ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مَا (بِفَتحِ الهمزه) کے وہ مواقع بیان فرمائے جن میں بالاتفاق مصاحف وہ مقطوع ہیں۔ پھران دونوں کے مختلف فیہ مواقع کا ذکر کرتے ہوئے انفال اور نحل دونوں کا نام لیا مگر ترتیب بدل گئی کہ پہلے مفتوح کا ذکر کیا پھر مکسور کا گویا لف ونشر غیر مرتب ہوا۔ (1)

(٨٥/٨٦) وَكُلِّ مَا سَأَلْتُمُوْهُ وَاخْتُلِفْ

رُدُّوْا كَذَا قُلْ بِئْسَ مَا وَالْوَصْلُ صِفْ

وَكُلِّ مَا سَأَلْتُمُوْهُ			وَاخْتُلِفْ	
اور (قطع کر کے لکھ) كُلِّ مَا سَأَلْتُمُوْهُ (کو)			اوراختلاف کیا گیا ہے	
رُدُّوْا	كَذَا	قُلْ بِئْسَ مَا	وَالْوَصْلُ	صِفْ
(كُلَّ مَا) رُدُّوْا (میں)	اسی طرح	قُلْ بِئْسَ مَا (میں)	اور وصل	بیان کر

ترجمہ

اور (قطع کر کے لکھ) كُلِّ مَا سَأَلْتُمُوْهُ (ابراہیم ع ۵) کو اور اختلاف کیا گیا ہے كُلَّ مَا رُدُّوْا (نساء ع ۱۲) میں اسی طرح قُلْ بِئْسَ مَا (بقرۃ ع ۱۱) میں (بھی اختلاف ہوا ہے) اور وصل بیان کر۔

(1) الجواهر النقیة شرح المقدمة الجزریة ص ۲۲۹ مطبوعہ قرآءت اکیڈمی، لاہور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تشریح

اس شعر میں ناظم رحمہ اللہ نے كُلِّ مَا اور بِئْسَ مَا کی رسم بیان فرمائی ہے پس فرماتے ہیں مِنْ كُلِّ مَا سَأَلْتُمُوْهُ (ابراہیم آیت نمبر ۳۴) کو بھی مقطوع لکھو یعنی كُلِّ ،مَا سے جدا ہے اور كُلَّ مَا رُدُّوْٓا إِلَى الْفِتْنَةِ (النساء آیت نمبر ۹۱) میں اختلاف کیا گیا ہے بعض مصاحف میں موصول ہے اور بعض میں مقطوع اور ناظم رحمہ اللہ نے كُلَّ مَا مختلف فیہ صرف ایک بیان فرمایا حالانکہ مختلف فیہ صرف یہی ایک نہیں بلکہ اس کے علاوہ تین اور بھی ہیں (۱) كُلَّمَا دَخَلَتْ أُمَّةٌ لَّعَنَتْ (اعراف آیت نمبر ۳۸) (۲) كُلَّمَا جَآءَ أُمَّةً رَّسُوْلُهَا (مؤمنون آیت نمبر ۴۴) (۳) كُلَّمَآ أُلْقِيَ فِيْهَا فَوْجٌ (ملک آیت نمبر ۸) ان تینوں میں بھی دونوں وجوہ ہیں جیسا کہ علامہ شاطبی رحمہ اللہ نے قصیدہ رائیہ میں ذکر کیا ہے۔ [1]

گویا كُلَّمَا میں ایک جگہ یعنی سورۂ ابراہیم میں بالاتفاق قطع ہے اور مذکورہ چار مواقع میں خُلف ہے باقی تمام قرآن میں بالاتفاق موصول ہے جیسے كُلَّمَآ أَضَآءَ لَهُمْ (البقرۃ آیت نمبر ۲۰) وغیرہ۔

اب رہا یہ کہ مصنف رحمہ اللہ نے ان تین مقام کے اختلاف کو بیان کیوں نہیں کیا تو اس کے کئی جوابات دیے گئے ہیں لیکن بہتر جواب یہ ہے کہ شہرت کی بناء پر ناظم رحمہ اللہ نے ان تین کو چھوڑ دیا ہے۔

آگے فرماتے ہیں کہ كُلَّمَا رُدُّوْٓا کی طرح اس بِئْسَمَا کے قطع و وصل میں بھی اختلاف ہے جس سے پہلے قُلْ ہے یعنی قُلْ بِئْسَمَا يَأْمُرُكُمْ (بقرۃ آیت

---

[1] عقیلة اتراب القصائد المعروف رائیہ ص۶۳۔۶۴ مطبوعہ قرآءت اکیڈمی، لاہور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمبر ۹۳) میں بعض مصاحف میں کاٹ کر لکھا ہوا ہے اور بعض میں ملا کر لکھا ہوا ہے۔

(۹۰/۸۷) خَلَفْتُمُوْنِيْ وَاشْتَرَوْا فِيْ مَا اقْطَعَا

أُوْحِيْ أَفَضْتُمْ اشْتَهَتْ يَبْلُوْا مَعَا

خَلَفْتُمُوْنِيْ	وَاشْتَرَوْا	فِيْ مَا	اقْطَعَا
(بِئْسَمَا) خَلَفْتُمُوْنِيْ (میں)	اور (بِئْسَمَا) اشْتَرَوْا (میں)	(اور) فِيْ (کو) مَا (سے)	قطع کر کے لکھ

أُوْحِيْ	أَفَضْتُمْ	اشْتَهَتْ	يَبْلُوْا	مَعَا
أُوْحِيْ (کے ساتھ)	أَفَضْتُمْ (کے ساتھ)	(اور) اِشْتَهَتْ (کے ساتھ)	يَبْلُوْا (کے ساتھ)	دونوں جگہ

ترجمہ

بِئْسَمَا خَلَفْتُمُوْنِيْ (اعراف ع ۱۸) میں اور بِئْسَمَا اشْتَرَوْا (بقرۃ ع ۱۱) میں اور فِيْ کو مَا سے قطع کر کے لکھ أُوْحِيْ (انعام ع ۱۸) کے ساتھ اور أَفَضْتُمْ (نور ع ۲) کے ساتھ اور اِشْتَهَتْ (انبیاء ع ۷) کے ساتھ اور يَبْلُوْا کے ساتھ دونوں جگہ (یعنی لِيَبْلُوَكُمْ فِيْ مَا، مائدہ ع ۸ اور انعام ع ۲۰)

تشریح

اس شعر میں ناظم رحمۃ اللہ علیہ نے بِئْسَمَا کے وہ دونوں مواقع بیان کیے ہیں جن میں بِئْسَمَا موصول ہے اور ساتھ فِيْ مَا کے مواقع بھی بیان کر رہے ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چنانچہ فرماتے ہیں کہ ① بِئْسَمَا اشْتَرَوْا بِهٖٓ اَنْفُسَهُمْ (البقرۃ آیت نمبر ۹۰) اور ② بِئْسَمَا خَلَفْتُمُوْنِيْ (اعراف آیت نمبر ۱۵۰) میں بِئْسَ کے ساتھ مَا موصول ہے جس کی شکل یہ ہے بِئْسَمَا ۔

لہٰذا ان تین موقعوں کے سوا باقی ہر جگہ بِئْسَ مَا سے مقطوع ہے جس کی شکل یہ ہے بِئْسَ مَا ۔اس کے بعد فِيْ مَا کی رسم بیان فرمائی ہے۔فِيْ مَا کے مقطوع اور موصول ہونے میں تفصیل یہ ہے:

کہ گیارہ مقامات میں مقطوع اور باقی ہر جگہ موصول ہے اس کی تفصیل یہ ہے ❶ قُلْ لَّآ اَجِدُ فِيْ مَآ اُوْحِيَ اِلَيَّ (انعام آیت نمبر ۱۴۵) ❷ فِيْ مَآ اَفَضْتُمْ (نور آیت نمبر ۱۴) ❸ فِيْ مَا اشْتَهَتْ (انبیاء آیت نمبر ۱۰۲) ❹ لِيَبْلُوَكُمْ فِيْ مَا اٰتٰكُمْ (المائدہ آیت نمبر ۴۸) ❺ لِيَبْلُوَكُمْ فِيْ مَا (انعام آیت نمبر ۱۶۵)۔

شعر میں مَعًا سے ان دونوں کی طرف ہی اشارہ کیا گیا ہے (بقیہ اگلے شعر میں بیان فرماتے ہیں)۔

(۱۰/۸۸) ثَانِيْ فَعَلْنَ وَقَعَتْ رُوْمٍ كِلَا

تَنْزِيْلِ شُعَرَا وَغَيْرَهَا صِلَا

كِلَا	رُوْمٍ	وَقَعَتْ	ثَانِيْ فَعَلْنَ
دونوں	(سورۃ) روم (میں)	(سورۃ) الواقعہ (میں)	(فِيْ کو مَا سے قطع کر کے لکھ) دوسرے فَعَلْنَ (کے ساتھ)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صِلَا	وَغَيْرَهَا	شُعَرَا	تَنْزِيلِ
ملا کر لکھ	اوران (سورتوں) کے علاوہ	(سورۂ) شعراء (میں)	(سورۂ) تنزیل (زمر)

ترجمہ

(فِيْ کو مَا سے قطع کر کے لکھ) دوسرے فَعَلْنَ (بقرۃ ع ۳۱) کے ساتھ اور واقعہ میں (فِيْ مَا لَاتَعْلَمُوْنَ ع ۲) اور روم (ع ۴) میں اور سورۂ تنزیل (زمر) کے دونوں فِيْ مَا (یعنی ع ۱، ع ۵) مقطوع ہیں اور شعراء (ع ۸) میں بھی اوران کے علاوہ کو ملا کر لکھ۔

تشریح

اس شعر میں ناظم رحمۃ اللہ علیہ نے فِيْ مَا کے بقیہ چھ مواقع بیان فرمائے ہیں۔ ❻ فِيْ مَا فَعَلْنَ (بقرۃ آیت نمبر ۲۴۰) ثانی کہہ کر پہلے کو نکال دیا جو سورۂ البقرۃ آیت نمبر ۲۳۶ میں آیا ہے ❼ فِيْ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ (واقعہ آیت نمبر ۶۱) ❽ فِيْ مَا رَزَقْنٰكُمْ (روم آیت نمبر ۲۸) ❾ فِيْ مَا هُمْ فِيْهِ (زمر آیت نمبر ۳۰) ❿ فِيْ مَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ (زمر آیت نمبر ۴۶)۔

شعر میں كِلَا تَنْزِيْلَ سے ان دو کی طرف ہی اشارہ کیا ہے۔ ⓫ فِيْ مَا هٰهُنَا (الشعراء آیت نمبر ۱۴۶) ان گیارہ موقعوں میں فِيْ جارہ مَا موصولہ سے مقطوع ہے اوران کے علاوہ کو موصول لکھو جس کی شکل یہ ہے فِيْمَا۔

فائدہ : وَغَيْرَهَا صِلَا کی ضمیر کے مرجع کے بارے میں دو احتمال ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

① یہ کہ ضمیر کا مرجع وہ گیارہ مواقع ہوں جن کا ذکر اوپر آ چکا ہے اور مطلب یہ ہوا کہ ان گیارہ موقعوں میں تو فِیْ مَا مقطوع ہے اور ان کے سوا باقی سب موقعوں میں موصول۔

② دوسرا یہ کہ ضمیر کا مرجع صرف شعراء ہو اور مطلب یہ ہوا کہ شعراء والے کے سوا باقی تمام قرآن میں موصول ہے اور اس قول کے مطابق وہ دس بھی آ گئے جو اوپر بیان کیے گئے لہٰذا ان دونوں قولوں میں تطبیق یوں دیں گے کہ شعراء والا سب قولوں میں مقطوع ہے اور اس کے علاوہ وہ دس جو مذکورہ دو شعروں میں بیان ہوئے وہ اکثر مصاحف میں مقطوع اور بعض میں موصول ہیں اور ان گیارہ کے علاوہ باقی سب بالاتفاق موصول ہیں۔

(۸۹/۱۱) فَأَيْنَمَا كَالنَّحْلِ صِلْ وَمُخْتَلِفْ

فِي الشُّعَرَا الْأَحْزَابِ وَالنِّسَا وُصِفْ

وَمُخْتَلِفْ	صِلْ	كَالنَّحْلِ	فَأَيْنَمَا
اور مختلف فیہ	ملا کر لکھ	مانند سورۂ نحل (والے کے)	فَأَيْنَمَا (کو)

وُصِفْ	وَالنِّسَا	الْأَحْزَابِ	الشُّعَرَا	فِي
بیان کیا گیا ہے	اور (سورۂ) نساء	(سورۂ) احزاب	(سورۂ) شعراء	میں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ

فَاَیْنَمَا (بقرۃ ع ۱۴) کو مانند سورۂ نحل والے (ع ۱۰) کے ملا کر لکھ اور شعراء (ع ۵) احزاب (ع ۸) اورنساء (ع ۱۱) میں مختلف فیہ بیان کیا گیا ہے۔

تشریح

اس شعر میں ناظم رحمۃ اللہ علیہ نے اَیْنَ مَا کے مواقع بیان کیے ہیں اور اس کی تفصیل یہ ہے کہ فَاَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللهِ (بقرۃ آیت نمبر ۱۱۵) اور اَیْنَمَا یُوَجِّهْهُ (نحل آیت نمبر ۷۶) میں اَیْنَمَا بالاتفاق مصاحف میں موصول ہے اور اَیْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ (الشعراء آیت نمبر ۹۲) اور اَیْنَ مَا ثُقِفُوْا (الاحزاب آیت نمبر ۶۱) اور اَیْنَ مَا تَكُوْنُوْا یُدْرِكْكُّمُ الْمَوْتُ (النساء آیت ۱۷۸) ان تین مواقع میں وصل اور قطع میں خُلف ہے یعنی بعض مصاحف میں یہ تینوں موصول اور بعض میں مقطوع آئے ہیں۔ ان مذکورہ پانچ مواقع کے علاوہ باقی تمام جگہ بالاجماع کاٹ کر لکھا گیا ہے جیسے فَاسْتَبِقُوا الْخَیْرَاتِ اَیْنَ مَا تَكُوْنُوْا (البقرۃ آیت نمبر ۱۴۸) اور اَیْنَ مَا كُنْتُمْ تَدْعُوْنَ (الاعراف آیت نمبر ۳۷ وغیرہم)۔

(۱۲۶/۹۰) وَصِلْ فَإِلَّمْ هُودَ أَلَّنْ نَّجْعَلَا

نَجْمَعَ كَیْلَا تَحْزَنُوْا تَأْسَوْا عَلَى

وَصِلْ	فَإِلَّمْ	هُودَ	أَلَّنْ نَّجْعَلَا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور ملا کر لکھ	فَإِلَّمْ (کو)	(سورۃ) ہود (میں)	أَلَّنْ نَّجْعَلَا (کو)
نَجْمَعَ	كَيْلَا تَحْزَنُوْا	تَأْسَوْا عَلٰى	
(أَلَّنْ) نَّجْمَعَ (کو)	لِكَيْلَا تَحْزَنُوْا	(لِكَيْلَا) تَأْسَوْا عَلٰى (کو)	

ترجمہ

اور ملا کر لکھ فَإِلَّمْ کو سورۂ ہود (ع ۲) میں اور أَلَّنْ نَّجْعَلَ (کہف ع ٦ والے) کو اور أَلَّنْ نَّجْمَعَ (قیامہ ع ۱) کو اور لِكَيْلَا تَحْزَنُوْا (آل عمران ع ۱٦) کو اور لِكَيْلَا تَأْسَوْا عَلٰى (حدید ع ۳) کو۔

تشریح

اس شعر میں ناظم رحمۃ اللہ علیہ نے إِنْ لَمْ، أَلَّنْ اور كَيْلَا کے مواقع بیان کیے ہیں اور ان کی تفصیل یہ ہے کہ إِنْ شرطیہ کو لَمْ کے ساتھ سورۂ ہود میں ملا کر لکھو جیسے فَإِلَّمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَكُمْ (ہود آیت نمبر ۱۴) اور اس کے علاوہ باقی تمام جگہ مقطوع ہے جیسے فَإِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا (بقرۃ) وغیرہ۔ بعض لوگوں نے فَإِنْ لَّمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَكَ (قصص آیت نمبر ۵۰) میں بھی وصل بیان کیا ہے لیکن علامہ جزری رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو وہم قرار دیا ہے۔[1] یعنی صحیح یہی ہے کہ قصص میں بھی قطع ہے۔

---

[1] النشر فی القراءات العشر جلد اوّل ص ۱۱۱ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت لبنان

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آگے فرماتے ہیں کہ اَنْ مصدریہ کو لَنْ ناصبہ کے ساتھ دوجگہ ملا کر لکھا گیا ہے پہلا اَلَّنْ نَّجْعَلَ لَكُمْ مَّوْعِدًا (کہف آیت نمبر ۴۷) دوسرا اَلَّنْ نَّجْمَعَ عِظَامَهٗ (القیامہ آیت نمبر ۳) ان دونوں کے علاوہ باقی ہر جگہ بالاتفاق اَنْ لَّنْ مقطوع مرسوم ہے جیسے اَلَّنْ يَّنْقَلِبَ الرَّسُوْلُ (فتح آیت نمبر ۱۲) وغیرہ۔

آگے فرماتے ہیں کہ حرف کَیْ کو لَا سے چار جگہ ملا کر لکھا گیا ہے دو کو اس شعر میں بیان کیا ہے ❶ لِكَيْلَا تَحْزَنُوْا عَلٰى مَا فَاتَكُمْ (آل عمران آیت نمبر ۱۵۳) ❷ لِكَيْلَا تَأْسَوْا عَلٰى مَافَاتَكُمْ (حدید آیت نمبر ۲۳) باقی دو کا ذکر آئندہ شعر میں آئے گا۔

(۱۳۰/۹۱) حَجٌّ عَلَيْكَ حَرَجٌ وَقَطْعُهُمْ
عَنْ مَّنْ يَّشَآءُ مَنْ تَوَلّٰى يَوْمَ هُمْ

وَقَطْعُهُمْ	عَلَيْكَ حَرَجٌ	حَجٌّ
اور قطع اہل رسم کا (ثابت) ہے	عَلَيْكَ حَرَجٌ (کو)	(سورۂ) حج (والے)
يَوْمَ هُمْ	مَنْ تَوَلّٰى	عَنْ مَّنْ يَّشَآءُ
يَوْمَ هُمْ (میں)	(عَنْ) مَنْ تَوَلّٰى (میں)	عَنْ مَّنْ يَّشَآءُ (میں)

ترجمہ

اور سورۂ حج والے (یعنی لِكَيْلَا يَعْلَمَ ع) اور عَلَيْكَ حَرَجٌ (احزاب

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ع ۶) والے کو اور قطع اہل رسم کا (ثابت) ہے عَنْ مَّنْ يَّشَآءُ (نور ع ۶) میں اور عَنْ مَّنْ تَوَلّٰى (نجم ع ۲) میں اور يَوْمَ هُمْ (مؤمن ع ۱ اور ذاریات ع ۱) میں۔

تشریح

اس شعر میں ناظم رحمۃ اللہ علیہ نے کَیلَا کے باقی دو مواقع اور عَنْ مَّنْ اور يَوْمَ هُمْ کے مواقع بیان کیے ہیں اور ان کی تفصیل یہ ہے کہ ❶ لِكَيْلَا يَعْلَمَ مِنْ بَعْدِ عِلْمٍ شَيْئًا (حج آیت نمبر ۵) اور ❷ لِكَيْلَا يَكُوْنَ عَلَيْكَ حَرَجٌ (احزاب آیت نمبر ۵۰) ان چار کے علاوہ باقی جگہ بالاتفاق کاٹ کر لکھا گیا ہے جیسے كَيْ لَا يَكُوْنَ (حشر آیت نمبر ۷) وغیرہ۔

آگے فرماتے ہیں کہ عَنْ جارہ کو مَا موصولہ سے دو جگہ مقطوع لکھو۔

① وَيَصْرِفُهٗ عَنْ مَّنْ يَّشَآءُ (نور آیت نمبر ۴۳) ② عَنْ مَّنْ تَوَلّٰى عَنْ ذِكْرِنَا (نجم آیت نمبر ۲۹)۔

علامہ دانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ قرآن میں ان دو کے سوا اور کوئی نہیں ہے۔[1]

يَوْمَهُمْ دو جگہ مقطوع اور باقی سب جگہ موصول ہے۔ ① يَوْمَ هُمْ بَارِزُوْنَ (غافر آیت نمبر ۱۶) ② يَوْمَ هُمْ عَلَى النَّارِ (ذاریات آیت نمبر ۱۳) ان

---

[1] المقنع ص ۶، الامام ابی عمرو عثمان بن سعید الدانی، مطبوعہ مکتبۃ الکلیات الازہریۃ القاہرہ مصر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دونوں جگہ میں هُمْ ضمیر مرفوع ہے جوانفصال کا تقاضہ رکھتی ہے۔مجرور بالاتفاق ملا کر لکھی ہوئی ہے جیسے يَوْمَهُمُ الَّذِيْ يُوْعَدُوْنَ وغیرہم۔

(۱۴۲/۹۲) وَمَالِ هٰذَا وَالَّذِيْنَ هٰٓؤُلَا

تَحِيْنَ فِي الْإِمَامِ صِلْ وَوُهِّلَا

وَمَالِ هٰذَا	وَالَّذِيْنَ	هٰٓؤُلَا
اور (قطع ثابت ہے) مَالِ هٰذَا	اور (فَمَالِ) الَّذِيْنَ (میں)	(فَمَالِ) هٰٓؤُلَآءِ (میں)

تَحِيْنَ	فِي	الْإِمَامِ	صِلْ	وَوُهِّلَا
(لَا) تَحِيْنَ	میں	مصحف امام (کی موافقت)	ملا کر لکھ	اور (یہ ملا کر لکھنا) ضعف کی طرف منسوب کیا گیا ہے

ترجمہ

اور (قطع ثابت ہے) مَالِ هٰذَا (کہف ع ۶ اور فرقان ع ۱) میں اور فَمَالِ الَّذِيْنَ (معارج ع ۲) اور فَمَالِ هٰٓؤُلَآءِ (نساء ع ۱۱) میں اور لَاتَ حِيْنَ (سورۂ ص ع ۱) کو مصحف امام کی موافقت میں ملا کر لکھ اور یہ (ملا کر لکھنا) ضعف کی طرف منسوب کیا گیا ہے۔

تشریح

اس شعر میں لام جارہ کا هٰذَا الَّذِيْنَ اور هٰٓؤُلَآءِ سے اور لَاتَ حِيْنَ کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقطوع اور موصول ہونے کو بیان فرمایا ہے اور ان کی تفصیل یہ ہے کہ لام جارہ اپنے مجرور سے چار جگہ کاٹ کر لکھا ہوا ہے (۱) مَالِ هٰذَا الْكِتٰبِ (کہف آیت نمبر ۴۹) (۲) مَالِ هٰذَا الرَّسُوْلِ (الفرقان آیت نمبر ۷) (۳) فَمَالِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا (معارج آیت نمبر ۳۶) (۴) فَمَالِ هٰٓؤُلَآءِ الْقَوْمِ (نساء آیت نمبر ۷۸) ان چار موقعوں کے علاوہ حرف جر اپنے مجرور سے ملا کر لکھا ہوا ہے جیسے مَالَكَ لَا تَاْمَنَّا (یوسف آیت نمبر ۱۱) اور مَالِاَحَدٍ عِنْدَهٗ (اللیل آیت نمبر ۱۹) وغیرہ۔

آگے فرماتے ہیں کہ وَلَاتَ حِيْنَ مَنَاصٍ (ص آیت ۳) کو رسم کے امام ابوعبید قاسم بن سلام رحمۃ اللہ علیہ (۱) نے فرمایا ہے کہ مصحف امام میں یعنی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا جو مصحف تھا اس میں وَلَات میں تاء کو حِيْنَ کے ساتھ ملا کر لکھا گیا ہے جس کی شکل یہ ہے لَا تَحِيْنَ لیکن باقی علماء رسم نے اس کو ضعیف قرار دیا ہے۔ باقی تمام مصاحف مثلاً حجازی، شامی، عراقی وغیرہ میں لَاتَ کی تاء حِيْنَ سے الگ لکھی گئی ہے اور یہی صحیح ہے جس کی شکل یہ ہے کہ لَاتَ حِيْنَ اس کی تفصیل شیخ القراء حضرت مولانا قاری المقری اظہار احمد تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی مایہ ناز شرح ''الجواہر النقیہ'' اور شیخ القراء حضرت مولانا قاری محمد شریف رحمۃ اللہ علیہ کی عظیم الشان شرح ''التقدمۃ الشریفہ'' میں لکھی ہے۔

---

(۱) ابوعبید القاسم بن سلام المروی البغدادی رسم کے جلیل القدر امام ہیں اور آپ کی وفات مکہ مکرمہ میں ۲۲۶ ہجری میں ہوئی۔ تذکرۃ الحفاظ جلد ۲، ص ۴۱۷

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(١٥/٩٣) كَالُوْهُمْ أَوْوَّزَنُوْهُمْ صِلِ

كَذَا مِنَ الْ وَهَا وَيَا لَاتَفْصِلِ

صِلِ	أَوْوَّزَنُوْهُمْ		كَالُوْهُمْ	
(هُمْ کے ساتھ) ملا کر لکھ	أَوْوَّزَنُوْهُمْ		كَالُوْهُمْ	
لَاتَفْصِلِ	وَيَا	وَهَا	اَلْ	مِنَ	كَذَا
جدا نہ کر تو	اور یاء	اور ہاء	اَلْ	سے	اسی طرح

ترجمہ

اور كَالُوْهُمْ اَوْ وَّزَنُوْهُمْ (تطفیف میں ہر دو فعلوں کو ضمیر هُمْ کے ساتھ) ملا کر لکھ تو، اسی طرح اَلْ اور هَا اور يَا سے (ان کے مدخولوں کو) جدا نہ کر تو۔

تشریح

اس شعر میں ناظم رحمۃ اللہ علیہ فرما رہے ہیں کہ كَالُوْهُمْ اَوْ وَّزَنُوْهُمْ (المطففین آیت نمبر ۳) میں موصول لکھو یعنی كَالُوْ اور اَوْ وَّزَنُوْ میں واؤ کے بعد الف فاصل نہ لکھو جو جمع کے واؤ کے بعد اکثر لکھا جائے اور اگر یہ الف لکھا ہو تو اس صورت میں یہ مقطوع کہلائیں گے اور مختار مذہب کی بناء پر اَوْ وَّزَنُوْهُمْ اور كَالُوْهُمْ پر هُمْ کے بغیر وقف کرنا صحیح نہیں اور یہی حکم رَزَقْنٰهُمْ، اَعْطَيْنٰكَ وغیرہ کا ہے۔

اسی شعر کے دوسرے مصرعہ میں فرماتے ہیں کہ لام تعریف اور ہاء تنبیہ اور یاء نداء ان تینوں کو ان کے مدخولوں سے جدا نہیں لکھا جائے گا بلکہ جن کے اوپر یہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

داخل ہوں گے ان کے ساتھ ملا کر لکھا جائے گا جیسے اَلْحَقُّ، اَلْاَرْضُ، یٰنُوْحُ، هٰٓاَنْتُمْ، هٰٓؤُلَآءِ یہ تینوں معنی کی رو سے تو مستقل کلمہ ہیں لیکن اسم میں اپنے مدخولوں سے متصل ہیں اس بناء پر تینوں نہ تو قرآءت کی رو سے جدا ہو سکتے ہیں اور نہ کتابت کی رو سے پس نہ تو آلْ اور ھَا اور یَا پر وقف کرنا درست ہے اور نہ ان کے بعد والے کلمہ سے اعادہ صحیح ہے۔

بَابُ هَآءِ التَّانِيْثِ الَّتِيْ رُسِمَتْ تَآءً 7

تاء تانیث کی رسم کے بیان میں

علامہ جزری رحمۃ اللہ علیہ نے مقطوع اور موصول کو بیان کرنے کے بعد تاء تانیث کی رسم کا بیان شروع کیا ہے۔ قرآنِ مجید میں تاء تانیث کا رسم الخط دو طرح ہے ایک بصورت ہاء جس کو تاء مربوطہ یا مدوّرہ کہتے ہیں۔ دوسری بصورت تاء (ت) جس کو تاء مجرورہ یا مطولہ کہتے ہیں۔ اگر تاء بصورت ہاء ہو تو اس پر وقف تمام قراء کے نزدیک ہاء ساکنہ سے بدل کر ہوگا اور روم و اشمام اس میں جائز نہ ہوگا اور جن میں تاء، تاء تانیث کی صورت میں ہے اس میں مکی رحمۃ اللہ علیہ، بصری رحمۃ اللہ علیہ، کسائی رحمۃ اللہ علیہ اور یعقوب رحمۃ اللہ علیہ تو وقف بالہاء کرتے ہیں تاکہ وقف صحیح لغت کے مطابق ہو اور امام نافع رحمۃ اللہ علیہ، امام ابن عامر رحمۃ اللہ علیہ، امام حمزہ رحمۃ اللہ علیہ، امام عاصم رحمۃ اللہ علیہ، امام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خلف رحمۃ اللہ علیہ بزار اور امام جعفر رحمۃ اللہ علیہ رسم کی اتباع کرتے ہوئے تاء کے ساتھ وقف کرتے ہیں اور یہ لغت بنی طَیٔ اور حِمْیَرْ کی ہے۔

یاد رہے یہاں تانیث کی تاء کا ذکر ہے اور جس کی رسم بیان کی گئی ہے اس سے مراد وہ تاء ہے جو مفرد اسموں کے آخر میں ہو اور ہو بھی اسم ظاہر کی طرف مضاف جیسے رَحْمَتُ اللهِ، نِعْمَتِ رَبِّكَ وغیرہ۔

طلباء اس بات کو اچھی طرح ذہن نشین کرلیں۔

چونکہ تاء مربوطہ اکثر موقعوں میں ہے اور تاء مجرورہ کم موقعوں میں ہے اس لیے ناظم رحمۃ اللہ علیہ نے اختصار کے پیش نظر تاء مجرورہ کو بیان فرمایا ہے لہٰذا باقی موقعوں میں گول تاء (ۃ) کی صورت میں ہے اس تمہید کے بعد ناظم رحمۃ اللہ علیہ کے ارشادات ملاحظہ فرمائیں۔

(٩٤/١) وَرَحْمَتُ الزُّخْرُفِ بِالتَّا زَبَرَهْ

اَلْأَعْرَافِ رُوْمِ هُوْدَ كَافَ الْبَقَرَهْ

زَبَرَهْ	بِالتَّا	الزُّخْرُفِ	وَرَحْمَتُ
لکھا ہے	(لمبی) تاء کے ساتھ	(سورۃ) زخرف (کے)	اور (لفظ) رَحْمَتُ

الْبَقَرَهْ	كَافَ	هُوْدَ	رُوْمِ	اَلْأَعْرَافِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(سورۃ) اعراف	(سورۃ) روم	(سورۃ) ہود	(سورۃ) کاف (مریم)	(سورۃ) بقرہ (میں)

ترجمہ

اور (اہل رسم نے) سورۂ زخرف (ع ۳) میں لفظ رَحْمَتُ کو (ہر دو جگہ لمبی) تاء کے ساتھ لکھا ہے (نیز) اعراف (ع ۷) میں اور روم (ع ۵) اور ہود (ع ۷) اور کاف (یعنی مریم ع ۱) میں اور بقرۃ (ع ۲۷) میں۔

تشریح

قرآنِ مجید میں تاء تانیث خلاف رسم قیاسی تیرہ کلمات میں لمبی لکھی ہے اور یہ تیرہ کلمات اکتالیس جگہ آئے ہیں ناظم رحمہ اللہ بالتفصیل ان تیرہ کلمات کو شمار کرواتے ہیں لہٰذا اس شعر میں ناظم رحمہ اللہ نے لفظ رَحْمَتُ کے سات مواقع جو چھ سورتوں میں آئے ہیں ان کو بیان فرمایا ہے۔

(۱) أَهُمْ يَقْسِمُونَ رَحْمَتَ رَبِّكَ (زخرف آیت نمبر ۳۲) (۲) وَرَحْمَتُ رَبِّكَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُونَ (الزخرف آیت نمبر ۳۲) (۳) إِنَّ رَحْمَتَ اللهِ قَرِيبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِينَ (اعراف آیت نمبر ۵۶) (۴) فَانْظُرْ إِلَىٰ اٰثَارِ رَحْمَتِ اللهِ (روم آیت نمبر ۵۰) (۵) رَحْمَتُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ (ہود آیت نمبر ۷۳) (۶) ذِكْرُ رَحْمَتِ رَبِّكَ (مریم آیت نمبر ۲) (۷) أُولَٰئِكَ يَرْجُونَ رَحْمَتَ اللهِ (بقرۃ نمبر ۲۱۸)۔

ان سات کے علاوہ باقی سب جگہ رَحْمَةٌ گول (ۃ) سے لکھی ہوئی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۹۵)

نِعْمَتُهَا ثَلٰثُ نَحْلٍ إِبْرَهَمْ

مَعًا أَخِيْرَاتٌ عُقُوْدُ الثَّانِ هَمّْ

إِبْرَهَمْ	نَحْلٍ	ثَلٰثُ	نِعْمَتُهَا
(سورۂ) ابراہیم	(سورۂ) نحل	تین (لفظ نِعْمَتْ)	(لفظ) نِعْمَتْ اس (سورۂ بقرہ) میں

هَمّْ	الثَّانِ	عُقُوْدُ	أَخِيْرَاتٌ	مَعًا
(نِعْمَتْ) هَمَّ (کے ساتھ)	دوسرا	عقود (سورۂ مائدہ میں)	(اس حال میں کہ یہ) آخری الفاظ ہیں	دونوں

ترجمہ

اور نِعْمَتْ اس (سورۂ بقرۃ ع ۲۹) میں اور تین لفظ نِعْمَتْ سورۂ نحل کے (یعنی رکوع ۱۰، ۱۱، ۱۵) اور ابراہیم (رکوع ۵) میں دونوں، اس حال میں کہ یہ (بقرۃ اور نحل اور ابراہیم کے) آخری الفاظ میں (لہٰذا جو پہلے آئے ہیں وہ نکل گئے) اور عقود (مائدۃ ع ۲) میں دوسرا نِعْمَتْ هَمَّ کے ساتھ۔

تشریح

لفظ نِعْمَتْ تمام قرآن میں گیارہ جگہ مرسوم بالتاء ہے اس کے علاوہ تمام جگہ مرسوم بالہاء ہے۔ اس شعر میں ناظم رحمہ اللہ نے سات کا ذکر کیا ہے۔ باقی آئندہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شعر میں مذکور ہیں۔
①وَاذْ کُرُوْا نِعْمَتَ اللہِ عَلَیْکُمْ وَمَا اَنْزَلَ (البقرۃ آیت نمبر ۲۳۱)
②وَبِنِعْمَتِ اللہِ هُمْ یَکْفُرُوْنَ (نحل آیت نمبر ۷۲) ③وَیَعْرِفُوْنَ نِعْمَتَ
اللہِ (نحل آیت نمبر ۸۳) ④وَاشْکُرُوْا نِعْمَتَ اللہِ (نحل آیت نمبر ۱۱۴) ⑤
بَدَّلُوْا نِعْمَتَ اللہِ (ابراہیم آیت نمبر ۲۸) ⑥وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللہِ لَا
تُحْصُوْهَا (ابراہیم آیت نمبر ۳۴) ⑦اُذْ کُرُوْا نِعْمَتَ اللہِ عَلَیْکُمْ اِذْ هَمَّ
قَوْمٌ (مائدہ آیت نمبر ۱۱) باقی چار آئندہ شعر میں آرہے ہیں۔
فائدہ: نِعْمَتُهَا کی ضمیر کا مرجع البقرۃ ہے جو گذشتہ شعر میں مذکور ہے۔
مَعًا سے سورۂ ابراہیم ع ۵ والے دونوں مراد ہیں۔
سورۂ بقرۃ نحل اور ابراہیم کے اخیر والے لفظ نِعْمَتُ میں یہ قاعدہ ہے کہ لمبی
تاء سے ہیں اور ان مذکورہ مقامات سے جو پہلے آئے ہیں وہ گول تاء (ۃ) سے
ہیں اور عقود سے مراد سورۂ مائدۃ ہے جو کہ اس کا دوسرا نام ہے۔

(۹۶/۳) لُقْمٰنَ ثُمَّ فَاطِرٌ کَالطُّوْرِ
عِمْرٰنَ لَعْنَتَ بِهَا وَالنُّوْرِ

لُقْمٰنَ	ثُمَّ	فَاطِرٌ	کَالطُّوْرِ
(سورۂ) لقمٰن	پھر	(سورۂ) فاطر (والا)	مثل طور والے کے ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَالنُّوْرِ	بِهَا	لَعْنَتَ	عِمْرٰنَ
اور (سورۃ) نور میں	اس (آل عمران) میں	(لفظ) لَعْنَتُ	آل عمران (میں بھی)

ترجمہ

اور لقمان (ع ۴) میں پھر فاطر (ع ۱) والا (نِعْمَتُ) مثل طور (ع ۲) والے کے (تاء طویلہ کے ساتھ) ہے اور آل عمران (ع ۱۱) میں بھی اور لفظ لَعْنَتُ (لمبی تاء کے ساتھ ہے) آل عمران (ع ۴) میں اور نور (ع ۱) میں۔

تشریح

اس شعر میں ناظم رحمۃ اللہ علیہ نے لفظ نِعْمَتُ کے باقی چار اور لَعْنَتُ کے دو مواقع بیان کیے ہیں۔ ⑧تَجْرِیْ فِی الْبَحْرِ بِنِعْمَتِ اللّٰهِ (لقمان آیت نمبر ۳۱) ⑨نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ هَلْ مِنْ خَالِقٍ (فاطر آیت نمبر ۳) ⑩فَذَكِّرْ فَمَا اَنْتَ بِنِعْمَتِ رَبِّكَ بِكَاهِنٍ (طور آیت نمبر ۲۹) ⑪وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً (آل عمران آیت نمبر ۱۰۳)۔

ان گیارہ کے علاوہ باقی مقامات میں لفظ نِعْمَةٌ گول تاء (ۃ) سے ہیں۔

آگے فرماتے ہیں کہ لفظ لَعْنَتُ دو جگہ لمبی تاء کے ساتھ لکھا گیا ہے۔

①فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ (آل عمران آیت نمبر ۶۱)

②وَالْخَامِسَةُ اَنَّ لَعْنَتَ اللّٰهِ عَلَيْهِ (النور آیت نمبر ۷) ان دو کے علاوہ باقی سب مقامات پر کلمہ لَعْنَةٌ گول (ۃ) سے ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

فائدہ :۔یہاں ضمیر کا مرجع سورۂ آلِ عمران ہے۔

(۹۷/۴۳) وَامْرَأَتٌ یُّوْسُفَ عِمْرٰنَ الْقَصَصْ

تَحْرِیْمَ مَعْصِیَتْ بِقَدْ سَمِعَ یُخَصْ

الْقَصَصْ	عِمْرٰنَ	یُّوْسُفَ	وَامْرَأَتٌ
(سورۂ)قصص	(سورۂ)آلِ عمران	(سورۂ)یوسف	اور(لفظ)اِمْرَأَتُ
یُخَصْ	بِقَدْ سَمِعْ	مَعْصِیَتْ	تَحْرِیْمَ
خاص کیا جاتا ہے	قَدْسَمِعَ کے ساتھ	(لفظ)مَعْصِیَتْ	(سورۂ)تحریم (میں)

ترجمہ

اور لفظ اِمْرَأَتُ یوسف(ع۴،۷)آل عمران(ع۴)قصص(ع۱)اور تحریم(ع۲)میں(لمبی تاء کے ساتھ)ہے اور لفظ مَعْصِیَتْ(لمبی تاء کے ساتھ)قَدْ سَمِعَ (مجادلہ ع۲)کے ساتھ خاص کیا جاتا ہے(یعنی دونوں موقعوں میں)۔

تشریح

اس شعر میں ناظم رحمہ اللہ نے لفظ اِمْرَأَتُ اور لفظ مَعْصِیَتْ کے وہ مواقع بتلائے ہیں جن میں یہ لمبی تاء کے ساتھ لکھے گئے ہیں پس لفظ اِمْرَأَتُ ان سات موقعوں میں تاء مجرورہ کے ساتھ ہے(۱)اِمْرَأَتُ الْعَزِیْزِ تُرَاوِدُ فَتٰھَا(یوسف آیت نمبر ۳۰)(۲)قَالَتِ امْرَأَتُ الْعَزِیْزِ(یوسف آیت نمبر۵۱)(۳)اِذْ

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

29

قَالَتِ امْرَأَتُ عِمْرَانَ (آل عمران آیت نمبر ۳۵) (۴) اِمْرَأَتَ لُوْطٍ (تحریم آیت نمبر ۱۰) (۷) اِمْرَأَتَ فِرْعَوْنَ (تحریم آیت ۱۱)۔

فائدہ :۔ (۱) سورۂ یوسف اور سورۂ تحریم کو بلا قید لانے سے عموم نکل آیا پس لفظ اِمْرَأَتُ یوسف میں دو جگہ اور تحریم میں تینوں جگہ لمبی تاء سے ہے۔

فائدہ :۔ (۲) علماء رسم نے اِمْرَأَتُ کا ایک اصول بیان فرمایا ہے کہ جب یہ خاوند کے ساتھ آئے تو لمبی تاء کے ساتھ مرسوم ہوگا اور ایسے مواقع صرف سات ہیں جن کا ذکر کیا جا چکا ہے اور اگر خاوند کی طرف مضاف نہ ہو تو گول (ۃ) کے ساتھ ہے جیسے اِمْرَأَةٌ خَافَتْ۔

آگے فرماتے ہیں کہ لفظ مَعْصِيَتْ،قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ یعنی سورۂ مجادلہ میں دو جگہ لمبی تاء کے ساتھ خاص کیا گیا یعنی اس کے سوا کسی اور جگہ نہیں آیا اور وہ دو یہ ہیں۔ ❶ وَيَتَنَاجَوْنَ بِالْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَتِ الرَّسُوْلِ (مجادلہ آیت نمبر ۸) ❷ فَلَا تَتَنَاجَوْا بِالْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَتِ الرَّسُوْلِ (مجادلہ آیت نمبر ۹)۔

(۵/۹۸) شَجَرَتَ الدُّخَانِ سُنَّتْ فَاطِرِ
كُلًّا وَّالْأَنْفَالِ وَأُخْرٰى غَافِرِ

شَجَرَتَ	الدُّخَانِ	سُنَّتْ	فَاطِرِ
(لفظ) شَجَرَتْ	(سورہ) دخان	(لفظ) سُنَّتْ	(سورہ) فاطر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

وَأُخْرَى غَافِرِ	وَالْأَنْفَالِ	كُلًّا
اور (سورۃ) غافر کا آخری	اور (سورۃ) انفال	ہر جگہ

ترجمہ

اور لفظ شَجَرَتُ دخان (ع ۳) کا اور لفظ سُنَّتُ فاطر (ع ۵) کا ہر جگہ (جو فاطر میں تین جگہ ہے) اور انفال (ع ۵) کا اور غافر (مؤمن ع ۹) کا آخری لفظ سُنَّتُ (یہ تمام لمبی تاء کے ساتھ ہیں)۔

تشریح

اس شعر میں ناظم رحمۃ اللہ علیہ نے لفظ شَجَرَتُ اور سُنَّتُ کے وہ مواقع بیان فرمائے ہیں جن میں یہ کلمات لمبی تاء سے ہیں پس لفظ شَجَرَتُ ایک جگہ سورۃ دخان میں تاء مجرورہ سے ہے اور وہ یہ ہے اِنَّ شَجَرَتَ الزَّقُّوْمِ (الدخان آیت نمبر ۴۳) باقی سب جگہ گول (ۃ) سے مرسوم ہے۔

اور لفظ سُنَّتُ پانچ جگہ لمبی تاء سے مرسوم ہے تین جگہ سورۃ فاطر میں ① سُنَّتَ الْاَوَّلِیْنَ (فاطر آیت نمبر ۴۳) ② فَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا (فاطر آیت نمبر ۴۳) ③ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَحْوِيْلًا (فاطر آیت نمبر ۴۳)۔

ناظم رحمۃ اللہ علیہ کے قول كُلًّا سے انہیں تینوں کی طرف اشارہ ہے۔

④ انفال میں فَقَدْ مَضَتْ سُنَّتُ الْاَوَّلِيْنَ (انفال آیت نمبر ۳۹) ⑤ سورۃ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

غافر میں سُنَّتَ اللّٰهِ الَّتِيْ قَدْ خَلَتْ فِيْ عِبَادِهٖ (غافر آیت نمبر ۸۵) باقی سب جگہ یہ کلمہ گول (ۃ) سے ہے۔

فائدہ:۔ اُخْرٰى غَافِرٍ کے ساتھ آخری کی قید احترازی نہیں بلکہ وضاحت کے لیے ہے کیونکہ سُنَّتَ سورۂ غافر میں صرف اسی جگہ آیا ہے۔

(۹۹) قُرَّتُ عَيْنٍ جَنَّتٌ فِيْ وَقَعَتْ

فِطْرَتْ بَقِيَّتْ وَابْنَتٌ وَكَلِمَتْ

فِيْ وَقَعَتْ	جَنَّتٌ	قُرَّتُ عَيْنٍ
(سورۂ) واقعہ میں	جَنَّتٌ	قُرَّتُ عَيْنٍ

وَكَلِمَتْ	وَابْنَتٌ	بَقِيَّتْ	فِطْرَتْ
اور کَلِمَتْ	اور اِبْنَتٌ	بَقِيَّتْ	فِطْرَتْ

ترجمہ

اور قُرَّتُ عَيْنٍ (قصص ع ۱) اور جَنَّتٌ واقعہ (ع ۳) میں اور فِطْرَتْ (روم ع ۴) اور بَقِيَّتْ (ہود ع ۸) اور اِبْنَتُ (تحریم ع ۲) اور كَلِمَتْ۔

تشریح

اس شعر میں ناظم رحمہ اللہ نے لفظ قُرَّتْ، جَنَّتْ، فِطْرَتْ، بَقِيَّتْ، اِبْنَتْ، كَلِمَتْ کی لمبی تاء کے مواقع بیان فرمائے ہیں چنانچہ لفظ قُرَّتْ صرف ایک جگہ سورۂ قصص میں قُرَّتُ عَيْنٍ لِّيْ وَلَكَ (القصص آیت نمبر ۹) دراز تاء سے ہے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

باقی سب جگہ گول تاء (ۃ) سے ہے۔

لفظ جَنَّتْ یہ بھی صرف ایک جگہ سورۂ واقعہ میں فَرَوْحٌ وَّرَيْحَانٌ وَّجَنَّتُ نَعِيْمٍ (واقعہ آیت نمبر ۸۹) دراز تاء سے ہے باقی سب جگہ گول تاء (ۃ) سے ہے۔

لفظ فِطْرَتْ پورے قرآنِ مجید میں صرف ایک ہی جگہ سورۂ روم میں آیا ہے اور وہ لمبی تاء کے ساتھ ہے فِطْرَتَ اللهِ الَّتِيْ (الروم آیت نمبر ۳۰) لفظ بَقِيَّتْ ایک جگہ سورۂ ہود میں بَقِيَّتُ اللهِ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ (ہود آیت نمبر ۸۶) لمبی تاء کے ساتھ ہے باقی سب جگہ گول تاء (ۃ) کے ساتھ ہے۔

اسی طرح لفظ اِبْنَتْ پورے قرآن مجید میں صرف ایک ہی جگہ سورۂ تحریم میں آیا ہے اور وہ بھی دراز تاء کے ساتھ وَمَرْيَمَ ابْنَتَ عِمْرَانَ (تحریم آیت نمبر ۱۲)۔

لفظ كَلِمَتْ سورۂ اعراف کے درمیان والا یعنی وَ تَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ الْحُسْنٰى (اعراف آیت نمبر ۱۳۷) لمبی تاء سے ہے باقی ہر جگہ گول (ۃ) سے ہے۔

فائدہ :۔ كَلِمَتْ کے بعد اَوْسَطَ الْاَعْرَافِ کی قید آئندہ شعر کے شروع میں آرہی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(100) أَوْسَطَ الْأَعْرَافِ وَكُلٌّ مَا اخْتُلِفْ

جَمْعًا وَّفَرْدًا فِيهِ بِالتَّآءِ عُرِفْ

اخْتُلِفْ	مَا	وَكُلٌّ	أَوْسَطَ الْأَعْرَافِ
مختلف فیہ ہیں	جو	اور وہ تمام (الفاظ)	(سورۃ) اعراف کے درمیان (والا)

عُرِفْ	بِالتَّآءِ	فِيهِ	وَّفَرْدًا	جَمْعًا
پہچانے گئے ہیں	(لمبی) تاء کے ساتھ	اس (مختلف فیہ) میں	اور مفرد (ہونے کے اعتبار سے)	جمع

ترجمہ

سورۃ اعراف کے وسط میں (ع ۱۶) اور تمام الفاظ تانیث جو (قراءت میں) جمع اور مفرد ہونے کے اعتبار سے مختلف فیہ ہیں وہ (لمبی) تاء کے ساتھ پہچانے گئے ہیں۔

تشریح

أَوْسَطَ الْأَعْرَافِ کا تعلق گذشتہ شعر کے ساتھ ہے اور اس کی وضاحت سابقہ شعر میں کر دی گئی ہے۔

اس شعر میں ناظم نے ایک قاعدہ کلیہ بیان کیا ہے کہ ہر وہ کلمہ جس میں تاء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تانیث ہے اور اس میں واحد اور جمع پڑھنے میں آئمہ قرآءت کا اختلاف ہے تو وہ لفظ بھی قرآنی رسم الخط میں دراز تاء کے ساتھ مرسوم ہوگا یہ آٹھ کلمات ہیں جو بارہ جگہ واقع ہیں تفصیل نقشہ ذیل سے سمجھئے۔ (۱)

نمبر شمار	کلمات	آیات	سورۃ ورکوع	مفرد پڑھنے والے حضرات
❶	كَلِمَتُ	وَ تَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدْقًا وَعَدْلًا اِنَّ الَّذِيْنَ حَقَّتْ عَلَيْهِمْ كَلِمَتُ رَبِّكَ وَكَذٰلِكَ حَقَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْا	انعام ع ۱۵ یونس ع ۱۰ مؤمن ع ۲	عاصمؒ، حمزہؒ، کسائیؒ مفرد باقی جمع پڑھتے ہیں۔
❷	اٰيٰتٌ	اٰيٰتٌ لِّلسَّآئِلِيْنَ	یوسف ع ۲	ابن کثیر مکیؒ مفرد باقی جمع پڑھتے ہیں۔
❸	غَيٰبٰتِ	وَاَلْقُوْهُ فِيْ غَيٰبٰتِ الْجُبِّ	یوسف ع ۲	علاوہ نافعؒ کے مفرد پڑھتے ہیں۔
❹	اٰيٰتٌ	لَوْلَا اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيٰتٌ مِّنْ رَّبِّهٖ	عنکبوت ع ۵	مکیؒ، شعبہؒ، حمزہؒ، کسائیؒ مفرد باقی جمع پڑھتے ہیں۔

(۱) درج ذیل نقشہ حضرت استاذ القراء والمجودین القاری المقری اظہار احمد تھانوی نور اللہ مرقدہ کی مایہ ناز شرح الجواہر النقیۃ شرح المقدمۃ الجزریۃ ص ۲۶۳ سے لیا گیا ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۵	غُرُفٰتٌ	وَهُمْ فِي الْغُرُفٰتِ اٰمِنُوْنَ	سباع ۵	حمزہؒ مفرد باقی جمع پڑھتے ہیں۔
٦	بَيِّنٰتٌ	فَهُمْ عَلٰى بَيِّنٰتٍ مِّنْهُ	فاطرع ۵	مکیؒ، بصریؒ، حمزہؒ، حفصؒ مفرد باقی جمع پڑھتے ہیں۔
۷	ثَمَرٰتٌ	وَمَا تَخْرُجُ مِنْ ثَمَرٰتٍ مِّنْ اَكْمَامِهَا	حم سجدہ ع ٦	مکیؒ، بصریؒ، شعبہؒ، حمزہؒ، کسائیؒ مفرد باقی جمع پڑھتے ہیں۔
۸	جِمٰلٰتٌ	كَاَنَّهٗ جِمٰلٰتٌ صُفْرٌ	مرسلات ع ۱	حفصؒ، حمزہؒ، کسائیؒ مفرد باقی جمع پڑھتے ہیں۔

بَابُ هَمْزِ الْوَصْلِ ۳

ہمزہ وصل کا بیان

اس باب میں ناظم رحمہ اللہ علیہ نے ہمزہ کی حرکات بیان کرتے ہوئے ہمزہ کی دو قسمیں کی ہیں۔ ① ہمزہ قطعی ② ہمزہ وصلی

❶ ہمزہ قطعی

ہمزہ قطعی وہ ہوتا ہے جو ہر حال میں پڑھا جائے کسی بھی حالت میں حذف نہ ہو جیسے اَنْعَمْتَ، اَلَمْ نَشْرَحْ، اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ، اِبْرَاهِيْمَ، اُوْحِيَ یہ ہمزہ مضموم، مفتوح، مکسور تینوں حرکتوں کے ساتھ ہوتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

❷ ہمزہ وصلی

ہمزہ وصلی وہ ہوتا ہے جو ابتداء میں تو پڑھا جائے مگر درمیان کلام میں حذف ہوجائے جیسے اَلْحَمْدُ، اِذْهَبْ، اِرْجِعْ، اُمْشُوْ وغیرہ۔

عربی میں ہمزہ وصلی کا زیادہ استعمال ہوا ہے اور ہمزہ قطعی کا کم استعمال ہوا ہے اس لیے اختصار کے پیشِ نظر ہمزہ قطعی کا بیان ہونا چاہیے تھا لیکن ہمزہ وصلی کے قواعد وضوابط ہمزہ قطعی کے مقابلے میں مختصر ہیں اس لیے ہمزہ وصلی کے قواعد بیان کیے جارہے ہیں۔

(۱۰۱) وَابْدَأْ بِهَمْزِ الْوَصْلِ مِنْ فِعْلٍ بِضَمّْ

إِنْ كَانَ ثَالِثٌ مِّنَ الْفِعْلِ يُضَمّْ

وَابْدَأْ	بِهَمْزِ الْوَصْلِ	مِنْ	فِعْلٍ	بِضَمّْ
اور ابتداء کر	ہمزہ وصلی کے ساتھ	میں	فعل	مضمومہ کے ساتھ
إِنْ	كَانَ	ثَالِثٌ	مِّنَ الْفِعْلِ	يُضَمّْ
اگر	ہو	تیسرا (حرف)	فعل کا	مضموم

ترجمہ

اور ابتداء کر تو فعل کی ہمزہ وصل مضمومہ کے ساتھ اگر ہو تیسرا حرف فعل کا مضموم۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تشریح

اس شعر میں ناظم رحمۃ اللہ علیہ نے ہمزہ وصلی مضموم کا ضابطہ بیان کیا ہے کہ اگر فعل کے تیسرے حرف پر ضمہ اصلی ہو تو شروع میں ہمزہ وصلی مضموم ہوگا جیسے اُنْظُرْ ، اُقْتُلُوْا، اُنْصُرُوْا وغیرہ یہاں تیسرے حرف سے مراد فعل میں ہمزہ سمیت تیسرا حرف ہوگا یہاں ہمزہ وصل کو ضمہ جو دیا جاتا ہے وہ تیسرے حرف کی مناسبت کی وجہ سے ہے اگر تیسرے حرف پر ضمہ عارضی ہوگا تو شروع میں ہمزہ وصلی مکسور ہوگا جیسے اِمْشُوْا، اِتَّقُوْا وغیرہ یہ اصل میں اِتَّقِیُوْا اور اِمْشِیُوْا تھا یاء پر ضمہ ثقیل ہونے کی وجہ سے ماقبل قاف اور شین کو دیا گیا پھر یاء اور واؤ میں اجتماع ساکنین کی وجہ سے یاء حذف کر دی گئی۔

(۲/۱۰۲) وَاكْسِرْهُ حَالَ الْكَسْرِ وَالْفَتْحِ وَفِيْ

الْأَسْمَآءِ غَيْرِ اللَّامِ كَسْرُهَا وَفِيْ

وَاكْسِرْهُ	حَالَ الْكَسْرِ وَالْفَتْحِ	وَفِيْ
اور کسرہ دے اس (ہمزہ) کو	کسرہ اور فتحہ کی حالت (میں)	اور میں

الْأَسْمَآءِ	غَيْرِ	اللَّامِ	كَسْرُهَا	وَفِيْ
اسماء (مصادر)	علاوہ	لام (تعریف) کے	اس (ہمزہ وصل) کا کسرہ (ہوتا ہے)	اور میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ

اور کسرہ دے اس (ہمزہ) کو (تیسرے حرف کے) کسرہ اور فتحہ کی حالت میں اور اسماء (مصادر) میں علاوہ لام تعریف کے اس (ہمزہ وصل) کا کسرہ ہوتا ہے اور۔

تشریح

اس شعر کے پہلے مصرعہ میں ناظم رحمۃ اللہ علیہ نے ہمزہ وصلی مکسور کا قاعدہ بیان کیا ہے اگر فعل کے تیسرے حرف پر فتحہ ہو یا کسرہ ہو تو شروع میں ہمزہ وصلی مکسور ہوگا جیسے اِضْرِبْ، اِفْتَحْ، اِعْلَمْ وغیرہ ان دونوں حالتوں میں ہمزہ وصلی کے مکسور پڑھنے کی وجہ یہ ہے کہ پہلی صورت میں جبکہ فعل کا تیسرا حرف مکسور ہو ہمزہ کو مکسور پڑھنا مناسبت کی وجہ سے ہے اور دوسری صورت میں جبکہ فعل کا تیسرا حرف مفتوح ہو تو ہمزہ وصلی کو مکسور اس وجہ سے پڑھتے ہیں کہ اگر مفتوح پڑھیں گے تو مضارع متکلم معروف کے ساتھ اگر مضموم پڑھیں تو مضارع مجہول کے ساتھ التباس لازم آئے گا لہٰذا اس کو مکسور ہی پڑھیں گے۔

اس شعر کے دوسرے مصرعہ میں فرماتے ہیں کہ وہ اسماء جو لام تعریف کے بغیر ہیں ان کا ہمزہ وصلی مکسور ہوگا۔ یاد رہے کہ لام تعریف حرف ہے اور اس کا ہمزہ وصلی مفتوح ہوتا ہے جیسے اَلْحَمْدُ، اَلْقَمَرُ لیکن لام تعریف نحویوں کے نزدیک اسم کی علامت ہوتا ہے جس پر لام تعریف داخل ہوگا تو وہ اسم ہوگا اور اس کا ہمزہ وصلی مکسور نہیں بلکہ مفتوح ہوگا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اسماء کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) اسماء مصادر (۲) اسماء غیر مصادر

اسماء مصادر میں باب افعال کے علاوہ باقی فعلوں کے مصدر کا ہمزہ وصلی مکسور ہوتا ہے جیسے اِنْتِقَامٌ وغیرہ۔

اسماء غیر مصادر عربیت میں دس استعمال ہوئے ہیں اور قرآن مجید میں سات استعمال ہوئے ہیں جن کو ناظم رحمہ اللہ آئندہ شعر میں بیان کر رہے ہیں۔[1]

(۳۶/۱۰۳) اِبْنٍ مَعَ ابْنَةِ امْرِئٍ وَّاثْنَيْنِ

وَامْرَأَةٍ وَّاسْمٍ مَّعَ اثْنَتَيْنِ

وَّاثْنَيْنِ	امْرِئٍ	ابْنَةِ	مَعَ	اِبْنٍ
اور اِثْنَيْنِ	اِمْرِئٍ	اِبْنَتٌ کے	ساتھ	اِبْنٌ
اثْنَتَيْنِ	مَّعَ	وَّاسْمٍ	وَامْرَأَةٍ	
اِثْنَتَيْنِ کے	ساتھ	اور اِسْمٌ	اور اِمْرَأَةٌ	

ترجمہ

اِبْنٌ میں مع اِبْنَتٌ کے اور اِمْرِءٌ اور اِثْنَيْنِ اور اِمْرَأَةٌ اور اِسْمٌ میں مع اِثْنَتَيْنِ کے (کہ ان ساتوں میں بھی ہمزہ وصلی مکسور ہوتا ہے)۔

تشریح

اس شعر میں ناظم رحمہ اللہ نے اسماء غیر مصادر جو قرآن مجید میں استعمال ہوئے

[1] افادات استاذنا الشیخ المقری محمد ادریس العاصم دامت برکاتہم العالیہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وہ بیان کیے ہیں اور وہ یہ ہیں۔ ① اِبْنٌ جیسے عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ ② اِبْنَتٌ جیسے وَمَرْيَمَ ابْنَتَ عِمْرَانَ ③ اِمْرِءٍ جیسے كُلُّ امْرِءٍ مِّنْهُمْ ④ اِمْرَأَتٌ جیسے اِمْرَأَتَ نُوْحٍ وَّامْرَأَتَ لُوْطٍ ⑤ اِسْمٌ جیسے مِنْ بَعْدِ اسْمُهٗ اَحْمَدُ ⑥ اِثْنَتَانِ جیسے فَاِنْ كَانَتَا اثْنَتَيْنِ ⑦ اِثْنَيْنِ جیسے لَا تَتَّخِذُوْٓا اِلٰهَيْنِ اثْنَيْنِ وغیرہ ان اسماء میں سے جب کسی اسم سے ابتداء کرنا چاہیں تو ہمزہ وصلی مکسور سے ابتداء کریں گے۔

بَابُ الرَّوْمِ وَالْاِشْمَامِ ۲

روم اور اشمام کا بیان

اس باب میں ناظم رحمہ اللہ نے روم اور اشمام سے وقف کی کیفیت اور اس کا قاعدہ بیان کیا ہے اس باب میں دو شعر ہیں۔

(۱/۱۰۴) وَحَاذِرِ الْوَقْفَ بِكُلِّ الْحَرَكَهْ

إِلَّا إِذَا رُمْتَ فَبَعْضَ الْحَرَكَهْ

بِكُلِّ الْحَرَكَهْ	الْوَقْفَ		وَحَاذِرِ
پوری حرکت کے ساتھ	وقف (کرنے سے)		اور بچ تو
فَبَعْضَ الْحَرَكَهْ	رُمْتَ	إِذَا	إِلَّا
تو حرکت کا کچھ حصہ (پڑھ)	تُو روم کرے	جب	مگر

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ

اور نیچ وقف کرنے سے پوری حرکت کے ساتھ مگر جب تو روم کرے تو حرکت کا کچھ حصہ (پڑھ)۔

تشریح

اس شعر کے پہلے مصرعہ میں ناظم رحمۃ اللہ علیہ نے وقف بِالْاِسْکَانِ بیان کیا ہے۔

وقف کے لغوی واصطلاحی معنی اور معنی کے اعتبار سے وقف کہاں ہو اور کہاں نہ ہو اس کا ذکر تو بَابُ مَعْرِفَةِ الْوُقُوْفِ میں ہو چکا ہے وہاں ملاحظہ کریں۔

پس ناظم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ پوری حرکت کے ساتھ وقف کرنے سے پرہیز کرو یعنی جہاں وقف بِالْاِسْکَانِ ہو وہاں لفظ موقوف علیہ کو ساکن کر کے وقف کرو اور ایسا نہ کرو کہ حرکت باقی رکھتے ہوئے سانس توڑ دو کیونکہ استراحت پوری طرح اسکان ہی سے حاصل ہو سکتی ہے دوسرے مصرعہ میں یہ بیان فرما رہے ہیں کہ اگر کلمہ پر وقف بالروم کیا جائے گا تو حرکت کا تہائی حصہ پڑھا جائے گا اور یہ وقف صرف ضمہ اور کسرہ پر ہوتا ہے مفتوح اور منصوب پر نہیں ہوتا آئندہ شعر میں اِلَّا بِفَتْحٍ اَوْ بِنَصْبٍ سے اسی کی طرف اشارہ کیا ہے۔

روم کی تعریف

لغت میں ارادہ کرنے کو کہتے ہیں اور اصطلاح قراء میں روم کا مطلب یہ ہے کہ لفظ موقوف علیہ پر اس طرح وقف کیا جائے کہ اس کے آخری حرف کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

حرکت کا ایک حصہ پڑھا جائے اور دو حصے ختم ہو جائیں بعض نے روم کی تعریف کی ہے کہ حرکت کو خفی آواز سے ادا کرنا چنانچہ علامہ شاطبی رحمہ اللہ روم کی تعریف میں فرماتے ہیں۔

وَرَوْمُكَ إِسْمَاعَ الْمُحَرَّكِ وَاقِفًا
بِصَوْتٍ خَفِيٍّ كُلُّ دَانٍ تَنَوَّلَا (1)

ترجمہ: روم یہ ہے کہ وقف کرتے ہوئے حرکت کو خفی آواز میں اس طرح سنانا کہ صرف قریب بیٹھا ہوا آدمی سن سکے۔

روم کی ادائیگی کو وہی شخص سن سکتا ہے جو پڑھنے والے سے قریب ہو اور توجہ سے سن رہا ہو پس بہرا یا دور والا اور وہ جو تلاوت کی طرف پوری طرح متوجہ نہ ہو روم کی آواز نہیں سن سکتے۔

روم و اختلاس میں فرق

روم کے علاوہ ایک اور اصطلاح بھی ہے جس کو اختلاس کہتے ہیں لغوی معنی اُچک لینا اور اصطلاحی معنی یہ ہے کہ حرکت کا دو تہائی پڑھنا۔

روم اور اختلاس میں چار طرح فرق کیا جا سکتا ہے۔

1. روم میں ایک حصہ حرکت اور اختلاس میں دو حصے حرکت ادا کی جاتی ہے۔
2. روم صرف ضمہ اور کسرہ میں ہوتا ہے بخلاف اختلاس کے کہ فتح، ضمہ، کسرہ

(1) حرز الامانی ووجہ التهانی المعروف الشاطبیۃ، ص ۵۲ مطبوعہ قرآءت اکیڈمی، لاہور

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تینوں پر ہوتا ہے۔

۳ روم صرف وقف کی حالت میں ہوتا ہے اور اختلاس وقف ووصل دونوں حالتوں میں ہوتا ہے۔

۴ روم صرف کلمہ کے آخر میں ہوتا ہے اور اختلاس کلمہ کے درمیان اور آخر دونوں میں ہوتا ہے۔ (۱)

(۲۰ / ۱۰۵) إِلَّا بِفَتْحٍ أَوْ بِنَصْبٍ وَّأَشِمْ

إِشَارَةً بِالضَّمِّ فِيْ رَفْعٍ وَّضَمْ

إِلَّا	بِفَتْحٍ	أَوْ	بِنَصْبٍ	وَّأَشِمْ
مگر	فتحہ میں	یا	نصب میں	اور اشام کر
إِشَارَةً	بِالضَّمِّ	فِيْ	رَفْعٍ	وَّضَمْ
اشارہ کرتے ہوئے	انضمام (شفتین) کے ساتھ	میں	رفع	اور ضمہ

ترجمہ

مگر فتحہ یا نصب میں (روم نہ کر) اور اشام کر اشارہ کرتے ہوئے انضمام شفتین کے ساتھ رفع اور ضمہ میں۔

(۱) شرح المقدمۃ الجزریہ الشیخ عصام الدین احمد بن مصطفیٰ المشہور طاش کبری زادہ ص ۳۰۹ مطبوعہ مجمع الملک فہد سعودی عرب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تشریح

اس شعر میں اِلَّا بِفَتْحٍ اَوْ بِنَصْبٍ کی وضاحت گذشتہ شعر میں کر دی گئی ہے اس کے بعد اشمام کا طریقہ اور محل بیان کر رہے ہیں۔

اشمام کی تعریف

اشمام کے لغوی معنی بو دینا اور سونگھنا کے ہیں اور قراء کی اصطلاح میں اشمام کہتے ہیں کہ ہونٹوں کو اس طرح گول کیا جائے جس طرح وہ ضمہ ادا کرنے کی حالت میں ہوتے ہیں اشمام ضمہ میں ہوتا ہے فتحہ اور کسرہ میں نہیں کیا جاتا اس لیے کہ فتحہ اور کسرہ میں ہونٹوں کا گول کرنا مشکل ہے۔[1]

اشمام کا تعلق دیکھنے سے ہے سننے سے نہیں کیونکہ اس میں آواز نہیں ہوتی ہے۔ لہٰذا نابینا معلوم نہیں کر سکتا۔

فائدہ:۔ وقف بالروم درج ذیل حالتوں میں نہیں ہوتا۔

① زبر پر نہیں ہوتا ② دوزبر پر نہیں ہوتا ③ حرکت عارضی پر نہیں ہوتا ④ اسکان پر ⑤ تاء مدورہ پر ⑥ میم جمع وغیرہ پر نہیں ہوتا ⑦ ہائے ضمیر میں دو قول ہیں: ایک قول یہ ہے کہ اگر ہائے ضمیر کے ماقبل ضمہ یا کسرہ یا واؤ مدہ یا یاء مدہ ہو جیسے یُزَحْزِحِهٖ،وَعَقَلُوْهُ،لَا رَيْبَ فِيْهِ تو اس وقت روم اور اشمام نہیں کیا جائے گا باقی صورتوں میں کیا جائے گا۔

---

[1] اَلدُّرُّ الْفَرِيْد الشیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمہ اللہ ص ۱۳۲ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ، کراچی

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اشمام کن کن حالتوں میں نہیں ہوتا۔

① زبر پر ② دوزبر پر ③ ایک زیر پر ④ دوزیر پر ⑤ میم جمع پر

⑥ حرکت عارضی پر ⑦ اور تاء مدورہ پر۔①

خَاتِمَةُ الْكِتَابِ ④

کتاب کا اختتامی بیان

(١٠٦/١) وَقَدْ تَقَضّٰى نَظْمِي الْمُقَدَّمَهْ

مِنِّيْ لِقَارِئِ الْقُرْاٰنِ تَقْدِمَهْ

وَقَدْ	تَقَضّٰى	نَظْمِي	الْمُقَدَّمَهْ
اور تحقیق	ختم ہوا	میرا نظم کرنا	مقدمہ کو
مِنِّيْ	لِقَارِءِ	الْقُرْاٰنِ	تَقْدِمَهْ
میری طرف سے	پڑھنے والوں کے لیے	قرآن کے	تحفہ ہے

ترجمہ

اور تحقیق ختم ہوا میرا نظم کرنا اس مقدمہ کو میری طرف سے قرآن کے پڑھنے والوں کے لیے (یہ) تحفہ ہے۔

① الفوائد السلفیة فی شرح المقدمة الجزریة استاذنا شیخ القراء محمد ادریس عاصم مدظلہ العالی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تشریح

2

اس شعر میں ناظم رحمہ اللہ نے رسالہ کے ختم کی اطلاع اور اس کا قرآن پڑھنے والوں کے لیے تحفہ ہونا بیان کیا ہے پس فرماتے ہیں کہ میری یہ نظم جس کا نام میں نے اَلْمُقَدِّمَۃُ رکھا ہے یہاں پہنچ کر ختم ہوگئی ہے اور یہ نظم میری طرف سے قرآن کے قاریوں کے لیے ایک تحفہ ہے مطلب یہ ہے کہ جب قرآن کا قاری اس مقدمہ کے اشعار کو یاد کرنے کے بعد اس کے معنی کو سمجھ لے گا تو پھر ہر ایک قاری اس سے موافقت حاصل کرے گا۔ جس نے اس کو یاد نہیں کیا اور سمجھا نہیں گویا اس نے اس عظیم الشان تحفہ کی قدر نہیں کی۔

اللہ تعالیٰ ہمیں ناظم رحمہ اللہ کے عظیم تحفے کی صحیح معنوں میں قدر کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور اپنے کلام شریف کو محض اپنی رضا کے لیے صحت لفظی اور تجوید کے ساتھ پڑھنے اور پڑھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

یہی اس تحفہ کی قدر ہے۔

(۱۰۷/۲۱) أَبْيَاتُهَا قَافٌ وَّزَايٌ فِي الْعَدَدْ

مَنْ يُّحْسِنِ التَّجْوِيْدَ يَظْفَرْ بِالرَّشَدْ

أَبْيَاتُهَا	قَافٌ	وَّزَايٌ	فِي الْعَدَدْ
اس (مقدمہ) کے اشعار	قاف	اور زاء ہیں	عدد میں

مَنْ	يُّحْسِنِ	التَّجْوِيْدَ	يَظْفَرْ	بِالرَّشَدْ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہدایت پانے میں	وہ کامیاب ہوجاتا ہے	تجوید میں	اچھی طرح ماہر ہوجاتا ہے	جو

ترجمہ

اس مقدمہ کے اشعار قاف اور زاء ہیں عدد میں جو اچھی طرح تجوید میں ماہر ہوجاتا ہے وہ کامیاب ہوتا ہے ہدایت پانے میں۔

نوٹ:۔ اَبْجَدْ کے حساب کے مطابق قاف کے ۱۰۰ اور زاء کے ۷ عدد ہوتے ہیں اشارہ ہے کہ قَزّ (ریشم) کی طرح یہ اشعار نرم و ملائم تعداد میں ایک سو سات ہیں ناظم رحمۃ اللہ علیہ کے اشعار یہاں تک ختم ہوئے آگے آنے والے اشعار ظاہر تر یہ ہے کہ وہ ناظم رحمۃ اللہ علیہ کے کسی شاگرد کا اضافہ ہیں۔

تشریح

اس شعر کے پہلے مصرعہ میں ناظم رحمۃ اللہ علیہ نے اشعار کی تعداد بیان فرمائی ہے کہ اس مقدمہ کے اشعار کی تعداد اَبْجَدْ کے حساب سے ایک سو سات ہے قاف سے سو اور زاء سے سات عدد مراد ہوتے ہیں اور شعر کے دوسرے مصرعہ میں تجوید کو عمدہ کرنے والوں کے لیے بشارت بیان کی ہے کہ اگر کوئی شخص مقدمہ کے اشعار میں جو کچھ بیان کیا گیا ہے ان کی روشنی میں اپنی تجوید اور قرآن مجید کے تلفظ کو مشق کے ذریعے صحیح اور عمدہ کرے گا تو اُسے رشد اور بھلائی جیسی عظیم دولت حاصل ہوجائے گی۔

سوال:۔ اب یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ ناظم رحمۃ اللہ علیہ نے مقدمہ کے اشعار کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تعداد ایک سوسات بتائی ہے حالانکہ تعداد ایک سونو ہے۔

جواب:۔ اس لیے کہ ایک سوسات کا عدد تو اس شعر تک ہی پورا ہو جاتا ہے اور دو شعر اس کے بعد بھی ہیں جو حمد وصلوٰۃ پر مشتمل ہیں اس سوال کے کئی جوابات دیئے گئے ہیں۔

(۱) اس کا ایک جواب یہ ہوسکتا ہے کہ یہ آخر والے دو شعر ناظم رحمۃ اللہ علیہ کے کسی شاگرد کے ہوں اگر یہ مان لیا جائے تو تعداد ایک سوسات ہو جاتی ہے۔ (۱)

(۲) دوسرا جواب یہ بھی ہوسکتا ہے کہ ناظم رحمۃ اللہ علیہ نے یَقُوْلُ رَاجِیْ والا شعر اور اَبْیَاتُھَا قَافٌ وَّزَائٌ والا شعر شمار نہ کیا ہو کیونکہ یَقُوْلُ رَاجِیْ میں اپنا تعارف اور اَبْیَاتُھَا میں اشعار کی تعداد بیان کی ہے تو اس طرح تعداد ایک سوسات ہو جاتی ہے۔

(۳) تیسرا جواب یہ بھی ہوسکتا ہے کہ ناظم رحمۃ اللہ علیہ نے آخری دو اشعار جن میں حمد وثناء بیان کی ہے اور خطبہ کے وہ دو اشعار جن میں حمد وثناء بیان کی ہے ان چار میں سے دو کو شمار کیا ہو تو اس طرح بھی تعداد ایک سوسات ہو جاتی ہے آخری جواب زیادہ عمدہ ہے اس لیے کہ جب دو اشعار کو شمار سے خارج کرنا ہی تھا تو پھر کیوں نہ ان دو ہی کو خارج کیا جائے جو معنی کی رو سے مکرر ہیں۔ (۲)

(۱) الفوائد السلفیۃ فی شرح المقدمۃ الجزریۃ استاذنا الشیخ المقری محمد ادریس العاصم مدظلہ العالی

(۲) التقدمۃ الشریفیۃ شرح المقدمۃ الجزریۃ شیخ القرآء والمجودین حضرت قاری محمد شریف" مطبوعہ مکتبہ القرآءت ماڈل ٹاؤن لاہور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(۳۰/۱۰۸) وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ لَهَا خِتَامُ

ثُمَّ الصَّلَاةُ بَعْدُ وَالسَّلَامُ

وَالْحَمْدُ	لِلّٰهِ	لَهَا	خِتَامُ
اور تمام تعریفیں	اللہ کے لیے ہیں	اس (مقدمہ) کا	خاتمہ ہے
ثُمَّ	الصَّلَاةُ	بَعْدُ	وَالسَّلَامُ
پھر	رحمت کاملہ (ہو)	(اور اس) کے بعد	اور سلام ہو

ترجمہ

اور تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں۔ یہی اس مقدمہ کا خاتمہ ہے پھر رحمت کاملہ اور اس کے بعد سلام ہو۔

(۳۰/۱۰۹) عَلَى النَّبِيِّ الْمُصْطَفٰى مُحَمَّدَا

وَاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ ذَوِي الْهُدٰى

عَلَى	النَّبِيِّ	الْمُصْطَفٰى	مُحَمَّدَا
پر	نبی	برگزیدہ	محمدؐ
وَاٰلِهٖ	وَصَحْبِهٖ	ذَوِي	الْهُدٰى
اور آپؐ کی آلؓ	اور آپؐ کے صحابہ کرامؓ	صاحبان	ہدایت (پر)

ترجمہ

نبی برگزیدہ (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) پر اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آلؓ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اصحاب صاحبان ہدایت رضوان اللہ علیہم اجمعین پر۔

تشریح

ناظم رحمہ اللہ مقدمہ کی تالیف سے فارغ ہو کر اللہ رب العالمین کا شکر ادا کر رہے ہیں اور ان آخری دو اشعار میں حمد وصلوٰۃ لائے ہیں نظم کو شروع بھی اسی کلمہ سے کیا گیا ہے اور ختم بھی اسی پر کیا گیا ہے کیونکہ جس کلام کے اوّل و آخر میں حق تعالیٰ کی تعریف اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام ہو وہ کامل اور جامع بن جاتا ہے اور اس کا نفع بھی عام وتام ہو جاتا ہے اس لیے حضرت ناظم رحمہ اللہ نے بھی ایسا ہی کیا ہے۔

فائدہ:۔ ملا علی قاری کی "اَلْمِنَحُ الْفِكْرِيَّة" میں دوسرا شعر اس طرح ہے۔

عَلَى النَّبِيِّ أَحْمَدٍ وَّآلِهٖ
وَصَحْبِهٖ وَتَابِعِيْ مِنْوَالِهٖ (۱)

اور شیخ الاسلام زکریا انصاری رحمہ اللہ کی شرح "اَلدَّقَائِقُ الْمُحْكِمَة" میں اس طرح ہے۔

عَلَى النَّبِيِّ الْمُصْطَفٰى الْمُخْتَارِ
وَآلِهٖ وَصَحْبِهِ الْأَطْهَارِ (۲)

(۱) المنح الفکریۃ شرح المقدمۃ الجزریہ ملا علی قاری رحمہ اللہ ص ۱۱۲ مطبوعہ قرآءت اکیڈمی، لاہور

(۲) الدقائق المحکمۃ شرح المقدمۃ الجزریۃ شیخ الاسلام زکریا انصاری رحمہ اللہ ص ۱۵۸ مطبوعہ مکتبۃ الغزالی، دمشق

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آدابِ تلاوت

شرح کے اختتام سے پہلے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ کچھ ضروری آداب بھی ذکر کر دیے جائیں۔

1. مسواک اور وضو کے بعد یک سوئی کی جگہ پورے ادب واحترام اور تواضع کے ساتھ قبلہ رخ بیٹھے۔
2. قرآن شریف کو رحل یا تکیہ وغیرہ کسی اونچی جگہ پر رکھے۔
3. نہایت حضورِ قلب اور خشوع کے ساتھ اس طرح پڑھے کہ گویا حق تعالیٰ شانہ کو سنا رہا ہے۔
4. اگر یاد کرنا مقصود نہ ہو تو پڑھنے میں جلدی نہ کرے۔
5. دل کو وسوسوں اور خطرات سے پاک رکھے۔
6. دورانِ قراءت اگر جمائی آجائے تو رک جائے۔
7. قرآن مجید کی عظمت دل میں رکھے کہ کیسا عالی مرتبہ کلام ہے۔
8. اللہ تعالیٰ کی علوشان اور رفعت وکبریائی کو دل میں رکھے کہ جس کا کلام ہے۔
9. کانوں کو اس قدر متوجہ کرے کہ حق تعالیٰ شانہ کلام فرما رہا ہے اور یہ سن رہا ہے۔
10. تجوید کی رعایت کرتے ہوئے خوش الحانی سے پڑھے کہ بہت سی احادیث میں اس کی تاکید آئی ہے۔

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

⓫ جس آیت میں اللہ تعالیٰ کی رحمت، مغفرت، جنت اور فضل وغیرہ کا ذکر آئے تو اللہ تعالیٰ سے ان چیزوں کی طلب میں دعا کرے اور جہاں اللہ تعالیٰ کے غضب، عذاب، نار، جہنم وغیرہ کا تذکرہ آئے وہاں اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگے۔

⓬ جب سیدنا حضور اکرم ﷺ کا نام مبارک محمد آئے تو درود شریف پڑھے۔

⓭ تلاوت کے دوران کسی سے بات نہ کرے اور اگر کوئی ضرورت پیش آجائے تو کلام پاک بند کر کے بات کرے اور اس کے بعد استعاذہ پڑھ کر قرآءت شروع کرلے۔

⓮ اگر ریا کا احتمال ہو یا کسی مسلمان کی تکلیف وحرج کا اندیشہ ہو یا مجمع میں لوگ اپنے دینی یا دنیوی کام میں مشغول ہوتو آہستہ پڑھے ورنہ آواز سے قرآءت کرنا افضل ہے۔

⓯ جب آیت سجدہ تلاوت کرے تو سجدہ کرے کیونکہ احناف کے نزدیک یہ واجب ہے اور جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب ابن آدم سجدہ کی آیت پڑھتا ہے (اور سجدہ تلاوت کرتا ہے) تو شیطان ہٹ جاتا ہے اور رو کر کہتا ہے کہ ہائے میری بربادی ابن آدم کو سجدہ کا حکم ہوا اس نے سجدہ کیا اس کے لیے جنت ہے اور مجھے حکم ہوا میں نے انکار کیا میرے لیے جہنم ہے۔ [1]

---

[1] کذا فی تعلیقات مالکیۃ بحوالۃ مسلم شریف ص ۲، مطبوعہ قرآءت اکیڈمی، لاہور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

آداب معلّم و متعلّم

آداب معلّم

① استاد کے لیے مناسب ہے کہ پسندیدہ اخلاق اختیار کرے۔

② دنیا کی طرف زیادہ رغبت نہ رکھے اور دنیا کے مال ودولت سے اور دنیا داروں سے بے پرواہ رہے۔

③ اپنے نفس کو ریا کاری، کینہ اور رغبت سے پاک رکھے۔

④ کسی کو حقیر نہ سمجھے اگر چہ وہ مرتبے میں اس سے کم ہی کیوں نہ ہو خود پسندی سے بھی پرہیز کرے اس سے بہت کم لوگ محفوظ رہتے ہیں۔

⑤ اپنی ہیئت بھی خوبصورت بنائے اور کپڑے صاف ستھرے رکھے ناجائز لباس سے پرہیز رکھے اور ایسے لباس سے بھی بچے جو اساتذہ کی شان کے لائق نہیں۔

⑥ جب درسگاہ میں پہنچے تو دو رکعت نفل پڑھے اگر مسجد میں بیٹھ کر پڑھاتا ہو تو ان نفلوں کا اور بھی زیادہ اہتمام کرے۔

⑦ استاد کشادہ جگہ اختیار کرے تا کہ سب شاگردوں کے لیے کافی ہو جائے اور شاگردوں کے ساتھ خندہ پیشانی اور کشادہ روئی سے پیش آئے۔

⑧ استاد طلباء کو تعلیم دینے اور مسائل کے سمجھانے پر اس قدر حریص رہے کہ اپنے ذاتی کام جو غیر ضروری ہوں ان سے بھی ان کی تعلیم کو بڑھ کر سمجھے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

⑨ اگر کوئی شاگرد کسی اور معتبر استاد سے بھی پڑھنا چاہے جس سے اس کو نفع پہنچے کی امید ہو تو اس کو خوشی سے اجازت دے دے اور یہ خیال نہ کرے کہ جب یہ دوسرے سے بھی پڑھے گا تو اس کے دل میں میری وقعت نہیں رہے گی یا دوسرے استاد کو مجھ سے بڑھ کر سمجھنے لگے گا۔

⑩ استاد طلباء کے ساتھ بڑا اور اونچا بن کر نہ رہے بلکہ تواضع کا معاملہ رکھے تاکہ جو بات پوچھنے کی ہو بے تکلف پوچھ سکیں جو بھلائیاں اپنے لیے پسند کرتا ہے وہی ان کے لیے پسند کرے اور جن چیزوں کو اپنے لیے پسند نہیں کرتا ان کے لیے بھی پسند نہ کرے اور ان کو آہستہ آہستہ شرعی آداب اور عمدہ عادتیں سکھاتا رہے اور اس بات کی عادت ڈالے کہ ہر معاملہ میں احتیاط سے کام لیا کریں۔

(تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

آدابِ متعلّم

۱ طالب علم نیت خالص رکھے جو چیزیں علم کی طرف پوری طرح متوجہ ہونے سے روکتی ہوں ان کو دور کرنے کی کوشش کرے۔

۲ استاد ایسے شخص کو بنائے جو علمی معلومات اور استعداد اور دینداری میں کمال رکھتا ہو اور جو شرطیں اوپر معلّم کے آداب میں بیان ہوئی ہیں اس میں وہ سب یا اکثر پائی جاتی ہوں۔

۳ طالب علم اپنے دل کو گناہوں کی ظلمتوں اور دنیاوی تعلقات سے پاک رکھے تاکہ اس میں قرآن کے قبول کرنے اور اس کے حفظ کرنے اور اس کے معانی ومطالب کے سمجھنے کی قابلیت پیدا ہو۔

۴ متعلّم علم سیکھنے کے لیے ہر وقت حریص اور بے صبر بنا رہے لیکن طاقت سے زیادہ محنت نہ کرے جو قرآءت اور مسائل پڑھ چکا ہے پوری پابندی کے ساتھ ان کی حفاظت رکھے۔

۵ استاد کے ساتھ ادب اور احترام وتعظیم سے پیش آئے اس کے سامنے عاجز بن کر رہے اگرچہ وہ شہرت اور نسب اور نیک بختی میں اس سے کمتر ہی ہو اور عمر میں اس سے چھوٹا ہو۔

۶ استاد کی محبت سے کبھی سیر نہ ہو اگر زیادہ دیر تک صحبت میسر آجائے تو اس کو غنیمت سمجھے استاد کا تابعدار رہے اپنے تمام معاملات میں اس سے مشورہ لیتا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

رہے اور اس کی خوشنودی کو اپنی خوشنودی پر مقدم رکھے اگر استاد کی طرف سے کوئی ناگواری یا بدخلقی کی بات پیش آئے تو اس کو برداشت کرے یہ نہ ہو کہ اس کے سبب اس کی محبت کو ترک کر دے یا اس کے کمال کا معتقد نہ رہے۔

7 استاد کا بھید کسی پر ظاہر نہ کرے اگر کوئی استاد کی غیبت کرنے لگے تو اس کی تردید کر دے اور اس کو روک دے اگر یہ نہ کر سکے تو اس مجلس سے اٹھ کر چلا جائے۔

8 جب اساتذہ کی درسگاہ کے قریب پہنچے تو حاضرین کو السلام علیکم کہے اور استاد کے ساتھ زیادہ تعظیم سے پیش آئے اور جاتے وقت بھی استاد اور حاضرین سب کو سلام کرے۔

9 جب استاد سبق پڑھائے تو اس کی طرف متوجہ رہے اور اس کی تقریر کو غور سے سنے دوران سبق اِدھر اُدھر نہ دیکھے نیز کسی اور کے ساتھ ہاتھ کے یا آنکھ کے اشارے سے بات نہ کرے۔ اگر استاد کسی ضروری کام میں مشغول ہے تھکاوٹ اور غم، بھوک، پیاس یا کوئی ایسا اور عذر ہو جس سے تعلیم شاق ہو تو ایسے وقت میں نہ پڑھے۔

10 نیز استاد کے ادب و احترام کے لیے ہر طالب علم کو سیدنا رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ذہن میں رکھنا چاہیے کہ دنیا میں تمہارے تین باپ ہیں ایک وہ جو تمہاری پیدائش کا سبب ہے دوسرا وہ جس نے اپنی لڑکی تمہارے نکاح میں دی تیسرا وہ جس سے تم نے دولت علم حاصل کی اور ان میں بہترین باپ تمہارا استاد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہے۔

محدثین کرام نے فرمایا کہ کوئی طالب علم بھی اپنے علم سے فائدہ نہیں اٹھا سکتا جب تک وہ دل سے اپنے اساتذہ کا احترام نہ کرے جو کوئی اپنے علم سے فائدہ اٹھانا چاہتا ہے وہ دل وجان سے اساتذہ کا احترام کرے۔

(تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مختصر حالات

حضرت سیدنا حفص بن سلیمان بن ابی داؤد الاسدی الکوفی رحمۃ اللہ علیہ

چونکہ ہمارے پاکستان وہندوستان اور دیگر اسلامی ممالک میں زیادہ تر لوگ روایت حفص رحمۃ اللہ علیہ میں قرآن پڑھتے پڑھاتے ہیں اس لیے مناسب خیال کیا کہ حضرت سیدنا حفص رحمۃ اللہ علیہ کے کچھ حالات نقل کیے جائیں۔

نام

ابوعمرو حفص بن سلیمان بن ابی داؤد الاسدی الکوفی الغافری البزار ہے۔ حفص کے نام سے مشہور ہیں آپ کپڑے کی تجارت کرتے تھے۔ ۹۰ ہجری میں پیدا ہوئے اور ۱۸۰ ہجری میں کوفہ میں وفات ہوئی۔ اس طرح آپ نے نوے (۹۰) سال عمر پائی۔ آپ امام عاصم رحمۃ اللہ علیہ کے ربیب تھے یعنی امام عاصم رحمۃ اللہ علیہ کی بیوی کے پہلے شوہر کے صاحبزادے تھے۔ امام عاصم رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو اولاد کی طرح پالا اور خوب علم سکھایا۔ ابن منادی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حفص رحمۃ اللہ علیہ نے امام عاصم رحمۃ اللہ علیہ سے کئی مرتبہ قرآن پڑھا ہے۔

علامہ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حفص رحمۃ اللہ علیہ قرآءت میں ثقہ، ضابطہ اور ثبت تھے۔ علامہ جزری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حفص رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں مجھ سے عاصم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا جو قرآءت میں نے آپ کو پڑھائی ہے یہ وہ قرآءت ہے جو میں نے ابوعبدالرحمٰن سلمی رحمۃ اللہ علیہ سے اور انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پڑھی ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور جو قرآءت میں نے ابوبکر بن عیاش کو پڑھائی ہے یہ وہ قرآءت ہے جو میں زر بن حبیش رحمہ اللہ پر پیش کرتا تھا جس کو انہوں نے ابن مسعودؓ سے حاصل کیا۔ (۱)

ابو ہشام رفاعی کا قول ہے کہ "وَكَانَ اَعْلَمُهُمْ بِقِرَآءَةِ عَاصِمٍ" یعنی حفص رحمہ اللہ امام عاصم رحمہ اللہ کی قرآءت کو سب سے زیادہ جاننے والے تھے۔ چنانچہ علامہ شاطبی رحمہ اللہ حضرت سیدنا حفص رحمہ اللہ کی شان میں یہ الفاظ استعمال کرتے ہیں۔"وَحَفْصٌ بِالْاِتْقَانِ كَانَ مُفَضَّلًا" (۲)

امام وکیع رحمہ اللہ نے سیدنا حفص رحمہ اللہ کو ثقہ قرار دیا ہے۔ کتب حدیث میں حضرت حفص رحمہ اللہ کی روایت کردہ چند احادیث بھی ملی ہیں۔

حضرت سیدنا حفص رحمہ اللہ کی روایت کو یہ قبولیت خداداد ہے کہ صدیوں سے مکاتیب اور مدارس میں پڑھی اور پڑھائی جاتی ہے گویا کہ اس وقت دس قرآءتیں بالکل صحیح امت کے پاس موجود ہیں وہ بھی پڑھی اور پڑھائی جاتی ہیں۔ لیکن دنیائے اسلامی میں علاوہ بلاد مغرب کے عموماً روایت حفص رحمہ اللہ پڑھی پڑھائی جاتی ہے۔ حضرت حفص رحمہ اللہ نے زمانہ دراز تک تدریس بالقرآءت کی اور مستفیدین و محصلین کو خوب سیراب کیا۔

ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ

(۱) معرفة القراء الكبار ج ص۱۱۹ مطبوعة المكتبة العصرية، بيروت
(۲) حرز الاماني ووجه التهاني ص۳، مطبوعہ قرآءت اکیڈمی، لاہور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تمت بالخیر

یہاں پہنچ کر اللہ کے فضل وکرم سے ''الفوائد التجویدیۃ فی شرح المقدمۃ الجزریۃ'' مکمل ہوئی۔ الحمدللہ رب العالمین۔ آخر میں اللہ تعالیٰ کے حضور سوال کرتا ہوں کہ میری اس کاوش کو قبول فرمائے اور اہل قرآن کو اس سے نفع اٹھانے کی توفیق عطا فرمائے اور خطا اور غلطی سے محفوظ فرمائے جو میں نے اس میں لکھا ہے قیامت کے دن میری نیکیوں کے ترازو میں اس کو رکھے۔ آمین

اِنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ.

خادم القرآن ابو محمد (قاری) سعید احمد عفی عنہ

صدر مدرس شعبہ تجوید و قراءت جامعہ نصرۃ العلوم (گوجرانوالہ)

۱۱ جمادی الاول ۱۴۳۲ ہجری بمطابق 15 اپریل 2011ء

بروز جمعۃ المبارک رات 11 بج کر 10 منٹ پر مکمل ہوئی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

میری روایت حفص رحمۃ اللہ علیہ کی سند 3

میں نے روایت حفص رحمۃ اللہ علیہ کی سند حاصل کی: ① اپنے استاد محترم الشیخ المقری محمد عبد الصمد رحمۃ اللہ علیہ ② آپ نے اپنے شفیق استاذ محترم الشیخ المقری اظہار احمد تھانوی رحمۃ اللہ علیہ سے ③ آپ نے حضرت الشیخ المقری عبد المالک رحمۃ اللہ علیہ سے ④ آپ نے استاذ القراء قاری عبد اللہ مکی رحمۃ اللہ علیہ سے ⑤ آپ نے الشیخ ابراہیم سعد بن علی مصری رحمۃ اللہ علیہ سے ⑥ آپ نے الشیخ حسن بدیر رحمۃ اللہ علیہ سے ⑦ آپ نے خاتمۃ المحققین الشیخ محمد المتولی رحمۃ اللہ علیہ سے ⑧ آپ نے الشیخ احمد الدری التہامی رحمۃ اللہ علیہ سے ⑨ آپ نے الشیخ احمد سلمونہ رحمۃ اللہ علیہ سے ⑩ آپ نے الشیخ ابراہیم العبیدی رحمۃ اللہ علیہ سے ⑪ آپ نے الشیخ عبد الرحمٰن الاجھوری رحمۃ اللہ علیہ سے ⑫ آپ نے الشیخ احمد البقری رحمۃ اللہ علیہ سے ⑬ آپ نے الشیخ محمد البقری رحمۃ اللہ علیہ سے ⑭ آپ نے الشیخ عبد الرحمٰن الیمنی رحمۃ اللہ علیہ سے ⑮ آپ نے اپنے والد الشیخ شحاذہ الیمنی رحمۃ اللہ علیہ سے ⑯ آپ نے الشیخ ناصر الدین الطبلاوی رحمۃ اللہ علیہ سے ⑰ آپ نے الشیخ زکریا الانصاری رحمۃ اللہ علیہ سے ⑱ آپ نے الشیخ رضوان العقبی رحمۃ اللہ علیہ سے ⑲ آپ نے علامہ محمد بن محمد بن الجزری رحمۃ اللہ علیہ سے ⑳ آپ نے الشیخ عبد الرحمٰن بن احمد البغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے ㉑ آپ نے الشیخ محمد بن احمد المعروف بالصائغ رحمۃ اللہ علیہ سے ㉒ آپ نے الشیخ ابی الحسن بن شجاع المعروف بالکمال الضریر رحمۃ اللہ علیہ (داماد شاطبی رحمۃ اللہ علیہ) سے ㉓ آپ نے امام شاطبی رحمۃ اللہ علیہ سے ㉔ آپ نے الشیخ ابی الحسن علی

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بن ھذیل رحمۃ اللہ علیہ سے ﴿۲۵﴾ آپ نے ابی داؤد سلیمان بن نجاح رحمۃ اللہ علیہ سے ﴿۲۶﴾ آپ نے امام ابوعمرو عثمان الدانی رحمۃ اللہ علیہ سے ﴿۲۷﴾ آپ نے الشیخ ابی الحسن طاہر بن غلبون رحمۃ اللہ علیہ سے ﴿۲۸﴾ آپ نے الشیخ ابی العباس احمد بن سہل الاشانی رحمۃ اللہ علیہ سے ﴿۲۹﴾ آپ نے الشیخ ابومحمد عبید بن الصباح رحمۃ اللہ علیہ سے ﴿۳۰﴾ آپ نے صاحب روایت حضرت امام حفص رحمۃ اللہ علیہ سے ﴿۳۱﴾ آپ نے امام ابوبکر عاصم بن ابی النجود رحمۃ اللہ علیہ سے ﴿۳۲﴾ آپ نے ابوعبدالرحمٰن عبداللہ بن حبیب بن ربیعہ سلمی رحمۃ اللہ علیہ اور ابومریم زر بن حبیش بن حباشہ اسدی رحمۃ اللہ علیہ اور ابوعمرو سعد بن الیاس شیبانی کوفی رحمۃ اللہ علیہ سے یہ تینوں حضرات کبار تابعین میں سے ہیں۔ان تینوں حضرات نے ﴿۳۳﴾ حضرت عثمان غنیؓ، حضرت علیؓ، حضرت عبداللہ بن مسعودؓ، حضرت ابی بن کعبؓ، حضرت زید بن ثابتؓ اور حضرت حارث بن حسانؓ سے قرآءت حاصل کی۔ان تمام حضرات نے ﴿۳۴﴾ حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم سے قرآءت کو حاصل کیا۔

نوٹ:۔ روایت حفص رحمۃ اللہ علیہ میں مجھے میرے شفیق استاذ الشیخ المقری محمد ادریس العاصم حفظہ اللہ سے بھی اجازت حاصل ہے آپ کی سند بعینہٖ اسی طرح ہے جس طرح بیان ہوئی ہے۔یعنی انہوں نے بھی استاذ الاساتذہ حضرت الشیخ المقری اظہار احمد التھانوی رحمۃ اللہ علیہ سے پڑھا ہے اور آگے سند اسی طرح ہے جس طرح اوپر درج ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

میری قراءت سبع بطریق شاطبیہ کی سند

میں نے قراءت سبعہ پڑھی ہے: ① اپنے شفیق استاذ الشیخ حضرت المقری محمد ادریس عاصم مدظلہ سے ② آپ نے الشیخ المقری عبدالفتاح السید عجمی المرصفی المصری رحمہ اللہ سے ③ آپ نے الشیخ احمد عبدالعزیز الزیات المقری رحمہ اللہ بالقاہرۃ سے ④ آپ نے الشیخ عبدالفتاح الہنیدی رحمہ اللہ سے ⑤ آپ نے الشیخ محمد المعروف متولی رحمہ اللہ سے ⑥ آپ نے الشیخ احمد الدری التہامی رحمہ اللہ سے ⑦ آپ نے الشیخ احمد بن محمد المعروف سلمونہ رحمہ اللہ سے ⑧ آپ نے الشیخ ابراہیم العبیدی رحمہ اللہ سے ⑨ آپ نے الشیخ عبدالرحمن الاجھوری رحمہ اللہ سے ⑩ آپ نے الشیخ احمد البقری رحمہ اللہ سے ⑪ آپ نے الشیخ محمد بن قاسم البقری رحمہ اللہ سے ⑫ آپ نے الشیخ عبدالرحمن الیمنی رحمہ اللہ سے ⑬ آپ نے الشیخ شحاذۃ الیمنی رحمہ اللہ سے ⑭ آپ نے الشیخ ناصر الدین الطبلاوی رحمہ اللہ سے ⑮ آپ نے شیخ الاسلام ابی یحیٰی زکریا انصاری رحمہ اللہ سے ⑯ آپ نے الشیخ رضوان العقبی رحمہ اللہ سے ⑰ آپ نے الشیخ الحافظ محمد بن محمد الجزری رحمہ اللہ سے ⑱ آپ نے الشیخ عبدالرحمن البغدادی رحمہ اللہ سے ⑲ آپ نے الشیخ محمد بن احمد المعروف بالصائغ رحمہ اللہ سے ⑳ آپ نے الشیخ ابوالحسن علی بن شجاع المعروف بالکمال الضریر داماد شاطبی رحمہ اللہ سے ㉑ آپ نے الشیخ امام شاطبی رحمہ اللہ سے ㉒ آپ نے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

الشیخ ابی الحسن علی بن ہذیل رحمۃ اللہ علیہ سے ﴿۲۳﴾ آپ نے الشیخ سلیمان بن نجاح رحمۃ اللہ علیہ سے ﴿۲۴﴾ آپ نے الشیخ امام ابوعمرو الدانی رحمۃ اللہ علیہ سے۔

نوٹ:۔ نیز مجھے قرآءت سبع کی درج ذیل سلسلہ سند میں بھی اجازت حاصل ہے۔میں نے قرآءت سبعہ حاصل کی: ﴿۱﴾ اپنے استاذ الشیخ القاری المقری محمد ادریس العاصم دامت برکاتہم سے ﴿۲﴾ آپ نے الشیخ المقری قاری اظہار احمد التھانوی رحمۃ اللہ علیہ سے ﴿۳﴾ آپ نے الشیخ المقری عبد المالک رحمۃ اللہ علیہ سے ﴿۴﴾ آپ نے استاذ القراء قاری عبدالرحمٰن المکی رحمۃ اللہ علیہ سے ﴿۵﴾ آپ نے الشیخ المقری عبداللہ مکی رحمۃ اللہ علیہ سے ﴿۶﴾ آپ نے الشیخ ابراہیم سعد بن علی المصری رحمۃ اللہ علیہ سے ﴿۷﴾ آپ نے الشیخ حسن بدیر رحمۃ اللہ علیہ سے ﴿۸﴾ آپ نے خاتمۃ القراء الشیخ محمد المتولی رحمۃ اللہ علیہ سے۔اور اس سے آگے کی سند ہم پہلے بیان کر چکے ہیں۔

نوٹ:۔علامہ دانی رحمۃ اللہ علیہ سے لے کر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک سلسلہ سند ”شجرۃ الاساتذہ فی القرآءت العشر المتواترہ“ مؤلفہ استاذ القراء حضرت قاری اظہار احمد التھانوی رحمۃ اللہ علیہ اور ”التیسیر فی القراءات السبع“ مؤلفہ علامہ دانی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ میں موجود ہے۔شائقین حضرات وہاں دیکھ لیں۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

JAMIA NUSRAT-UL-ULOOM
Farooq Ganj, Gujranwala-Pakistan Ph:055-4218530

جامعہ نصرۃ العلوم (رجسٹرڈ)
فاروق گنج، گوجرانوالہ، پاکستان پوسٹ کوڈ 52250 فون 055-4218530

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۰

سند الاجازۃ

محترم ومکرم جناب [illegible] صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ کے تقاضا پر انہیں اپنی سند متصل کے ساتھ "حصن حصین" اور "دلائل الخیرات" پڑھنے کی اجازت دیتا ہوں۔ مجھے یہ اجازت اپنے والد ماجد مفسر قرآن و محدث کبیر حضرت مولانا صوفی عبدالحمید خان سواتی نور اللہ مرقدہ سے حاصل ہے اور انہیں اپنے شیخ استاذ اور مرشد شیخ العرب والعجم حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی سے حاصل ہے۔ اللہ کریم آپ کو ان کتب سے استفادہ کی توفیق ارزانی فرمائے اور اپنے جملہ نیک مقاصد میں کامیابی سے ہمکنار فرمائے، فقیر کو بھی اپنی دعوات صالحات میں یاد رکھیں۔

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

از احقر محمد فیاض خان سواتی
خادم العلماء والطلباء، جامعہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ

۲۰ صفر المظفر ۱۴۴۰ھ مطابق 30 اکتوبر ۲۰۱۸ء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

میری قرآءت ثلاث بطریق درہ کی سند

میں نے قراءات ثلاث بطریق درہ پڑھی ہے: ① اپنے شفیق استاذ الشیخ حضرت المقری محمد ادریس العاصم صاحب مدظلہ سے ② آپ نے الشیخ المقری عبد الفتاح السید عجمی المرصفی المصری رحمہ اللہ سے ③ آپ نے الشیخ احمد عبد العزیز الزیات المقری رحمہ اللہ بالقاہرۃ سے ④ آپ نے الشیخ عبد الفتاح الھنیدی رحمہ اللہ سے ⑤ آپ نے الشیخ محمد احمد المعروف متولی رحمہ اللہ سے ⑥ آپ نے الشیخ احمد الدری التھامی رحمہ اللہ سے ⑦ آپ نے الشیخ احمد بن محمد المعروف سلمونہ رحمہ اللہ سے ⑧ آپ نے الشیخ ابراہیم العبیدی رحمہ اللہ سے ⑨ آپ نے الشیخ عبدالرحمٰن الاجھوری رحمہ اللہ سے ⑩ آپ نے الشیخ احمد البقری رحمہ اللہ سے ⑪ آپ نے الشیخ محمد بن قاسم البقری رحمہ اللہ سے ⑫ آپ نے الشیخ عبدالرحمٰن الیمنی رحمہ اللہ سے ⑬ آپ نے الشیخ شحاذۃ الیمنی رحمہ اللہ سے ⑭ آپ نے الشیخ ناصر الدین الطبلاوی رحمہ اللہ سے ⑮ آپ نے الشیخ الاسلام ابی یحییٰ زکریا انصاری رحمہ اللہ سے ⑯ آپ نے الشیخ رضوان العقبی رحمہ اللہ سے ⑰ آپ نے الشیخ الحافظ محمد بن محمد الجزری رحمہ اللہ سے۔

نوٹ: ۔علامہ جزری رحمہ اللہ سے لے کر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک سلسلہ سند ''شجرۃ الاساتذہ فی قرآءت العشر المتواترۃ'' مؤلفہ الشیخ قاری اظہار احمد تھانوی رحمہ اللہ اور ''تحبیر التیسیر'' مؤلفہ علامہ جزری رحمہ اللہ میں مذکور ہے۔شائقین حضرات وہاں دیکھ لیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

میری قراءت عشرہ بطریق طیبہ کی سند

میں نے قراءت عشرہ بطریق طیبہ پڑھی ہے: (1) اپنے پیارے استاذ الشیخ المقری محمد ادریس العاصم مدظلہ سے (2) آپ نے الشیخ المقری عبدالفتاح السید عجمی المرصفی المصری رحمۃ اللہ علیہ سے (3) آپ نے الشیخ احمد عبدالعزیز الزیات رحمۃ اللہ علیہ المقری بالقاہرہ سے (4) آپ نے الشیخ عبدالفتاح ھنیدی رحمۃ اللہ علیہ سے (5) آپ نے الشیخ محمد احمد المعروف متولی رحمۃ اللہ علیہ سے (6) آپ نے الشیخ احمد الدری التھانوی رحمۃ اللہ علیہ سے (7) آپ نے الشیخ احمد بن محمد المعروف سلمونہ رحمۃ اللہ علیہ سے (8) آپ نے الشیخ ابراہیم العبیدی رحمۃ اللہ علیہ سے (9) آپ نے الشیخ عبدالرحمٰن الاجھوری رحمۃ اللہ علیہ سے (10) آپ نے الشیخ احمد البقری رحمۃ اللہ علیہ سے (11) آپ نے الشیخ محمد بن قاسم البقری رحمۃ اللہ علیہ سے (12) آپ نے الشیخ عبدالرحمٰن الیمنی رحمۃ اللہ علیہ سے (13) آپ نے الشیخ شحاذۃ الیمنی رحمۃ اللہ علیہ سے (14) آپ نے الشیخ ناصر الدین الطبلاوی رحمۃ اللہ علیہ سے (15) آپ نے الشیخ ابی یحییٰ زکریا الانصاری رحمۃ اللہ علیہ سے (16) آپ نے الشیخ رضوان العقبی رحمۃ اللہ علیہ سے (17) آپ نے الشیخ محمد بن محمد بن محمد الجزری رحمۃ اللہ علیہ سے۔

نوٹ:۔ علامہ جزری رحمۃ اللہ علیہ سے لے کر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک سلسلہ سند علامہ جزری رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ''النشر فی القراءت العشر'' میں مذکور ہے۔
شائقین حضرات وہاں سے دیکھ لیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

میری حصنِ حصین کی مختصر اور عالی سند

علامہ جزری رحمۃ اللہ علیہ کی مشہور زمانہ کتاب حصنِ حصین کی عالی سند جو مجھے میرے مربی وشیخ واستاذ، جانشین مفسرِ قرآن حضرت مولانا قاری محمد فیاض خان سواتی صاحب حفظہ اللہ مہتمم واستاذ الحدیث جامعہ نصرۃ العلوم نے عنایت فرمائی اور یہ چودہ واسطوں سے علامہ جزری رحمۃ اللہ علیہ تک پہنچتی ہے جو درج ذیل ہے۔

(1) احقر سعید احمد (2) حضرت مولانا محمد فیاض خان سواتی حفظہ اللہ تعالیٰ (3) مفسرِ قرآن حضرت مولانا صوفی عبدالحمید خان سواتی رحمۃ اللہ علیہ (4) شیخ العرب والعجم حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ (5) سید الطائفہ حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ (6) امام الطائفہ حضرت سید احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ (7) حضرت مولانا شاہ عبدالقادر محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (8) حضرت امام شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (9) شیخ ابراہیم الکردی المدنی رحمۃ اللہ علیہ (10) شیخ احمد القشاشی رحمۃ اللہ علیہ (11) شیخ احمد بن عبد القدوس الشناوی رحمۃ اللہ علیہ (12) شیخ محمد بن احمد بن محمد الرملی رحمۃ اللہ علیہ (13) شیخ زین الدین زکریا الانصاری رحمۃ اللہ علیہ (14) شیخ تقی الدین محمد بن محمد بن فہد الہاشمی المکی رحمۃ اللہ علیہ (15) شیخ ابوالخیر شمس الدین محمد بن محمد بن محمد الجزری الشافعی رحمۃ اللہ علیہ صاحب حصنِ حصین۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

فہرست مضامین

موضوع	صفحہ
انتساب	4
تقریظ:۔استاذ الاساتذہ القاری المقری محمد ادریس العاصم حفظہ اللہ	5
تقریظ:۔حضرت مولانا قاری المقری عبدالصمد رحمۃ اللہ علیہ	7
تقریظ:۔حضرت مولانا قاری المقری محمد ابراہیم علوی رحمۃ اللہ علیہ	9
تقریظ:۔القاری نجم الصبیح تھانوی مدظلہ العالی	11
تقریظ:۔شیخ الحدیث والتفسیر مفکر اسلام علامہ زاہد الراشدی حفظہ اللہ	12
تقریظ:۔استاذ العلماء حضرت مولانا محمد خیر محمد حجازی المعروف شیخ مکی حفظہ اللہ	14
پیش لفظ	16
اظہار تشکر و امتنان	19
مختصر حالات علامہ جزری رحمۃ اللہ علیہ	22
نام و نسب	22
کنیت	22
لقب	22
ولادت	22

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حفظ قرآن اور علم قرآءت 22
ادائے حج 23
پہلا سفر مصر 23
وطن اصلی دمشق کو واپسی اور حصولِ حدیث 23
مصر کا دوسرا سفر 24
حصولِ فقہ اور اجازت افتاء 24
تدریس 24
عہدِ قضاء 25
دوسرا حج 25
تلامذہ 26
تالیفات 28
حدیث اور متعلقہ علوم میں تصنیف 29
تاریخ و سیر 29
المقدمۃ الجزریۃ کی شروحات 30
اردو کی شروحات 35
خطبۃ الکتاب (بِاسْمِهِ سُبْحَانَهُ) 37
جزریہ کی تحقیق 39
الشافعی کی تحقیق 39

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

شرعی وجوب.......................................46
عرفی وجوب.......................................46
مقطوع.......................................51
موصول.......................................51
تاء تانیث.......................................51
حروف کے مخارج کا بیان.......................................52
حروف.......................................52
حروف اصلیہ کی تعداد.......................................53
مخارج.......................................53
مخرج محقق کی تعریف.......................................53
مخرج مقدر کی تعریف.......................................53
آواز اور سانس میں فرق.......................................53
اصولِ مخارج.......................................54
مخرج معلوم کرنے کا طریقہ.......................................74
حروف کی صفات کا بیان.......................................74
صفات کا مقام.......................................75
صفات کا فائدہ.......................................75
صفت کی لغوی تعریف.......................................75

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صفت کی اصطلاحی تعریف.......76
صفات لازمہ.......76
صفات عارضہ.......76
صفات لازمہ متضادہ.......77
جہر.......80
ہمس.......80
رخوت.......81
شدت.......81
توسط.......84
استفال.......84
استعلاء.......84
انفتاح.......85
اطباق.......86
اصمات.......86
اذلاق.......87
صفات لازمہ غیر متضادہ کا بیان.......88
صفیر.......89
قلقلہ.......89

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

لین 90

انحراف 91

تکریر 92

تفشی 92

استطالت 93

اہمیت تجوید کا بیان 95

تلاوت کے محاسن 106

تلاوت کے عیوب 107

حرفوں کی عملی ادائیگی کا بیان 108

راء کی حالتوں کا بیان 119

لام کی حالتوں کا بیان 126

استعلاء اور اطباق کا بیان 128

ادغام کا بیان 135

ادغام کی تعریف 136

ادغام کی اصطلاحی تعریف 136

ادغام کا سبب 137

قُلْ رَّبِّ کی مثال پر سوال وجواب 138

ادغام تام 139

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ادغام ناقص 139
ادغام کی شرط 140
متجانسین کے موانع 140
ظاء اور ضاد کے درمیان فرق کا بیان 141
مختلف حروف کی ادا میں احتیاط کی باتوں کا بیان 153
نون و میم مشدد اور میم ساکن کا بیان 156
نون ساکن اور تنوین کے مسائل 161
نون ساکن کی تعریف 162
نون تنوین کی تعریف 162
اظہار 164
ادغام 165
قلب 168
اخفاء 169
مد کی قسموں کے بیان میں 170
مد کی تعریف 171
قصر کی تعریف 171
مد اصلی 172
مد فرعی 172

www.kitabosunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مدلازم..174
مدواجب کی تعریف..177
مدمنفصل..179
مدعارض وقفی..179
مدعارض لین..180
وقف اور ابتداء کی تعریف................................181
وقف کی تعریف..184
وقف اختباری..184
وقف انتظاری..185
وقف اضطراری..185
وقف اختیاری..185
وقف تام..187
وقف کافی..187
وقف حسن..189
وقف قبیح...191
مقطوع اور موصول کی پہچان کا بیان..................193
تاء تانیث کی رسم کے بیان میں..........................218
ہمزہ وصل کا بیان...231

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہمزہ قطعی..231

ہمزہ وصلی..232

روم اور اشمام کا بیان..236

روم واختلاس میں فرق..238

خَاتِمَۃُ الْکِتَابِ..241

آداب تلاوت..247

آداب معلّم ومتعلّم..249

آداب متعلّم..251

مختصر حالات..254

روایت حفص رحمۃ اللہ علیہ کی سند..257

قرآءت سبع بطریق شاطبیہ کی سند..259

قرآءت ثلاث بطریق درہ کی سند..262

قرآءت عشرہ بطریق طیبہ کی سند..263

حصن حصین کی مختصر اور عالی سند..264

99 جے ماڈل ٹاؤن لاہور
نمبر 32787

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

مصنف کی دیگر تصانیف